

! اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا  
تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

<https://www.zubinovalszone.com>

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا  
شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

[ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM](mailto:ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور ویس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں  
وہاں سب پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

<https://wa.me/923444499420>

<https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10>

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

<https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone>

# مکمل ناول

## دا کوئین

### نشاء عمر

"... سلام سر

کانسٹیبل نے سلیوٹ کرتے اواز میں سلام کیا

"والیکم السلام

چہرے پہ ٹکائی ٹوپی کو سٹیک سے اٹھاتے اس کی بڑی بڑی گول آنکھوں نے  
جو کہ اورنج لائنز سے مزین تھیں نے باہر جھانکا.. اس کے سامنے کوئی

اٹھائیس انیتس سال کانو جوان اس کی طرف پشت کیے کھڑا تھا.. کیپ کو  
دوبار اپورے چہرے کی زینت بناتے اڈر دیا  
.. لاک کرو... "اپنی ازلی بے حسی سے کہتے وہ انکھیں موند گئی  
کیا مطلب لاک کرو...؟؟" نا کچھ پوچھنا کوئی بات اور لاک  
..... کرو... "بھاری خوبصورت اواز کیپ کے اندر سے ہی وہ مسکائی  
وہ لڑکا بہت خوبصورت تھا.. لیکن اس کی اواز اس سے بھی پیاری اور ٹھہری  
... ہوی  
اچھا.. "اگلے ہی لمحے اس نے اپنی لیپ اٹھا کے سائڈ پہ رکھی اور سیدھی ہو  
... کے بیٹھی  
چھ فٹ سے نکلتا قد لائٹ براؤن انکھیں اور ویسی ہی بر ہلکی ہلکی.. گروا  
... رنگ ماتھے پہ بکھرے بال وہ جیسے چمک رہا تھا وہا  
.. چلو بتاؤ نام کیا ہے تمہارا...؟" بازو ٹیبل پہ ٹکاتے اگے جھکی

اور نج کلر سے رنگے اس کے کٹاؤ دار ہونٹ اور ان سے نظراتے سفید  
 دانت... اس کا رنگ بھی گورا تھا بلیک اینڈ براؤن یونی فارم میں وہ ویسے بھی  
 بہت پیاری اور روعب دار لگتی تھی... دو حسن ایک دوسرے کے سامنے  
 تھے لیکن شاید وہ اپنے علاوہ کسی اور کی تعریف کرنا پسند نہیں کرتے تھے جو  
 ... ان کی آنکھوں میں کسی قسم کی ستائش کی جھلک ہی مل جاتی  
 اریان نیازی..؟ "نخوت سے کہتے اس لڑکے نے گردن جھٹکی.. وہ نخریلا  
 بھی تھا... کیوں نا ہوتا بھی خدا جب حسن دیتا ہے نزاکت آہی جاتی ہے  
 چلو بھی آریان نیازی کو لاک اپ کی سیر کرواؤ... "دوبارہ سے چتر سے ٹیک  
 لگاتے حکم نامہ جاری کیا.. "ایسے کیسے... یہ کیا طریقہ ہے..؟" اپ لوگ  
 ایسا نہیں کر سکتے وہ تڑپ ہی تو گیا تھا.. لیکن سپاہی اسے زبردستی لے گے  
 .. تھے

اس کے بند ہو جانے کے بعد اس نے اسی سپاہی کو آواز دی.. جو اسے لے کے  
 .. آیا تھا



اب بتاؤ کیا وجہ تھی اسے لانے کی؟" اپنے دونوں ہاتھوں کو جوڑے ان پہ  
... کنپٹی ٹکائے وہ دور کھڑے اس نوجوان کو بھی دیکھ رہی تھی  
صاحب چھوٹی بچی کو زبردستی گھسیٹ کے لے جا رہا تھا.. اپنی حوس کا نشانہ  
بنانے لے لیے... ایک اور آدمی بھی تھا جو شاید بچی کا باپ تھا وہ اسے مارنے  
لگا اور کہا کہ یہ ادنی میری بیٹی کو لے جا رہا تھا... پھر میں اسے لے آیا پکڑ  
کے.. "فخر سے بتاتے اس نے لا کر کی طرف دیکھا... جہاں اریان نیازی  
اسے گھور رہا تھا  
"... توں لایا ہے  
... اوو و جا پھر کوئی غلط پکڑ لایا ہو گا.. " وہ بد مزہ ہوتے پیچھے ہو گی  
سپاہی کھسیانہ ساہو کے مسکرایا

اچھا ٹھیک ہے دیکھتے ہیں کیا کرنا ایک رات تو رکھنا ہی ہے کل تک اگر کوئی  
... اسے چھڑاوانے آیا تو

.. پھر وہ اٹھ کے اس کے پاس ای... قد میں وہ اس کے کندھے کے برابر تھی  
... ہاں بھی شیر... بولو... کیا ہوا تھا... کیا پتہ مجھے تم پہ رحم آرہی جاے  
دیکھو میں بتاتا ہوں تمہیں... وہ سیدھا ہوا کہ شکر ہے وہ اسے کچھ بتا تو سکے  
گا..

.... اپ

اپ کہو... میں تم سے تین چار سال بڑی ہوں گی.. اچھا پہلے تم اپنی عمر  
بتاؤ... وہ ٹانگین تھوڑی کھول کے سہی پرو فیشنل انداز میں کھڑی سینے پہ بازو  
... باندھے اسے دیکھ رہی تھی  
میں آریان نیازی اٹھائیس سال کا ہوں.. فیملی میں ایک ماما ایک بہن اور بھائی  
... ہیں... ضبط سے کہتے اس نے ایک دفہ میں ہی بتا دیا  
ٹھیک ہے ٹھیک ہے... میں 33 سال کی ہوں... پر دیکھو تم سے چھوٹی لگتی  
... ہوں.. خوشی سے کہا.. تو اب اگے شروع ہو جاؤ

اکرام چاچا... ریکاڈر اور پین سینسل لے آؤ... پھر ایک اور سپاہی کو اواز دی جو  
... اس کے حکم پہ چیزیں لیے بھاگا بھاگا آیا

اوے رشید کرسی یہاں پہ رکھ... پھر مڑ کے رشید سے کہا... کرسی پہ بیٹھ کے  
.. ٹانگیں سلاخوں پہ ٹکائیں.. ہاں اب بتا... ریکس ہو کے بیٹھتے پھر پوچھا  
.... وہ جو اس کی حرکتیں دیکھ کے حیران ہو رہا تھا لب بھینچ کے رہ گیا

میں رات کی ڈیوٹی دے کے واپس آ رہا تھا.. میں ڈاکٹر ہوں... پہلے رک کے  
اپنا پیشہ بتایا کیونکہ وہ اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی.. بتانے پہ ستائشی  
... انداز میں ہونٹ سکڑے اور انکھیں پھیلیں

واپس آ رہا تھا کہ راستے میں ایک آدمی بچی کو گھسٹتے اپنی طرف کھینچ رہا  
تھا... شاید وہ بچی کچھ سودا سلف لینے جا رہی ہو صبح صبح کیوں کے اس طرف  
کریانے سٹورز ہی ہیں میں روز گزرتا ہوں وہاں سے.. پھر میں بچی کی مدد  
کے لیے وہاں گیا اور اس لڑکی کو چھڑوانا چاہا اوازوں سے اور لوگ بھی جمع ہو  
گے.. ان کے جمع ہوتے ہی اس آدمی نے پینتر ابد لا اور سارا الزام مجھے لگا

دیا... پھر پتا نہی کہاں سے پولیس والا آگیا اور مجھے پکڑ کے لے آیا میرا سب  
... کچھ گاڑی میں ہی ہے اور گاڑی وہیں پہ... میں کسی کو کال بھی نہی کر سکتا  
... کیا توں سچ کہہ رہا ہے۔۔ وہ مشکوک نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی  
... ہاں جی

.... ہممم ٹھیک ہے.. تم اپنے وکیل سے یا کسی سے بھی بات کر لو  
.. اکرم اسے موبائل دے  
صاحب اس میں بیلنس نہی ہے.. پیلے دانتوں کی نمائش کرواتے کہا۔۔ وہ  
... لوگ اسے صاحب ہی کہتے تھے  
میرے میں بھی نہیں ہے دوسرے کی طرف دیکھا تو اس نے بھی نفی میں  
... گردن ہلا دی۔۔۔

... کسی کے پاس نہی ہوگا... اریان جل کے مسکرایا  
ہاں تو سب تیرے جیسے ڈاکٹر تو ہیں نہی جو پیسہ کمائیں اتنا اور موبیلوں میں  
... ڈالیں... اسے تپ ہی چڑگی

رشوت جو لیتے ہو وہ... اس کا کیا کرتے ہو.... اففف وہ اس کی دھکتی رگ پہ  
... پاؤں رکھ گیا تھا

ادھر ہی سڑے گا اب توں... ایک جھٹکے سے وہ کرسی کو لات مار کے اٹھی  
... اور باہر نکل اپی

سالا سمجھتا کیا ہے خود کو... ڈاکٹر ہو گا دوسروں کا.. میرا تو دماغ خراب کر دیا

---

اسلام علیکم اماں... رخسار بیگم کچن میں کام کر رہی تھی جب ان کے بڑے  
... بیٹے کی لندن سے کال آئی

والعلیم اسلام.... رسیو کرتے وہ ساتھ کام میں بھی مصروف رہیں کیسے ہو  
.. میری جان.. محبت سے پوچھتے ہاتھ سنک میں دھوے

میں ٹھیک ہوں اپ سنا میں سب ٹھیک ہیں فاطمہ آریان... بہن بھائی کا  
.... پوچھتے وہ افس سے نکل رہا تھا

باقی سب تو ٹھیک ہے لیکن.. وہ خوماش ہوئی اتنے دور بیٹے کو پریشان کر  
.. دیتیں

کیا ہوا ماسب ٹھیک ہے فاطمہ ٹھیک ہے۔۔ وہ ایک دم پریشان ہوا تھا  
ہاں فاطمہ تو ٹھیک ہے لیکن اریان ابھی تک نہیں آیارات کے بارہ بج رہے  
... ہیں

اس کی ڈیوٹی ہوگی ماما پریشان ناہوں میں کال کرتا ہوں۔۔ ان کو تسلی دیتے  
کہا ورنہ خود بھی ٹینس تھا  
میں کب سے کر رہی ہو رسیو نہیں کر رہا جانے کہاں ہے.. میرا تودل بیٹھا جا  
... رہا ہے

ادھر ہی ہوگا.. میں اس کے دوستوں سے پوچھتا ہوں.. اپنا خیال  
... رکھیں

... فون بند کر کے پھر اس کے دوستوں کا نمبر ملا یا کسی کو بھی نہیں پتا تھا

سب خیر ہو.. دعا کرتے اس نے دوبارہ کال کی لیکن اب بھی رسیو نہیں ہو  
... رہی تھی

... اسلام علیکم فارس... اریان تمہارے ساتھ ہے۔۔۔  
نہیں بھائی... کیوں سب خیریت ہے... فارس کا سب سے بہترین دوست  
تھا اور وہ ساتھ ہی کام کرتے تھے  
ویسے مجھے لگتا ہے وہ پولیس کے پاس ہو گا۔۔ جب وہ ڈیوٹی پہ جا رہا تھا اسے  
پتا چلا سب لیکن اسے لگا اب تک وہ گھر جا چکا ہو گا۔۔۔  
کیا مطلب ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔

پتہ نہیں بھائی میں پتا کرتا ہوں.. پھر وہ ادھی رات کو پولیس سٹیشن آیا تھا  
.... بس ایک گارڈ اور ایک پولیس والا باہر ہی سو رہے تھے  
اوقف مطلب اب کل صبح ہی.. اس نے دوبارہ کال کر کے حیدر بھائی کو بتا دیا  
... ساری سیچویشن بھی

ٹھیک ہے انہیں کل تک صبر کرنا تھا... ماما کو فون کر کے اس کی ڈیوٹی کا بتایا  
.. تھا۔ کہ وہ پریشان ناہوں  
اس کی جگہ فارس نے رات کی ڈیوٹی دی تھی

-----  
-----  
-----

... جاگے ہمارے نئے مہمان  
صبح صبح وہ فریش سی تھانے میں داخل ہوئی.. سامنے ہی اریان زمین پہ بیٹھا  
خون الود نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا بے چین سابس ایک دفہ وہ وہاں سے  
نکل جائے اس عورت کو تو وہ نہی چھوڑے گا... نفرت اور حقارت سے اسے  
... دیکھتے سوچا



اب تو مجھے لگتا ہے تم نے کل جو بیان دیا تھا وہ جھوٹا ہے... تم اویں کسی  
شریف انسان پہ بے بنیاد الزام لگا رہے ہو... کرسی سنبھالتے فائیلز  
.... کھولیں.... تو اس لیے رشید اس ادمی کو لاؤ جو کل اس بچی کے ساتھ تھا  
... گھنٹے بعد ہی رشید اس ادمی کے ساتھ اس کے سامنے بیٹھا تھا  
.. کل کہا ہوا تھا... اکرام پن ڈائری اور ریکاڈر لے کے اگیا  
میڈم جی کل جب صبح میں دکان سے دہی لینے جا رہا تھا تو یہ ادمی بچی کو  
زبردستی اپنی گاڑی میں بیٹھانے کی کوشش کر رہا تھا پھر میں نے شور شرابا  
ڈالا تو لوگ آگے وہاں کے لوگ تو مجھے جانتے ہیں.. لیکن یہ کوئی نیا بابو تھا تو  
پولیس کے حوالے کر دیا... جلدی جلدی بیان دیتے اس کے چہرے پہ پسینہ  
.. بھی آ رہا تھا

... ٹھیک ہے.. چائے پانی

.. نہیں میں چلتا ہوں... اس نے تو جلدی سے وہاں سے نکلنے کی  
... اب کیا خیال ہے بابو جی.. اسے چڑانے والے انداز میں کہا

یار تم میری بات پہ یقین کیوں نہیں کر رہی.. اب اسے سہی معنوں میں اپنے سامنے بیٹھی اس عورت پہ غصہ آ رہا تھا جو اسے پچھلے چوبیس گھنٹے سے لاک اپ میں رکھے ہوئے تھی.. نامیں اس لڑکی کو جانتا ہوں اور نا ہی میں اس آدمی کو جو یہ سب بکو اس کر کے گیا... سلاخوں کو زور سے مقہ مارتے اس نے... تیسری دفہ پھر اپنا ہاتھ زخمی کیا تھا

ہاں... آج کل نو جوان نسل کتے کی طرح بھو کی ہوئی پڑی ہے.. اور ان کو ہڈیاں اسی قید خانے میں ملیں گی.. مزے سے چیٹنگم چباتے انسپیکٹر نے اسے دیکھا.. ہونٹ گالبی لپسٹک سے سجے مسکرا رہے تھے جیسے ایک مرد کو.. عورت کا غلام بنا کے اسے دل و جان سے سکون ملا ہو

تم جو کر رہی ہونا... اس کا بھگتنا پڑے گا... وہ زخمی شیر کی طرح دھاڑا تھا... میں ایک دفہ یہاں سے باہر ہو جاؤں.. جس کر سی پر تم اپنی تشریف گرم کر رہی ہو ایسی آگ جلاؤں گا کے سر تک آگ لگے گی.... اس کا بس نہیں چل رہا... تھا اس عورت کا قتل کر دے

دھیرج دھیرج رکھو بچہ... ابھی۔ کل ہی تو بتایا تھا تمیز سے بات کرو... پھر شروع ہو گے ہو۔۔۔ اسے ڈپٹے چیونگم کھڑکی سے باہر اچھالی اور چائے کا مگ ہونٹوں سے لگایا۔۔

کوئی مجھے اپنا موبائیل ہی دے دو میں مسڈ کال کر دوں گا شاید کوئی کال کر دے۔۔۔ بے بسی سے کہتے اس نے اپنی آنکھیں مسلیں۔۔

اتنی بھی کیا جلدی ہے تھوڑا صبر رکھو۔۔ میں چائے پی لوں پھر تمہیں اپنا موبائیل دوں گی اس سے کر لینا۔ گھونٹ گھونٹ اس کے گلے سے اتر رہا تھا لیکن چائے ختم ہونے سے پہلے ہی فارس وہاں آگیا۔۔ اریان نے شکر کا سانس لیتے اسے دیکھا

پھر کچھ دیر میں اس کے پیپر تیار کروا کے بیل کروائی جاتے جاتے ایک الوداعی مسکراٹ سے نوازتے انسپکٹر نے اسے ہاتھ ہلا کے بائے کہا تھا

شکر یہ یار اگر تم ناآتے تو ابھی تک اس جاہل عورت کی شکل دیکھ رہا ہوتا۔ وہ  
تھکا تھکا سا تھا کپڑے بھی خراب ہو چکے تھے۔ اس سے ملتے باہر آیا۔ پھر  
گاڑی میں بیٹھ کے پانی پیا کل صبح سے اس نے کچھ نہیں کھایا تھا اور اب شدید  
بھوک بھی لگی تھی۔

انٹی سے بات کر لو وہ بہت پریشان تھیں۔ فارس نے گاڑی سٹارٹ کرتے  
کہا۔

نہیں اب گھر ہی جا رہا ہوں۔ ابھی بالکل ہمت نہیں ہے ٹیک لگاتے وہ  
ریلیکس ہوا۔ پھر کچھ دیر بعد ہی وہ لوگ گھر تھے۔  
کہا رہ گئے تھے۔ ماما شاید روتی رہیں تھی جوان کی انکھیں نم الود تھیں۔  
وہ انٹی بتایا تو تھا اس کی ڈیوٹی تھی کل بھی۔ اس کے بولنے سے پہلے ہی  
فارس بول پڑا۔

پردن میں تو تمہاری ہوتی ہے نا۔ آریان ان سے مل کے کمرے میں جا چکا  
تھا۔

جی انٹی۔۔ لیکن میرے چچا بیمار تھے جس وجہ سے میں نہیں جاسکا ہو اسپتال تو  
میری جگہ۔۔ جھوٹا بہانہ گھڑتے وہ زرا بھی نہیں گھبرا یا تھا

-----

-----

کالی کالی زلفوں کے پھندے ناڈالو

... ہمیں زندہ رہنے دوائے حسن والو

گاڑی میں دھیمے سروں سے میوزک بج رہا تھا.. یوٹرن لیتے اس نے گاڑی  
ریڈلائٹ ایر کی جانب موڑی... چند ہی منٹوں میں وہ اپنے مقام پہ پہنچ چکا  
... تھا

سلام صاحب... "اندر جاتے ہوئے جوھی اسے دیکھتا سلام کرتا... ہر  
طرف شور و غل تھا جیسے شادی کا سما ہو لیکن یہاں پہ تو یہ سب چوبیس گھنٹے  
... چلتا بلکہ رات کو اس سے بھی زیادہ رونق ہوتی

"اوےےے... توں اج پھر

... اس سے پہلے کہ وہ بسنتی کے گھر کا دروازہ بجاتا اسے پیچھے سے کسی نے روکا  
... جی میں کیوں...؟ "ایں برواچکا کے روکنے والے شخص کو دیکھا  
تم روز اس کے گھر کیا لینے جاتے ہو...؟" اس کے قریب آتے وہ شخص بولا  
کیوں آپ کو اس سے کیا مطلب...؟ اسے اگنور کرتے اس نے مخصوص  
... انداز میں دروازے پہ دستک دی  
ہاں مطلب ہے.. کیوں کے یہاں میری بہن اور اس کی بیٹی رہتی ہیں.."  
... غصے سے کہتے اس نے علی کے گریبان کو پکڑا

اوہ... تو ٹھیک ہے... میں آپ کی بھانجی سے ہی ملنے آیا ہوں... "شان بے  
نیازی سے کہتے اپنا گریبان چھڑوایا

ہو نہہ.. تم اس کے پیچھے پڑے ہو... جو بس حسین ہے... ورنہ کسی کام کی  
نہی ہے.. تمہیں ایک تگڑی اسامی دیکھتا ہوں.. لیکن دھیان رہے قیمت  
.. میں پوری وصولوں گا... وہ اپنی جیب بھرنے کی کوششوں میں تھا یقیناً

چاچا جی مجھے کسی لڑکی کی ضرورت نہیں ہے... میں گل سے ملنے آتا ہوں تو  
صرف اسی کو ہی ملوں گا نا کے کسی دوسری تیسری کو.. "اسے باور کرو اتے  
.. دوبارہ دروازہ بجایا

.. کتنے پیسے دیتے ہو ایک رات کے... "کمینگی سے کہتے وہ ہنسا

اپنی بکو اس بندر کھو... "ایک جھٹکے سے اس کا گریبان پکڑتے وہ دھاڑا.. میں  
اس سے پیار کرتا ہوں اور اس سے نکاح کروں گا... تم لوگوں کی طرح گھٹیا  
" نہیں ہوں میں

... ہونہ نکاح

"نکاح شادیاں یہاں نہیں ہوتے صاحب یہاں بس... رنگینیاں  
چپ کر جاو... بڑے ہو تو عزت سے پیش آ رہا ہوں ورنہ ایسی لگتا کے ہوش  
... ٹھکانے لگ جاتے"

... کھلے دروازے سے اندر داخل ہوتے اس نے دروازہ بند کر دیا  
پیسے تو میں وصولوں گا... پر سوچ نگاؤں سے بند دروازے کو دیکھتے وہاں سے  
چلا گیا... کچھ تماشائی جو ڈارمہ دیکھ رہے تھے وہ بھی اگے پیچھے ہوئے  
... یار یہ آدمی کون تھا... گل کو دیکھتے ایک بار پیچھے دیکھا  
مامو ہیں میرے... ہمارے خلاف ہیں... مجھے پڑھنے بھی نہیں دیتے بہت  
مشکل سے امانے منتیں تر لے کر کے مجھے سکول میں ڈالا تھا اور اب کالج میں  
بھی... پیسے اما جو بھی نہ



کماتی ہے سارے اس کے ہاتھ میں دیتی ہے لیکن... پھر بھی اس کا پیٹ نہی  
بھرتا اور مجھے بھی بیچنا چاہتا ہے۔۔

اس کی سوچ ہے بس۔۔ وہ دونوں اندراگئے۔۔

دونو ایک ہی کالج میں ایک ہی کلاس میں پڑھتے تھے۔۔ گل کلاس کی ٹوپر  
تھی اور اسے پڑھانے کا بھی بیت شوق تھا۔ وہ اس گند سے باہر نکلنا چاہتی تھی  
لیکن اپنی ماں کو لیے بنا وہاں سے نہیں جاسکتی تھی

... فاطمہ بیٹا کافی تو بنادو

اریان لیونگ روم میں آ کے دھپ سے بیٹھا تھا... آج اتوار تھا اور وہ دونو گھر  
.. ہی تھے.. ماما کمرے میں آرام کر رہی تھیں

او کے بھائی.. "ریموٹ رکھتے فاطمہ کچن میں چلی آئی.. بی ایس سی کی  
سٹوڈینٹ تھی اور اس کا بھی دوسرا سمیسٹر تھا

اریان نے چینل چینج کرتے نیوز لگائیں ساتھ اپنا موبائل بھی نکالا... اج کسی سیاسی پارٹی کا جلسہ ہو رہا تھا شہر میں عدم توجہ سے سنتا وہ موبائل میں.. مصروف ہو گیا... فاطمہ کافی بنالای تو موبائل جیب میں رکھا اور سناو کیسی جارہی سٹڈی.. "سیپ لیتے اسے دیکھا۔۔۔ وہ اس سے سات سال چھوٹی تھی دونو بھائی اسے پیار سے بیٹا ہی بلاتے تھے۔۔ ان کے والد کا.. انتقال کچھ سال پہلے پی ہوا تھا

بس اچھی ہی بھائی.. دل ہی نہیں کرتا پڑھنے کا.. "بے دلی سے کہتے وہ بھی اس کے پاس بیٹھی... ابھی وہ لوگ باتیں کر رہے تھے جب ٹی وی پہ بریکنگ... نیوز آنے لگی.. جلسے میں دھماکہ ہوا تھا... ساتھ ہی اس کا موبائل بج اٹھا مجھے جانا ہے... "کافی کا مگ وہیں رکھ کے فاطمہ کو دیکھا پھر انہی کپڑوں میں وہ جاے وقوعہ پہ پہنچا ہر طرف اہ و بقا تھی... اگے بڑھتے وہ اندر آیا... ریسکیو کی ٹیم بھی پہنچ چکی تھی لوگوں کو جلدی جلدی ایمبولس میں منتقل کیا جا رہا تھا... وہ ابھی دو قدم اور چلا تھا جب اس کہ نظر زرا سا فاصلے پہ دیوار کے

ساتھ پڑی اس انسپیکٹر پہ پڑی تھی جس سے وہ تھانے میں ملاقات کر کے آیا تھا... دوسری ملاقات ایسی ہوگی اس نے سوچا بھی نا تھا آج وہ اس کے رحم و کرم پہ تھی

-----

”سٹیچر ادھر لاو۔۔۔۔۔“  
وہ وہیں سے چیخا تھا دو لڑکے سٹیچر لیے ادھر آئے۔۔۔ اس کی ٹانگوں پہ آگ لگی ہوئی تھی۔۔ تیزی سے ہاتھوں سے ہی اسے بجھاتے سٹیچر پہ ڈالا۔۔۔۔۔  
چار لوگ مرے تھے اور 50 کے قریب زخمی تھے.. پتہ نہی لوگ اپنی دشمنی میں بے گناہ اور معصوم لوگوں کی بلی کیوں چڑھا دیتے ہیں وہ بے حوش تھی۔۔۔۔۔ شاید ڈر گی تھی۔۔۔۔۔  
انہیں لے جاو ہم آرہے ہیں

سروہاں ڈاکٹر ز نہیں ہیں اپ لوگوں میں سے کوئی چلیں ساتھ میل نرس  
 نے سب کو دیکھا ادھا ڈیپارٹ منٹ تو وہیں تھا  
 ٹھیک ہے... وہ اور دو اور ڈکٹر اس کے ساتھ ہی ہو سپیٹل آگے تھے وہاں  
 بھی کافی رش لگا ہوا تھا دوسری ٹیم بھی اچکی تھی۔۔۔  
 انسپیکٹر کے زخم کافی گہرے تھے۔۔ دونوں ٹانگیں گھٹنوں تک کافی حد تک  
 جلی ہوئی تھیں.. جلدی سے ہاتھ چلاتے وہ زخم صاف کر رہا تھا۔۔ لیکن ابھی  
 چھالے نہیں بنے تھے بس پانی رس رہا تھا۔ ایسی حالت میں کچھ دیر تک وہ  
 بے ہوش ہی اچھی تھی ورنہ بہت جلن ہوتی

...اسلام علیکم بھائی سب ٹھیک ہے  
 ..وہ ابھی مریضوں کو دیکھ کے باہر نکل رہا تھا فاطمہ کہ کال آگئی  
 بس ٹھیک ہی ہے.... کف فولڈ کرتے موبائل کندھے اور گال کے بیچ  
 ..دبایا

.. ماما سے بات کریں۔۔ فاطمہ نے موبائل ماما کو دے دیا  
 بیٹا سنبھل کے... زیادہ آگ کی طرف مت جانا۔۔ وہ ٹی وی پہ خبریں سن  
 ... رہی تھیں کافی نقصان ہوا تھا  
 میں ہو اسپتال میں ہوں... میری فکر نہ کریں وہ مسکرایا.. پھر انہیں تفصیل  
 سے بتانے لگا.. اپنے کمرے میں آ کے ہاتھ دھوے پھر ٹشو سے صاف کرتے  
 ... وہ جی جی بھی کر رہا تھا ساتھ میں۔۔۔  
 ڈاکٹر صاحب میرا بیٹا کیسا ہے۔۔؟ ابھی بات کر ہی رہا تھا جب کوئی عورت  
 .. اندر داخل ہوئی۔۔ وہ شاید ایسے ہی اس کے کمرے میں آگئی تھی۔۔  
 وہ جانتا تو نہی تھا بس تسلی دے دی۔۔۔۔۔ پھر انٹرکام پہ نرس کو بلا یا جو کچھ  
 .. دیر بعد اسے لے گی تھی  
 ڈاکٹر آریان انسپیکٹر صاحبہ کو حوش آگیا ہے۔۔ تھوڑی دیر بعد ایک اور  
 نرس اندرائی تھی۔۔  
 ... اوکے اپ چلو میں آتا ہوں۔۔۔ موبائل اٹھا کے اس کے پیچھے نکلا تھا۔۔

اسلام علیکم... کیسی ہیں۔۔۔۔ دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ کمرے میں آیا  
تو وہ سر کی طرف سے بیڈ اونچا کیے بیٹھی ہوئی تھی۔۔  
ٹھیک ہوں آنکھوں سے اشارہ کرتے اسے دیکھا... ایک دفہ وہ اس کے  
... تھانے اسے ملنے گیا تھا اور اب وہ آئی تھی  
اپ کے گھر سے کوئی نہیں آیا... پاس کھڑی نرس سے انجیکشن لیتے اس میں  
... دوائی بھرنے لگا  
.... اووہوں.. نفی میں گردن ہلاتے وہ اسے دیکھ رہی تھی  
اگر آپ انفارم کرنا چاہیں تو میرا موبائل لے سکتی ہیں.. میرے پاس چار چیز  
.. کا مسئلہ نہیں ہوگا  
سرنج کو انگلی سے جھاڑتے وہ جھکا اور اس کے بازو پہ انجیکٹ کیا.. اس نے  
زور سے آنکھیں بند کیں۔۔

بس بس ہو گیا... اتنی سی سوئی سے کون ڈرتا ہے... خالی انجیکشن کوڈسٹ  
بن میں پھینکتے اس پہ چوٹ کی.. اپ پولیس والی بہادر خاتون ہیں... اپ تو  
گولی اپنے سینے پہ کھانے کی ہمت رکھتی ہیں.... وہ مسلسل بول رہا تھا اور  
علیشہ بس اسے دیکھ رہی تھی... انجیکشن کے فوراً بعد ہی جلن ختم ہوگی  
... تھی

اب اسے صاف کرنا ہے.. ٹانگوں پہ بنے بڑے بڑے چھالوں کی طرف  
اشارہ کیا... درد کم ہو گا.. اور جتنا ہو گا وہ اپ برداشت کر لیں گی... سیزر  
اٹھاتے اسے دیکھا.. پھر چھالے کاٹنے شروع کیے تھے جن سے گنداپانی  
.. رسنے لگا تھا

اھ.. درد کی شدت سے اس کا رنگ سرخ پڑا... انہیں ایسے ہی رہنے دیں خود  
... ٹھیک ہو جائیں گے

بس ابھی ہو جائے گا ایک اور رہتا ہے اس کی بات کو انور کرتے وہ اپنے کام  
.. میں مصروف رہا

پلیز... اس کے بازو کو پکڑتے روکا.. بس کرو... بعد میں کر لینا۔۔ اسے  
.. ایسے لگ رہا تھا جیسے کوئی جان نکال رہا ہو۔۔

انفیکشن ہو جائے گا... بس دو منٹ۔۔ اس کی آنکھوں میں دیکھا جو پانیوں  
سے لباب بھری تھیں

نرس... ساتھ نرس کو اواز دی کہ اسے پکڑے... پھر نرس نے اس کے  
ہاتھوں کو تھامتے دھیان بٹانا چاہا.. اریان نے سب کو تیزی سے کاٹا تھا پھر  
روی سے صاف کر کے اسے خشک کیا... اس پہ دو الگاتے اس کھلا ہی رہنے  
... دیا

بس ہو گیا ہے... انجیکشن لگانے کے بعد بھی اتنا درد ہوا ہے اگر نالگتا تو وہ تو  
مر ہی جاتی۔۔ لب بھینچتے انسو واپس آنکھوں میں دھکیلے۔۔  
تھی تو لڑکی ہی.. مٹھیاں بھینچے وہ آنکھیں زور سے بند کیے درد برداشت کر  
... رہی تھی



میں نے اپ سے کہا تھا اگر اپ اپنے گھر میں کسی کو بتانا چاہتی ہیں تو میرا فون .. استعمال کر لیں... اسے مخاطب کرتے اپنے ہاتھ واش کیے نہیں کوئی نہیں... آہستہ سی آواز میں کہتے اس نے رخ موڑ لیا۔۔  
میرے علاوہ کسی اور کا موبائل بھی اپ یوز کر سکتی ہیں چیزیں سمیٹتے وہ اسے چڑا رہا تھا۔۔ ہمارے ہاں سب کے پاس بیلنس ہوتا ہے۔۔  
مجھے نہیں کرنی۔۔ جب کرنی ہوگی اپنے موبائل سے کر لوں گی۔۔  
.. ہم

.... اوکے... اپ آرام کریں میں تھوڑی دیر تک اتا ہوں  
... ان کا خیال رکھنا... نرس کو ہدایت کرتے وہ باہر چلا گیا  
... یہ بند اتنا بولتا کیوں ہے.... اس کے جاتے ہی اس نے نرس سے پوچھا  
نہی میم بس آج ہی ان کو اتنا بولتے سنا ہے کم ہی بولتے ہیں ویسے۔۔۔ ہاں  
اپنے پیشنٹس سے ہمیشہ فرینکلی رہتے ہیں اسی لیے اپ سے باتیں کر رہے  
... تھے شاید

بس اپنی اواز کا جادو چلانا چاہتا تھا... علیشہ دل ہی دل میں کلس کے رہ گئی...  
...یقیناً بدلہ لے رہا تھا۔۔۔ باتیں سنا کے۔۔

..اپ کچھ کھائیں گی... نرس نے اسے سوچوں سے نکالا  
... نہیں بس پانی کا گلاس لا دو  
...او کے میم

نرس وہاں سے چلی گی تو اس نے اپنے ہاتھ کو دیکھا جس سے اس کا بازو تھما  
... تھا... ہلکی سی مسکراہٹ نے اس کے لبوں کا احاطہ کیا  
پاگل... پھر خود ہی بڑبڑاتے اگے پیچھے دیکھا... وہ اکیلے الگ روم میں تھی  
جو شاید سپیشل رومز ہوتے ہیں... مزے سے میری خد متیں کیوں کر رہا  
ہے۔۔۔ یقیناً کچھ کرنے والا ہو گا۔۔۔ ویسے میں نے بھی بہت غلط کیا اس کے  
ساتھ... سوری کہہ دوں گی دل ہی دل میں سوچتے اسے نیندا گی نرس پتا نہی  
پانی کا کنواں بنانے چلی گی تھی جو ابھی تک نہی اپی تھی  
.....!.....-.....

اما کیا ہوا... وہ آکے بسنتی کے پاس بیٹھی جو اپنے خالی ہاتھوں کو گھور رہی  
... تھی

کچھ نہیں سوچ رہی ہوں کہ اللہ تعالیٰ بھی کیسی کیسی آزمائشوں میں ڈالتا  
ہے.... جس چیز کی زیادہ طلب ہوتی ہے وہی دور ہونے لگتی ہے۔۔ مایوسی  
... سے کہتے وہ لیٹ گئیں۔۔

اما... کیوں ایسی باتیں سوچتی ہیں... گل نے دوپٹا نماز والے انداز میں  
.. باندھتے کہا

اللہ اپنے پیارے بندوں کو ہی آزماتا ہے اور آپ تو اس کی پیاری بندی  
ہیں۔۔ وہ آپ کو سزا کیسے دے سکتا ہے۔۔ پیار سے ان کے ہاتھوں کو چوما  
---...

کیا پتہ پیاری ہوں یا بری.. کیا پتہ یہ آزمائش ہے یا سزا۔۔ ہاتھ واپس کھینچتے  
... انکھوں کو بازوؤں سے ڈھکا

کل شام ہی ان کا بھائی آیا تھا اور اسے کسی اور کو دینے کی باتیں کر رہا تھا..  
 ساتھ دھمکیاں بھی دے رہا تھا اگر توں نامانی تو اغوا کروالوں گا... اور تجھے  
 قتل کر دوں گا... وہ اکیلی عورت جوان بیٹی کی ماں تھی.. اوپر سے جہاں وہ  
 .. رہتی تھی وہاں اس کو حفاظت سے رکھنا اور مشکل ہوتا جا رہا تھا  
 توں علی سے بات کرنا کہ وہ تجھے بیاہ کے لے جائے۔۔ اس کی شادی انہیں  
 .. آخری حل نظر آتا تھا۔۔

اللہ اللہ۔۔ ماں میں اب اسے اپنے منہ سے کہوں... حیا کی لالی اس کے  
 گالوں پہ پھیلی  
 وہ کہتا ہے بس یہ پڑھائی ختم ہو وہ نوکری تلاش کرے گا پھر مجھے لے جائے گا  
 اس جہنم سے۔۔۔

یہ سب کرتے کرتے دو تین سال لگ جائیں گے گل اور ہمارے پاس اتنا  
 وقت نہیں ہے... ان کی پریشانی میں اور اضافہ ہو گیا.. تم اسے کہو کہ وہ  
 ... نکاح کر لے شادی چلو بعد میں کر لینا

.... اچھا ماں اپ پریشان ناہوں.. میں کہوں گی اسے  
 پتہ جب تو پیدا ہوئی تھی تب سے لے کے اب تک میں نے تیرے باپ اور  
 .. مامو کو روکا ہوا ہے.. باپ تو مر گیا اب یہ ماما منہ کو اتا ہے  
 اما یہ سوچنا چھوڑ دیں نا.. کیوں فضول میں وقت سے پہلے ہی ٹینشن لیتی ہیں  
 -- ضمیرے نصیب میں ہو گا وہی مجھے ملے گا۔۔۔  
 نصیب خود بنا نا پڑتا ہے کبھی کبھی بیٹا۔۔ اگر ہم ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے  
 رہیں گے تو نصیب اچھا کیسے ہو گا۔۔۔  
 میں نماز پڑھ لوں... کیا کوئی سوچ سکتا تھا کہ اس جہنم میں ایک ایسی جگہ تھی  
 جہاں جنت کی خوشبو آتی ہو.. جہاں پاکی بچھائی گی ہو... اس گھر میں ایک ایسا  
 کمرہ تھا جہاں قرآن کی تلاوت ہوتی تھی... یہ ہی تو اس کی حفاظ کرتے  
 ... تھے... انہیں کی طاقت اسے حوصلہ بخشی تھی ڈٹے رہنے کا  
 نماز ادا کر کے باہر آئی اما ابھی تک اسی ہی حالت میں لیٹی تھیں۔۔ اسی دیکھ  
 ... کے پھر بولنا شروع ہو گئیں۔۔۔

جب تو پیدا ہوئی تھی نا۔۔ تو سب بہت خوش تھے۔۔ وہ گہری سوچ میں گم  
.. تھی

بسنتی کے ہاں بیٹی ہوئی ہے.. گلیوں میں شور اٹھا تھا جس نے سنا تھا حیرت و  
حوشی سے چیخ اٹھا ہو جیسے... وہاں بیٹی ہونے کی خوشیاں منائی جاتی تھیں...  
... کیونکہ وہ ان کے لیے لاٹری ہوتی تھیں

وہ بہت خوبصورت تھی سب سے الگ... بڑی گول آنکھیں چھوٹی سی ناک  
اور کٹا و دار ہونٹ... دودھیارنگ.. پتہ نہیں کس پہ گئی تھی... پھر وہ بڑی  
ہوتی گئی... باپ کی نظر پڑی تو کہا کے چھپا کے رکھ بڑے ہو کے مہنگے داموں  
بکے گی مامو نے دیکھا تو اس نے اپنا حساب لگایا.. پھر وہ سات سال کی تھی  
اس نے سکول جانے کی ضد کی..۔ گلی کے پار وہ بچوں کے ساتھ کھیلتی تھی  
جو سکولوں میں پڑھتے تھے اسے بھی شوق ہوا۔۔ جس کو ماں نے ایڑھی  
چوٹی کا زور لگا کے پورا کیا تھا یوں اس کے قدم اس جہالت خانے سے باہر  
نکلے.. وہ لائق تھی.. بہت جلدی چیزوں کی پک کرتی گھر آ کے اما کو بتاتی تو وہ

تو خوشی سے اس کا چہرہ اٹکتی تھیں... پھر اس کی ذہانت کو دیکھتے سکول نے اسے پر موٹ کر دیادو کا سیرا گے۔۔۔

وہ گل تھی اپنی ماں کی شہزادی... ماں نے اسے محبت میں اپنی شہزادی کہنا شروع کر دیا۔۔ گل دیکھنا تو ایک دن ملکہ بنے گی۔۔ وہ اسے خواب دیکھاتی تھیں۔۔ اونچاڑنے کے۔۔۔ یہ سنے اسے زندگی دیتے۔۔ وہ ایسا پھول تھی جو گندے تلاب میں کھلا تھا۔۔ لیکن پھول تو پھول ہوتا ہے نا... اسے سکول کے لڑکے چھیڑتے تو اس نے ایک محافظ دوست بنایا... جو اس کے لیے ... لڑکوں سے بھڑ جاتا تھا

پھر اسے اس لڑکے سے محبت ہونے لگی اس کی خوش قسمتی تھی کہ وہ لڑکا بھی اس سے محبت کرتا تھا... یہ بات صرف اسے اور اما کو پتا تھی لیکن شاید ... اب کچھ اور ہونے والا تھا

.... بہت برا

.....-.....

کیسے ہیں ہمارے نئے مہمان...؟ مسکراتے وہ روم میں داخل ہوا... وہ  
... جاگ رہی تھی

ایک ہی دفہ بدلا لے لو ایسے فقرے کس کے کیا ثابت کرنا چاہتے ہو... اسے  
... تو تپ ہی چڑھ گئی۔۔

.. یہ ہی کہ آپ کو اب یہاں سے چلے جانا چاہیے.. دواؤں کا لفافہ رکھتے کہا  
یہ کچھ میڈیسنز ہیں ان کو بقائدگی سے استعمال کرنا ہے.. اور یہ ٹیوب ہے  
روزانہ لگانی ہے زخم پہ... اس سے داغ نہیں بنیں گے... یہ ٹیبلٹس ان کے  
اوپر لکھا ہے کب کھانی ہے.. اور یہ ڈیٹول سپیشل رکھا ہے میں نے زخم کو  
ایک دفہ دن میں لازمی اس سے صاف کرنا ہے ورنہ انفیکشن ہو سکتا ہے...  
جتنا ہو سکے اسے ہوا لگنے دیں خشک رہے گا تو جلدی ٹھیک ہو گا وہ اسے بتا رہا  
تھا جبکہ وہ اس کا چہرہ دیکھنے میں مصروف تھی  
سمجھ آگئی

... سب چیزیں واپس رکھتے اریان نے پوچھا



.. نہیں۔۔ وہ بے دھیانی میں بول گئی۔۔

کیا.. میں دوبارا

... آگئی آگئی.. جلدی سے بولا کہیں پھر نابولنا شروع کر دے

... ہم.. گڈ گرل کندھے اچکاتے کہا

... اب اپ ڈیسچارج ہیں اگر جانا چاہیں تو جاسکتی ہیں

میں یہ سب خود کر لیتی.. تمہیں کرنے کی ضرورت نہیں تھی... وہ شرمندہ

.. سی ہوئی

ہاں پتا ہے اپ کے جو وہاں کا سٹیبلز ہیں... لا دیتے اپ کو... طنز کرتے وہ

... واپس مڑا

.. جو اپنے موبائل میں بیلنس نہیں رکھ سکتے وہ خاک لاکے دیتے

... سوری.. علیشہ کی زبان پھسلی تھی

... کس لیے مادام

... میں نے اتنا تنگ کیا تھا تمہیں اور تم میرا اتنا خیال رکھ رہے ہو

اهاں اٹس اوکے.. اپ کا کام الگ ہے اور میرا الگ اب میں مریضوں کو تو مارنے سے رہا اور اپ بھی تو ہم جیسے ملزموں کی سیوا نہی کر سکتیں... سو... ٹینشن نالیں اور جا کے اپنی کرسی سنبھالیں

... پھر بیڈ سیدھا کرتے وہ جانے لگا

... تم بہت خوبصورت ہو... ناچاہتے ہوے بھی تعریف کر ہی دی

... اپ سے کم ہوں.. جاتے جاتے پلٹا

... اگر تم مجھ سے بڑے ہوتے تو میں تمہیں پرپوز کر دیتی

... وہ اب بھی کر سکتی ہیں.. بڑا چھوٹا ہونے سے کیا فرق پڑتا ہے

... تو پھر کیا تم میرے بچوں کے..

.. فلحال تو نہیں... باے... سر جھٹکتے وہ باہر نکل گیا

پیچھے سے علیشہ اپنا سر پیٹ کے رہ گی تھی.. کبھی وہ اتنا نہی بولی تھی جتنا آج

... بول گی تھی.. بیستی الگ ہو گئی

آج وہ بہت خوش تھی کیونکہ آج سکالرشپ کی انوائس مینٹ ہونی تھی.. اگر  
... آج اس کا نام آجاتا تو وہ اگے کی تعلیم اسانی سے مکمل کر لیتی  
سکالر کلاس کے تین بچوں کو ملنی تھی اور وہ ٹاپر تھی اسے تو لازمی طور پہ  
ملتی.. کلاس ہو رہی تھی جب مس شائلہ کمرے میں دخل ہوئیں... سر سے  
.. معذرت کرتے کچھ وقت مانگا جو انہوں نے بخوشی دے دیا تھا  
تو بچو... اپ کے لیے ایک گڈ نیوز ہے... مسکرا کے کہتے تمام سٹوڈینٹس کو  
... دیکھا

.. یس میم.. سب بچے پر امید تھے  
پرنسپل نے تین بچوں کے نام دیے ہیں۔۔۔ وہ رکھیں۔۔۔  
جس میں سب سے پہلا وہاں ہے جیسے سکالرشپ ملی ہے.. وہ اپنا نام سن  
... کے خوشی سے کھڑا ہوا سب بچوں نے تالیاں بجا کے اسے وش کیا تھا

...دوسرا علی.... علی اس کا دوست... گل کا دل دھک دھک کرنے لگا  
...ٹینشن کیوں لے رہی ہو اب تمہارا نام ہو گا... علی نے اسے تسلی دی  
...آخری نام ہے گل

...ہا ہو وو۔۔ وہ تو خوشی سے چلا اٹھی تھی... اس کا نام اگیا  
پھر مس چلی گی تو سرنے اپنا لیکچر شروع کیا... کلاس لے کے وہ باہر نکلے  
تھے جب ساراہ (کلاس فیلو) ان کے پاس اپنی۔۔ وہ دونوں کینیٹین میں بیٹھے  
... تھے

...مبارک ہو تم دونوں کو۔۔ ہاتھ ملا کے وہ بھی پاس ہی بیٹھ گئی  
...خیر مبارک دونوں نے مسکراتے وصول کی۔۔  
ایسے کیسے بھی تم لوگ ٹریٹ دے رہے ہو وہ بھی دنوں الگ الگ... دو تین  
... لڑکیاں اور بھی ساتھ اگی تھیں  
...اج ہی اور ابھی۔۔ رمشہ نے کہا۔۔

نہیں ابھی نہیں ابھی دیر ہو رہی ہے کل۔۔ گل نے ٹائم دیکھا تو بس تین بجنے  
... والے تھے اسے گھر جانا تھا

... نہیں آج ہی... ساراہ نے ضد کی

دیکھو اگر آج لینی ہے تو بس چائے ملے گی اور اگر کل لینی ہے تو اور کچھ بھی  
کھلا سکتے ہیں... علی جانتا تھا اگر وہ دیر سے گی تو اس کا مامو اسے مارے گا اور وہ  
نہی چاہتا تھا کہ اتنا اچھا دن خراب ہو.. سوان کو فردیتے کہا وہ لوگ چائے  
پینے پہ ہی راضی ہو گے  
چائے ختم کرتے وہ جلدی سے اٹھی۔۔

میں چلت ہوں سب کو خدا حافظ کہتے وہ کالج سے باہر نکل آئی۔۔ بس سے ہی  
... وہ گھر جاتی تھی۔۔

وہ جو روز تین بجے ہی گھر چلی جاتی تھی آج پہنچتے پہنچتے اسے چار ہو گے  
.. تھے... جلدی سے اندر داخل ہوتے اما کو خوشی سے گلے لگایا

امادیکھو مجھے کیا ملاپے... اس سے پہلے کہ بیگ کھول کے اندر سے کاغذ نکالتی  
مامو اندر سے نکلا... اس کے ہاتھ میں اتنی بڑی چھڑی تھی وہیں اسے پیٹنا  
... شروع کر دیا

لوگ دروازے پہ جمع ہونے لگے تھے تماشہ دیکھنے کے لیے کوئی بھی اسے  
.... بچانے والا نہ تھا

اوے رک جا بے غیرت... اگر اسے ہاتھ بھی لگایا تو ایک پیسہ نہی دوں گی  
... اونچی آواز میں کہتے امانے اسے اپنے پیچھے کیا  
یہ تیری ہی دی ہوئی شہ پے رہی اڑ رہی ہے... اگر آسمانوں کو پہنچ گی نامنہ  
... بھی نہی لگائے گی تجھے

پہنچ جائے امین... اور بے شک منہ نالگائے.. کم سے کم تیرے جیسے  
خبیث سے تو بچی رہے گی اسے کمرے میں بھیجتے بھائی کو سنائیں پھر اسے باہر  
.... نکلا گھر سے

... دروازہ بند کر کے اندر ای تو گل ہچکیوں سے رو رہی تھی

...بس کر دے میری شہزادی اسے سینے میں بھینچتے چپ کر دیا  
مجھے دیکھا تجھے کیا ملا ہے... اسے بہلاتے سکا لرشپ کی طرف دھیان  
..دیلوایا

..جس سے وہ واقع بہل گی تھی جلدی سے وہ پیپر نکال کے دیکھا  
یہ کیا لکھا ہے... نا سمجھی سے بسنتی نے بیٹی کو دیکھا.... اما یہ ایک معاہدہ  
ہے... جس میں کہا کہ میں اگے جہاں بھی تعلیم حاصل کرنا چاہوں کر  
سکتی ہوں اور کالج اس کے اخراجات اٹھائے گا یعنی میں مفت اگے پڑھوں  
گے اور تجھے پیسے بھی نہیں کمانے پڑیں گے.. اسے تفصیل سے سمجھاتے پیپر  
..دیکھا... جیسے بسنتی نے چوم لیا

...کیا یہ سب کو ملا ہے  
..نہی اما.. بس تین لوگوں کو... جو لائق ہوتے ہیں

دوسرے دو کون تھے پیپر کو سنبھال کے رکھتے امانے خوشی سے انصاف  
کیے.. ایک تو میرا دوست ہے علی اور ایک وہاب... ہماری کلاس کا لڑکا  
ہے...

... اچھا چل اچھا ہوا... اب تم کھانا کھا لو... پھر اسے کھانا دیا  
کھا کے وہ کچھ دیر کے لیے سو گئی تھی پھر شام کو اٹھ کے نماز ادا کی اور پڑھای  
... کرنے لگی

اگلے دن وہ کالج ای تو اس کے لیے سب نے سرپار میس تیار کیا ہوا تھا صرف  
اس کے لیے نہیں کلاس کے ان تینوں بچوں کے لیے تھا۔  
ایکجلی اس سب کے پیسے علی نے ہی دیے تھے۔ اس دن انہوں نے چھوٹی  
سی پارٹی کی تھی۔۔۔

میں ہاتھ دھو کے اتی ہوں  
شرارت میں کسی نے اس پہ کیچپ پھینک دیا تھا.. وہ صاف کرنے کے لیے  
باہرائی ابھی وہ ہاتھ دھو رہی تھی جب پیچھے سے ایک لڑکے کی آواز پہ



تھی... یہ وہی لڑکا تھا جو اسے کافی عرصے سے چھیڑ رہا تھا... بات بات پہ  
کوی اسی حرکت کر دیتا کہ وہ شرم سے سرخ ہو جاتی... لیکن وہ کچھ کر نہیں  
سکتی تھی کافی دلف باتوں ہی باتوں میں وہ مطالبہ بھی کر چکا تھا کہ اس کے  
... ساتھ وقت گزارے لیکن وہ صاف منع کر دیتی

تمہیں سکا لرشپ کی کیا ضرورت تھی... تمہارے پاس تو ویسے بھی بہت "  
پیسہ ہوتا ہو گا ہے نا... " تمسخرانہ انداز میں کہتے اس کا ہاتھ تھا مناجا ہا جو گل  
... نے جھٹک دیا

"تمہاری بات کا مطلب کیا ہے...؟"

میں جانتا ہوں تمہاری ماں کیا کرتی ہے... اور یہ بھی جانتا ہوں کہ اگے جا کے تم نے بھی وہی کرنا ہے..." اس کی باتوں سے گل کارنگ لٹھے کی ماند... سفید پڑ رہا تھا

ت.. تم کیسے کہہ سکتے ہو... میں تمہاری کمپلین کروں گی پرینسپل سے...  
... جلدی سے خود کو سنبھالتے کہا  
ہو نہ وہ ہنسا... کیا کہو گے... ہاں.. یہ ہی کہ میں تمہیں تمہاری سچائی بتا رہا تھا... پتہ ہے اس سے کیا ہو گا... اس سے یہ ہو گا کہ تمہیں اس کالج سے نکال دیا جائے گا... تم اگے پڑھ نہی سکو گی اور وہی کام کرو گی جو تمہاری مان... کرتی ہے... وہ اس کی ذات کے پر نچے اڑ رہا تھا

تمہیں جو کرنا ہے کر لو میری جان... نقصان تمہارا ہی ہو گا... اس لیے جو میں کہتا ہوں وہ مان لو اور چلو میرے ساتھ... وہ اس کا ہاتھ دوبارہ پکڑتے اپنی جانب کھینچ چکا تھا... اس سے پہلے کہ وہ کوئی نازیبا حرکت کرتا علی وہاں

اگیا... پھر ان کے درمیان مڈ بھیڑ شروع ہوگی علی تو جانتا تھا اس کے بارے  
... میں سو بات کو دبا دیا لیکن اس کے ارادے کچھ اچھے نہیں لگ رہے تھے  
دیکھنا اب میں تمہیں ایک ہی رات میں مشہور کر دوں گا... وہ اسے دھمکی  
... دیتے وہاں سے چلا گیا تھا

.....-..

اسلام علیکم..... ڈاکٹر صاحب.. کیسے ہیں... ابھی وہ آ کے بیٹھا ہی تھا جب  
... حیدر نے سامنے آ کے اسے سر پرانز کر دیا  
... بھائی اپ کب آئے... گلے ملتے مسکرایا  
ابھی ابھی جب تم نہیں تھے بات کو مزاح کارنگ دیتے وہ بھی ہنسا تھا۔  
آنے کا بتاؤ دیتے۔۔ یوں اچانک۔۔ صوفی پہ بیٹھتے شکواہ کیا۔۔ میں خود  
اپ کو لینے آ جاتا۔۔

..

بھائی شادی کرنے کے لیے آئے ہیں.. فاطمہ چار کپ چائے کے لیے وہاں  
ای تھی.. ماما بھی اس کے پیچھے ہی آئیں

... واہ بھی.. بھابھی مل گی کیا

ہاں نا.. مل گی ہے.. بس ایک دفعہ اس سے بات ہو جائے.. پھر سب جائیں  
... گے ملنے.. سب لیتے بتایا

اہممم... دیکھ لیں.. آریاں بھائی... ان کو مل گی ہے اب اب بھی

... ڈھونڈھیں... اسے چھیڑتے فاطمہ نے حیدر کی سائیڈ لی

اسے تو کوئی منہ ہی نا لگائے چوبیس گھنٹے تو شکل پہ باراہ بجے رہتے ہیں.. ماما نے  
.... بھی ٹانگ کھینچی

جی نہیں اب ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے... آج ہی ایک لڑکی نے مجھے پرپوز کیا

... ہے... نک چڑھی انسپیکٹر کا سراپا لہرایا تو وہ مسکرا دیا

... ہاں لمبی لمبی تو کوئی بھی چھوڑ سکتا ہے... ناک سے مکھی آڑی گی

جی نہی... بس بھائی کی شادی ہو جائے پھر میں بھی اپ کو ملوادوں گا اپنی

... حسینہ سے

دیکھیں گے دیکھیں گے فاطمہ اور مامانے ایک ساتھ کہا تھا

-----

اماناشہ دے دیں.. "وہ کالج کے لیے تیار ہوئے کندھے پہ بیگ لٹکائے

... کچن میں آئی

بیٹھو... "امانے تیزی سے گرم گرم پراٹھا چائے اور اچار اس کے سامنے رکھا

پھر ڈبہ اٹھا کے ایک اور روٹی اس میں پیک کی... وہ کالج کی کنٹین سے کم ہی

کھاتی تھی.... ناشتہ کر کے وہ کالج کے لیے نکل آئی... ساڑھے آٹھ ہو رہے

تھے اور کلاسز سٹارٹ ہونے کا وقت نوبے تھا وہ پندرہ منٹ میں ہی پہنچ

جاتی.. بیس مینٹ بیٹھتے اس نے لوگوں کو دیکھا... ہر قسم کے لوگ... اپس

میں باتیں کرتے لڑتے جھگڑتے ایک دوسرے کو گھوریوں سے نوازتے وہ

سب جلدی پہنچنے کے چکروں میں تھے... اپنے سٹاپ پہ اترتے اس نے  
کرایہ پکڑایا... بس سکول کے سامنے سے ہی گزرتی تھی سوا سے زیادہ مسئلہ  
... ناہوتا

ابھی وہ کالج گیٹ سے اندر داخل ہوئی ہی تھی کہ سامنے سے اتے دو لڑکے  
اسے دیکھ کے ایک دوسرے کے کان میں بڑبڑانے لگے وہ اگنور کرتی اندر  
اگی.. لیکن اصل ہوش تو اس کے اب اڑے تھے.. راہداری میں ہر طرف  
اس کی تصویریں اور ساتھ میں جتنا بھی فضول ہو سکتا تھا لکھا گیا تھا... کہیں  
ہیرامنڈی کہیں ریڈلائٹ کی شہزادی کہیں طوائف اور بھی بہت واہیات  
... الفاظ لکھے ہوئے تھے

یہ.. پریشانی سے اگے پیچھے دیکھا سامنے ہی وہ لڑکا کھڑا تھا جو اسے کل دھمکی  
... دے گے تھا... وہ بھاگ کے اس کے پاس ای

تمہیں شرم نہیں ای... "اسے ختم کرو جلدی پلیز سب دیکھ لیں گے...  
ہانتے ہوئے وہ خود ہی پوسٹر اتارنے لگی لیکن وہ اتنے زیادہ تھے جگہ جگہ  
.. لگے ہوئے

نہی شرم تو بالکل بھی نہیں ای اور نا ہی ان کو اتاریں گے... دیکھو راتوں "  
"رات ہی ہی سٹار بن گی... کتنا خوبصورت لگ رہا ہے سب... اففف

کتے.... "ایک زنا ٹے دار تھپڑ اس کے منہ پہ دے مارا.... لعنت ہو تم جیسے  
انسان پہ.... ڈوب مرو... "غصے سے روتے ہوئے وہ اسے اور آگ لگای  
تھی.. کلاس میں آ کے بیٹھی تو وہاں بھی سب اسے ہی ڈسکس کر رہے  
تھے....

اس نے آگے پیچھے نگاہ دوڑائی کے علی کہاں ہے لیکن شاید وہ اجایا ہی نہیں تھا.. اسے سمجھ ہی نہیں رہا تھا کیا کرے خاموشی سے کلاس کا انتظار کرنے لگی...

... گڈ مورننگ بچو... "مس راحیلہ کلاس میں داخل ہوئیں  
.... گڈ مورننگ میم... "سب بچے کلاس میں اچکے تھے  
... میم مجھے اپ سے بات کرنی ہے.... "گل ہمت کرتے ہوئے بولی  
اوہ سوری اپ کو تو پرنسپل بلارہے ہیں.... "حقارت بھری نظروں سے  
... اسے دیکھا  
.. میم

اپ جائیں یہاں سے... "سب بچے ہنسنے لگے تھے وہ تیزی سے بیگ اٹھا کے  
... باہر اگی  
.. پرنسپل کے افس میں ای



"...سر اپ نے بلایا تھا

..جی گل یہ اپ کا سر ٹیفیکیٹ ہے... "اپ کو اس کالج سگ نکالا جا رہا ہے

لیکن سر کیوں.. میرا بھی دوسرا سال مکمل نہیں ہوا... اور یہ رولز میں  
... شامل ہے نا کہ اپ جو کورس کر رہے ہیں وہ مکمل کر کے پی جاسکتے ہیں  
"

جی ہاں... لیکن اپ کو یہ کالج چھوڑنا پڑے گا... اپ یہاں تعلم مکمل نہیں کر  
سکتی کسی بھی اچھے کالج میں اپ کو ایڈمیشن مل جائے گا... فکر نا کریں میں  
نے اپ کے متعلق کچھ نہیں لکھا اس میں.. "وہ اس کی جان نکال رہے  
تھے.. اس کے پیروں تلے سے زمین نکل رہی تھی مانو

"...میرے دو سال برباد ہو جائیں گے سر  
"...دو سال..." میں کیسے ہو رہے کروں گی  
پلیز ایسا مت کریں.. "آخر میں وہ منتیں کرنے لگی

اپ کی وجہ سے ہم اپنے کالج کی ساکھ نہیں خراب کر سکتے سمجھنے کی "  
"...کوشش کریں.. مس... اپ پلیز یہاں سے چلی جائیں

میری وجہ سے اپ کی ساکھ کیسے خراب ہو گی اپ لوپتا پے میں یہاں کی ٹاپر  
ہوں اور اپ مجھے نکال رہے ہیں جانتے اپ کے کالج کا کتنا نقصان ہو گا..."  
..وہ اسے آنے والے وقت کا ڈر وادے رہی تھی جو جلا د بنا ہوا تھا اس وقت کا

اپ کو اس کہ فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے... اگر آپ ٹاپر نہیں ہونگی تو کوئی اور ہوگا.... ایک بندہ تو ہمیشہ اوپر رہتا ہی ہے نا... بس آپ اپنا یہ " سرٹیفیکیٹ اٹھائیں اور چلتی بنیں دوبارہ یہاں مت آئے گا

"سراپ... اتنے کھٹور کیسے ہو سکتے ہیں؟

بس... "اس سے پہلے کے وہ کچھ اور کہتی سر نے ہاتھ کے اشارے سے اسے ".... روک دیا.... "اب آپ جاسکتی ہیں ورنہ مجھے سکیورٹی کو بلا نا پڑے گا

بے بسی سے سرٹیفکیٹ اٹھائے وہ باہر آگئی... سامنے کھڑے لڑکے اسے دیکھ کے چہ مگیوں کرنے لگے وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی کالج کی دہلیز پار کر گئی.. ... گارڈ کو بھی پتا چل گیا تھا وہ بھی تمسخرانہ ہنسی سے نواز تا گیٹ بند کر گیا

یا اللہ میں کیا کروں... کس منہ سے گھر جاؤ... ماں کو کیا جواب دون گی...  
وہیں بیٹھے سسکنے لگی... کوئی تو ہو جو اسکی مدد کرے... اگلے تین دن وہ صبح  
کانج اتی گیٹ کے سامنے کھڑی رہتی سب اسے دیکھ کے ہنستے تھے لیکن اندر  
... کوئی نہیں جانے دیتا تھا

پھر اس نے ایک طریقہ سوچا... کیا پتہ ایسے وہ مان جائیں

.....

"ڈاکٹر

وہ ساری رات کی ڈیوٹی کر کے صبح نوبجے کے قریب گھر کے لیے نکل رہا تھا  
جب ریسپشن پہ کھڑی ور کرنے اسے اواز دے کے روکا... وہ اس کے  
قریب آیا

".. سر کوئی عورت ہیں جو اپنے بیٹے کا پوچھ رہی ہیں

..دو مجھے.. "ماوتھ پیس لیتے کان سے لگایا

"جی کون...؟"

و..ہ.. ڈاکٹر صاحب میرا بیٹا اس دن دھماکے میں مر گیا.. "وہ رورہی

"..تھیں.. اس.. کی ل.. لاش مجھے دے دو

اپ کون بول رہی ہیں اور کہاں سے...؟" اسے حیرانی ہوئی کیونکہ جن  
لوگوں کی ڈٹھ ہوئی تھی ان کے لواحقین تو ان سب کو لے گئے تھے پھر ان کا  
...بیٹا کون سا تھا

م.. میں میرا پور سے بول رہی ہوں.. میرا بیٹا مر گیا ہے... "ان کے رونے

..میں اور شدت اگی تھی

کہاں ہوتا ہے اپ کا بیٹا.. مطلب نام پتہ کچھ میں اپ کو پتہ کر کے بتادوں"

گا"

و.. وہ اسپیکٹر... "نہیں وہ کچھ دیر کے لیے رکیں.. انسکیپٹر ہے وہ... "اسے  
لفظ بولنا نہیں ارہا تھا.. "پولیس میں... وہ مر گیا ہے.. "اب وہ سرگوشی میں  
.. بول رہی تھی

پولیس میں... پولیس والوں کو تو وہ اچھی طرح جانتا تھا پھر وہ کون تھا.. ہو  
سکتا ہے کسی اور شہر کا ہو

کون سے شہر میں ہتا ہے؟ اس نے پوچھا

"ٹیکسلا

او کے میں پتہ کر کے اپ کو بتادوں گا... "اسے گھر جانا تھا سو کال بند کر دی...

کہیں علیشہ.. ابھی تھوڑا سا اگے ہی گیا تھا کہ زہین میں جھماکا ہوا... واپس دوڑ کے آیا اور کال بیک کی.. لیکن اب کوئی مرد بول رہا تھا

ابھی جو عورت بات کر رہی تھیں وہ کہاں ہیں.. ان سے بات کروادیں... " جلدی سے کہا

..جی وہ تو جا رہی ہیں.. "اگلے نے بھی جان چھڑوای

".... ان کو بلائیں انہیں کہیں ان کا بیٹا مل گیا ہے

..اچھا.." کچھ دیر بعد پھر اس عورت کی آواز گھونچی

"آپ کے بیٹے کا نام کیا ہے..؟

"...ع.. علی

..شہ... آپ کا بیٹا نہیں بیٹی ہے علیشہ... ہے نا..." وہ تصدیق چاہ رہا تھا

"...ہاں.. کہاں ہے وہ

وہ ٹھیک ہے میں آپ کی بات کروادیتا ہوں.." مسکراہٹ نے اس کے لبوں  
..کو چھوا تھا



"..اپ اس شخص کو فون دیں جس نے اپ کو بلایا ہے  
پھر اس سے بات کر کے اسے اپنا نمبر دیا تھا کہ 15 منٹ بعد اس نمبر سے  
..کال اے گی تم ان انٹی سے بات کروادینا۔" کریڈٹ وہ جو دے دے گا

.. پھر جلدی سے وہ وہاں سے نکل آیا

... وہ گھر آیا تو ماما ٹیبل لگا چکی تھیں فاطمہ کالج اور بھائی شاید سو رہے تھے

... کیسی ہیں لیڈی.. ہیلو ہائے کرتے وہیں بیٹھ گیا

ٹھیک ہوں.. تم ناشتہ شروع کرو میں حیدر کو جگاتی ہوں... وہ اسے وہیں  
بیٹھا کے حیدر کو بلانے چلی گئیں

مان کی بات تو کوئی سنتا ہی نہیں ہے پہلے ادھی ادھی رات جاگتے رہو اور پھر  
صبح دیر تک سوتے رہو.. وہ بڑبڑاتے ہوئے آرہی تھیں یقیناً بھائی کا اٹھنے کا  
.. کوئی ارادہ نہیں تھا

.. میں ناشتہ نہیں کروں گا بس سونا ہے.. اس بہت نیندار ہی تھی

... پہلے کچھ کھا لو

.. اسے اٹھ کے جاتے دیکھا تو اونچی آواز میں بولا

... میں کھا کے آیا ہوں... ابھی پیٹ فل ہے پلیز ماما

.. معصوم سی شکل بنا کے دیکھا. جانتا تھا ایسی شکل کو تو منع نہیں کر پائیں گی

... جاو سو جاو.. ایسا ہی ہوا تھا

فائزہ نے اکیلے ہی ناشتہ کیا تھا... پھر وہ بھی سوگی گیارہ بجے کام والی آتی تھی  
برتن اتنے ہوتے نہیں تھے وہ خود ہی دھو لیتیں صفائی وغیرہ کر جاتی تھی  
.... وہ سو کے اٹھا تو تین بج رہے تھے

... بھائی.. ابھی وہ اونڈھے منہ لیٹا ہوا ہی تھا جب فاطمہ اندرای

جی... دھیمی سے آواز آئی تھی

.. ماما بلارہی ہیں مجھے کالج سے آگے گھنٹہ ہو گیا آپ سوتے رہیں

... میں پہلے بھی دیر سے ہی اٹھتا ہوں

جی ہاں... لیکن بھائی کہہ رہے ہیں سب باہر لپچ کریں گے آپ بھی آجائیں  
... اگر انا ہے تو

... بس سب کو جانے کی پڑی رہتی ہے... جاؤ تم لوگ

... لیکن پھر دس منٹوں میں وہ بھی نیچے آچکا تھا

کس خوشی میں کروا رہے ہیں... ڈرائیورینگ سیٹ سنبھالتے پاس بیٹھے بھائی  
... کو دیکھا

ہماری ڈیل ہوگی ہے سعودیہ کی کمپنی سے اب ہم اپنی برانچیز وہاں بھی کھول  
سکتے ہیں... ان کا امپوٹ اینڈ ایکسپورٹ کا بزنس تھا پہلے بابا سنبھالتے تھے  
.. اب حیدر

.. واوویہ تو گڈ ہو گیا

فاطمہ پیچھے سے ان دونوں کی سیٹس پہ ہاتھ رکھے اگے کو جھکی ہوئی تھی

بھائی ہم لوگ شاپنگ بھی کریں گے مال کے قریب سے گزرتے لڑکیوں  
... والا کریز جاگا

... دیکھیں گے

اچھا اپ کا بھابی سے رابطہ ہوا... حیدر کے موبائل میں جھانک کے دیکھا جو  
... کوئی نمبر تلاش کر رہا تھا

... نہیں ان کا نمبر بند ہے ہو سکتا ہے چینیج کر لیا ہو

.. لاسٹ ٹائم کب ملے تھے... اریان نے گاڑی کی سپیڈ بڑھاتے پوچھا

... یہی لندن جانے سے کچھ ماہ پہلے

.... اور اپ کو لندن گے کتنا عرصہ ہوا ہے

.... اوف کورس پانچ سال

یعنی پانچ سال بعد اپ ان کا نمبر ڈائل کر رہے ہیں... مل ہی نا جائے.. طنز  
... کرتے گاڑی روک دی وہ لوگ اپنی مطلوبہ جگہ پہ پہنچ چکے تھے

کیا کروں اتنا بڑی ہو گیا تھا کہ وقت ہی نہیں ملا.. افسردہ لہجے سے کہتے نیچے  
... اتر ا

... اب اگر اس کی شادی ہو چکی ہو تو... ماما نے خدشہ ظاہر کیا

نہیں... اس سے میرے علاوہ کوئی بھی شادی نہیں کر سکتا... مضبوط لہجے  
میں کہتے وہ لوگ اپنی ٹیبل پہ آ کے بیٹھے جو وہ پہلے ہی بک کر واچکا تھا

.....

اگلے دن کالج وہ گیٹ کے سامنے کھڑی تھی لیکن اس کے ہاتھ میں ایک  
..پوسٹر تھا جس پہ بڑا بڑا لکھا ہوا تھا

"...میرا حق مجھے دیں"

گیٹ کے سامنے یونی فارم پہنے ایک کندھے پہ بیگ لٹکائے سارا دن وہ  
...کھڑی رہی لیکن کوئی بھی اس کی مدد کے لیے نہیں آیا

...پھر اگلے دن اس نے پوسٹر اور بڑا کر دیا  
تعلیم حاصل کرنے میں کسی قسم کی قید نہیں ہے مجھے میری ڈگری مکمل  
کرنے دی جائے.... "پھر بھی کچھ نہیں ہوا...انے جانے والے سٹوڈنٹس  
اس پہ ہنستے تمسخر اڑتے اگے چلے جاتے... لیکن وہ ہار نہیں ماننے والی تھی..  
...اس دن کے بعد ابھی تک علی بھی نہیں آیا تھا جانے کہاں رہ گیا تھا



اگلے دن

پھر اس سے اگلے دن... اور پھر اس سے بھی اگلے دن وہ کالج آیا.. گل کو گیٹ کے باہر ایسے پوسٹر کے ساتھ کھڑا دیکھ کے اس کی توجہ نکل گئی.... تھی... اس کے پیچھے کیا کیا ہو گیا تھا

.. وہ اس کے پاس آیا

.. گل ایسے کیوں کھڑی ہو اندر او... "اس کا ہاتھ پکڑ کے اندر لایا جانا چاہا

بابو تم آ سکتے لیکن اسے اندر آنے کی اجازت نہیں ہے.. "گارڈ فل اس پہ نظر... رکھے ہوئے تھا

کیا مطلب اجازت نہیں ہے... "اس کا ہاتھ چھوڑتے اب وہ گارڈ کی طرف... بڑھا

مطلب یہ کہ اس کہ جگہ وہی ہے جہاں سے ای ہے.. ان جیسیوں کے لیے  
تعلیم نہیں ہوتی.... "حقارت سے کہتے شاید وہ بھول رہا تھا کہ ان کو ان جیسا  
بنانے میں بھی اسی کی طرح کے مردوں کا ہاتھ ہوتا ہے... سارا ملبہ اٹھا کے  
... صرف عورت کے سر کیوں ڈال دیا جاتا یہ بات معاشرہ کبھی نہیں سمجھے گا

... میں پر نسیل سے بات کرتا ہوں... "وہ اسے وہیں چھوڑ کے اندر چلا گیا

پر نسیل اپنے افس میں بیٹھے مزے سے چائے پی رہے تھے... یہ سوچے بنا  
کے ایک لڑکی کتنے دنوں سے ان کے کالج کے باہر کھڑی بھیک مانگ رہی  
.. تھی اپنی ڈگری مکمل کرنے کی تعلیم حاصل کرنے کی

.. سر مجھے اپ سے بات کرنی ہے.. "وہ سید حامد سے پہلے آیا

..بولو...."چائے کا کپ ایک طرف رکھتے سیدھا ہوا

اپ گل کو اندر آنے دیں... "وہ کتنے دنوں سے باہر کھڑی ہے سب اس کا  
"...مذاق بنا رہے ہیں

وہ خود بنوار ہی ہے اپنا مذاق.. جب اسے نکال دیا گیا ہے تو وہ بار بار آ کے کیا  
"... ثابت کرنا چاہتی ہے

سر یہ کون سا طریقہ ہے اپ لوگ تو تعلیم یافتہ ہیں اپ کو تو ایسا نہیں کرنا  
چاہیے وہ لڑکی اب تک اپ کے کالج کا نام روشن کرتی آئی ہے اور اپ نے  
.... ایسے ہی اس کی ذات کی وجہ سے نکال دیا  
"..اپ اسے واپس بلائیں "

"..پلیز"

معذرت خواہوں بیٹا میں تمہاری پریشانی سمجھ سکتا ہوں لیکن کچھ کر نہیں  
سکتا..." وہ رکے

اگر تمہیں اتنی ہی تکلیف ہو رہی ہے تو تم بھی اس کے ساتھ جا کے کھڑے  
... ہو جاؤ..." سفاکیت کی حد کر دی تھی انہوں نے

علی سمجھ گیا تھا وہ نہیں مانیں گے.. سو وہ بھی اپنا بیگ اٹھا کے باہر اس کے  
ساتھ کھڑا ہو گا.. پر نسیل نے تو بس کہا تھا لیکن وہ یہ کرنے کے لیے سچ  
میں تیار تھا... تھوڑی سی پریشانی ہوئی تھی لیکن پھر اگنور کرتے پر نسیل کی نا  
.. ہاں میں نہیں بدلی

تھوڑی دیر بعد میڈیا تک یہ بات پہنچی انہوں نے بھی اپنے چسکے کے مطابق  
... بات کو پھیلا یا

یہ لڑکی کب سے کالج کے دروازے کے سامنے کھڑی ہے اب ساتھ اس کا  
.. دوست یا شاید عاشق بھی اگیا ہے

تین دن اور گزرے دو تین بچے اور بھی بنر بنا کے لیے آئے.. اب پرنسپل  
... کو ہوش آیا تھا.. تیسرے دن اور بچے آگے

پرنسپل نے ان کو دھمکی دے کے واپس بلا لیا.. ایک ایک کر کے وہ بھی ان  
... کا ساتھ چھوڑتے گئے وہ پھر سے دو تھے

... اپ کو پرنسپل بلا رہے ہیں.. "پی این نے آ کے علی کو اطلاع دی

"مجھے اکیلے کو..؟"

ہاں جی... پھر وہ ایک بار پھر سے پرنسپل کے افس میں تھا

"...تم واپس کب آرہے ہو

..جب گل اے گی..". وہ نڈر تھا اور سب سے اہم وہ اس کا دوست بھی تھا

تو پھر تم بھی یہ اپنا سرٹیفکیٹ لو اور اس کے ساتھ شوق سے کھڑے ہو

..جاو... آخر وہ اپنی اوقات میں آہی گے تھے

.... انہوں نے بھی آخری حربہ آزمایا... علی واپس گیا تھا

اور پرنسپل حیران کے یہ کیسی دوستی ہے کہ وہ اپنا نقصان کرنے سے بھی باز

نہیں آرہا

.....-.....

...بھائی کیا کر رہے ہیں فاطمہ موبائل اٹھائے لاونج میں آئی

اریان صفے پہ نیم درالپ ٹاپ گھٹنوں پہ رکھے ہینڈ فری لگائے کچھ کر رہا

... تھا

.... بھائی... وہ اس کے پاس آ کے چیخی  
.... اریان نے سکرین تھوڑی نیچے کر کے اسے گھور کے دیکھا  
... دوبارہ سے کام میں مصروف ہو گیا  
... ٹھیک ہے نابتائیں.. وہ بولتے ہوئے دوسرے صوفے پہ جا کے بیٹھ گئی  
کچھ دیر بعد جب وہ فری ہوا تو تو ایک دفہ پھر اسے خونخوار نظروں سے  
... دیکھا  
میری میٹینگ چل رہی تھی... اتنا اونچا چیخنے کی کیا ضرورت تھی... سب کی  
.... طرف خوبصورت آواز کی تھی تمہاری  
... مجھے کیا پتا تھا.... رونی صورت بنا کے اسے دیکھا  
بندا تھوڑا صبر کر لیتا ہے.. لیپ ٹاپ ٹیبل پہ رکھتے ٹیوی کا والیم اونچا کیا....  
... یہ کارڈ کہاں سے آیا ہے.. ٹیبل پہ پڑے کارڈ کی طرف اشارہ کیا  
.. بھائی کے دوست کی طرف سے... شادی ہے ان کی  
... کب... اور کون کون جا رہا ہے... وہ دوبار اسے لیٹے موبائل نکال چکا تھا

...کیا پتہ سب جائیں

...میں تو نہیں جا رہا.. صاف انکار کرتے موبائل میں مصروف ہو گیا  
کیونکہ جس دن شادی تھی اس دن اس کہ زبردست میٹینگ بھی تھی کو

...اڈینڈ کرنا لازمی تھا

..وہ تو ماما ڈیسائنڈ کریں گی

...اچھا چائے تولادو.. موبائل سی نظر اٹھا کے اسے کہا

...ہر وقت چائے چائے.. ڈاکٹر ہو کے بھی چائے

ہمارے لیے بہت ضروری ہوتی ہے بیٹا.. خاص طور پہ نائٹ ڈیوٹی والوں

...کے لیے۔۔۔ نیند نہیں آتی فریش رہتا ہے بندا۔ اب جاو اور بنا کے لاو

لاتی ہوں.. ہمارا بھی کاپتا نہیں کیا بنے گا.. اونچا کہتے وہ اٹھ کے وہاں سے چلی

گی...

کتنے دن ہو گئے تھے اس سے ملاقات نہیں ہوئی... لیکن اب کوئی بہانہ بھی

...تو نہیں تھا اس سے ملنے کا اگر ایسے ہی منہ اٹھا کے چلا جاتا تو کیا سوچتے



دوسری طرف اس کا ایک دم سے یوں غائب ہو جانا علیشہ کو بہت کھل رہا تھا.. شاید وہ سچ ہی کہہ رہا تھا کہ اس کی شادی ہو چکی ہے اسی لیے دوبارہ نہیں آیا.. شاید اس کے نصیب میں محبت تھی ہی نہیں سارا دن اداسی میں... گزر جاتا.. زخم اب کافی بہتر تھے لیکن داغ ابھی بھی نمایاں تھے

..اکرم... کچھ سوچ کے اس نے اکرم کو اواز دی

...جی... سر.. وہ اس کی طرف متوجہ ہوا

..مجھے گھر جانا ہے.. چھوڑ آؤ گے

جی جی کیوں نہیں.. آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے وہ فکر مند ہوا.. کیونکہ یہاں

صرف وہی لوگ تھے جن کو وہ فیملی سمجھتی تھی.. اسے بھی ان ہٹے کٹے

... مردوں سے خوف نہیں آیا تھا

... اس دن وہ اپنے گھر آئی تھی.. اپنی ماں سے ملنے

.....!.....

علی اس کے پاس واپس نہی آیا تھا بلکہ اپنا بیگ لینے آیا تھا... وہ بھی اسے چھوڑ  
... کے چلا گیا

گل جو حوصلے سے کھڑی تھی اس کے قدم لڑکھڑاے۔۔۔  
دل بیٹھا جا رہا تھا سوچ سوچ کے کہ وہ اپنی ماں کو کیا جواب دے گی کہ وہ ہار  
گئی۔۔ اچھے لوگوں سے۔۔۔

وہ اپنی تعلیم کیسے مکمل کرے گی.. دو سال کا عرصہ کم نہیں ہوتا.. اس کا مامو  
.. تو پہلے ہی تیار بیٹھا تھا

سارا دن وہ اکیلی کھڑی رہی چھٹی کے وقت وہ سب شرمندہ سے ہو کے گزر  
گے جو اس کا ساتھ دے رہے تھے... علی نے تو اس کی طرف دیکھنا بھی  
گوارا نہ کیا تھا

... وہ گھر آگئی لیکن یہاں تو اس سے بھی بری مصیبت تھی۔۔  
اے تجھے کالج سے نکال دیا ہے نا... مامو کو پتا چل گیا تھا کہیں سے۔۔ اب  
.. رہی سہی کثر اس نے پوری کرنی تھی

... نہی تو... وہ صاف مکرگی

جھوٹ بولتی ہے ایک تھپڑ سے نوازتے کہا

وہ لڑکھڑا کے دور ہوئی... ہان نکال دیا ہے... اب اس کی بھی وہی زندگی

تھی جو اس کی ماں کی تھی

...

ہو نہ وہ ہنسا... مجھے پتا تھا ایسا ہی کچھ ہو گا... چل اب اپنے دھندے پہ لگ..

... کل صبح ہی تیار ہو جانا... تنگڑا پیسہ کماے گی توں

اما تو ساکت سی بیٹھی بس انسو بہاے جارہی تھی... اج اس کی شہزادی بھی

... اسی نالی کا کیڑا بنے والی تھی... لیکن گل شانت تھی پر سکون

اما کو لیے اندراگی کھانا کھایا اور لیٹ گئی... جہاں اللہ نے اتنا ساتھ دیا تھا وہ

اگے بھی دے گا اسے چھوڑے گا نہیں.. دعا کرتے کرتے اس کی آنکھ لگ گئی

اگلی صبح اس نے تیاری شروع کی... ایک کرتی گھرے گلے والی.. جو عام طور

.. پہ ساڑھی کے بلاوز کے نام سے جانی جاتی ہے پہنی

... پھر شرارہ

اما کمر بند اپنی کمر پہ ٹکایا... وہ خود کو نہی دیکھ رہی تھی.. لپ سٹک گھرے  
سرخ رنگ کی انکھیں کا جل سے بھر دیں چٹیا بنا کے اس کے اندر پھول  
... ٹکائے اور اگے کندھے پہ ڈال دی  
.. اما سے دیکھ کے ڈر گی تھیں

.. گل تو کیا کرنے جا رہی ہے... ان کے دل میں ہول اٹھنے لگے  
کچھ نہیں بس سب کو ان کا مقام بتاؤں گی.. اپنے مقام پہ رہ کر.. گاؤں پہن  
کے وہ صبح منہ اندھیرے ہی نکل ائی.. بس سٹاپ پہ پورا گھنٹہ انتظار کیا.. وہ  
تو اس حلیے میں پہلی جیسی ہی لگ رہی تھی.. گاؤں نے اسے چھپا دیا تھا.. ہاں  
یہ تھا کہ نقاب سے نظر اتنی انکھیں پہلے اپنی اور یجنل خوبصورتی سے جھلملاتی  
.. تھیں اب تو قتل کر دیے والی تھیں

سکون سے سامنے اترتے اس نے گاؤں اتار کے ایک طرف درخت کے  
ساتھ لٹکا دیا.. انکھوں میں ٹوٹے خواب کی کرچیا لیے وہ اگے بڑھی... پھر

دوپٹہ گلے میں ڈلا.. اس کی کمر نظر آرہی تھی... اج وہ بنا کسی خوف کے گاڈ  
... کی موجودگی میں کالج میں گھسی  
... وہ کالج کے بالکل درمیان میں آ کے کھڑی ہوئی... سب حیران پریشان  
... ارے ارے ایسے کیوں دیکھ رہے ہو.. یہی تو بنانا چاہتے تھے اپ لوگ  
ہو نہہ... وہ ہنسی... جیسے ان کی عقل پہ ماتم کیا ہو... کچھ دیر میں پرنسپل اور  
.. کالج کے تمام اساتذہ بھی اکٹھے ہو گے  
اس کی حرکتیں دیکھ کے سب شرم سے چور ہو رہے تھے۔۔ کاش یہ سرم  
تب اجاتی جب وہ باہر سار اسار ادن کھڑی رہتی تھی۔۔  
.... گل.. ہوش کرو... علی اس کے پاس آیا تھا اسے لے جانا چاہتا تھا  
... ہاتھ مت لگانا.... اب ہاتھ لگانے کے بھی پیسے لوں گی.. پھر خود ہی ہنسی

اصف صاحب کیسے ہیں.. پھر نسیپل کے قریب گی.. پھر اپنا ہاتھ ان کے کندھے پہ رکھا... کان کے پاس ہونٹ لے جا کے پوچھا... کیسی لگ رہی ہے آج گل... شرمائے مت بتا دیجیے... ہنستے ہوئے ان کے ساتھ چپکی

...

یہ کیا بتمیزی ہے... اسے جھٹکتے الگ کیا.. شرم کرو اور نکلو یہاں سے

....

کیا کہا شرم.. سر... آپ بھول گئے شرم کر کے رہتی تھی آپ نے خود کپڑے اتارے ہیں میرے... وہ پھٹ پڑی

یہ اس نے بھی... اس نے بھی اور اس نے بھی ایک ایک لڑکے کو اشارہ کر.... کے بتایا جو اس پہ ہنسے تھے

میں یہاں آپ سب کی طرح آتی تھی.. پر افسوس آپ کو اس وقت شرم نظر..... نہیں آئی

مس... راحیلہ... اس دن آپ نے مجھے کلاس میں مزاق بنایا تھا.... کیا آپ  
... بھول گئی کہ میں بھی آپ کی طرح ایک عورت ہوں  
.... انسان ہوں... میرا بھی سب کچھ ویسا ہی ہے جیسا آپ کا  
.. بکواس بند کرو... وہ تڑپ ہی تو گئیں  
کیوں... کیوں کروں... آپ لوگ عمل کر سکتے پو میں بول بھی نہیں سکتی..  
اج میں آپ کہ سٹوڈینٹ نہیں ہوں

...

... یہ سرٹیفکیٹ آپ نے دیا تھا واپس مجھے.. وہ پرنسپل کے قریب ای  
یہ اس کے منہ پہ مارتے.. پاس کھڑے لڑکے کے منہ پہ مارا جس نے یہ تماشا  
... کریٹ کیا تھا

.. میں کیوں..؟ میرا نام نالو

وہ اپنی بدنامی کے ڈر سے اچھل پڑا

اپنا منہ بند رکھنا... ایک تھپڑ دے مارا... تم نے... مجھے... مجبور کیا یہ سب کرنے کے لیے... تم لوگ چاہے جو مرضی کر لو میں کچھ ناکہوں۔۔۔  
تم لوگوں نے مجھے میری ماں کا نام لے کے برا بھلا کہا مجھے برا بنایا میں اپنی ماں پہ فخر کرتی ہوں اور کرتی رہوں گی... اس نے مجھے یہاں تم جیسے پڑھے لکھے.. لوگوں بھیجا اور تم نے کیا کیا

ہاں کیا کیا۔۔۔ بتاؤ۔۔۔ اب بولتے کیوں نہیں ہو۔۔۔  
... تم لوگوں نے مجھے واپس ادھر ہی دھکیل دیا

.. اگر میری ماں ایسی ہے تو وہ تم جیسے لوگوں کے لیے ہے  
پرنسپل صاحب آپ کے جیسے پڑھے لکھے اونچے لوگوں سے اپنا بستر شعر کرتی ہے... تمہارے باپ کا بستر گرم ہوتا ہے... اگر تم لوگ حوس کے...  
پجاری ناہو تو وہ اپنا جسم ناپیچے

تم جیسے لوگ گھر کی عورتوں کو منہ نہی لگاتے اور باہر جا کے میری ماں جیسی  
... عورتوں کے تلوے چاٹتے ہو



لعنت ہو تم پہ لعنت ہو تم جیسے مردوں پہ  
... لعنت ہو تم سب جیسے لوگوں کی سوچ پہ  
اگر یہاں ایسا سب سیکھاتے ہیں تو میں ان پڑھ جاہل ہی اچھی... اسی غلاظت  
میں لتھڑی ہوئی اچھی. کم سے کم تم جیسی ڈھونگی نہیں ہوں... تم لوگوں جسی  
... پارسا نہیں ہوں جو اندر سے اور اور باہر سے اور  
جیسے ہیں ویسے جیتے ہیں.. وہ بول بول کے تھک گئی تھی... اس کے انسو اس  
کے گلے میں اٹکے ہوئے تھے

.....

... تم کیا نکالو گے میں خود چھوڑ رہی ہوں یہ کالج

... اب میں بھی آپ جیسے لوگوں کو استعمال کروں گی اپنے جسم سے  
... انگلی اٹھا کے ان کی طرف اشارہ کیا

وہ خاموش ہوئی.... سب نیچے دیکھ رہے تھے سب شرمندہ تھے... اس  
لڑکی نے ان سب کو ان کی  
.. اصلیت دیکھا دی تھی

سوری... میں بہت شرمندہ ہوں... وہ جو جانے لگی تھی پرنسپل نے اسے  
... روکا

مجھے خوشی ہوگی اگر تم اس کالج سے اپنی تعلیم مکمل کرو گی... تمہیں یہاں  
کوئی کچھ نہیں کہے گا بلکہ پہلے جیسا ہی اس سے بھی بڑھ کے تمہارا ساتھ دوں گا  
... میں خود.. پرنسپل نے آگے آ کے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا تھا  
تم یونیفارم میں ہی پیاری لگتی ہو... اس کے کپڑوں کی طرف اشارہ کرتے وہ  
.. شرمندگی سے مسکرائے تھے

پھر مس راحیلہ نے اپنی چادر اسے دی تھی.. جس سے اس نے خود کو  
... ڈھانپ لیا

اس کی زندگی پھر پرانی ڈگر پہ اگی.. ہاں اب لڑکے پریشان بھی نہیں کرتے تھے.. علی کے ساتھ ساتھ اس کے اور بھی دوست بنے تھے وہاب جیسے ان کے ساتھ سکالر شپ ملی تھی وہ اسپیشلی اس سے فرینڈ شپ کرنے آیا تھا تم جیسی لڑکی سے دوستی کر کے میں محفوظ فیل کروں گا.. اس نے افر بھی... الگ انداز میں کی تھی

.. اچھا وہ کیسے علی اور وہ دونوں مسکراے  
تم نے مرد بن کے دیکھا یا ہے نا... اس لیے... اپنی عینک سہی کرتے کہا.. وہ  
... تینوں ہنستے تھے  
زندگی پھر سے پرسکون تھی

... جلدی کرو میں لیٹ ہو رہا ہوں  
وہ لپٹا پٹھاے نچلے آیا تھا.. وائٹ شرٹ کے ساتھ بلو جینز میں وہ کافی  
... ڈیشنگ لگ رہا تھا

بس آرہے ہیں.. ماما نے جلدی سے چادر اوڑھی ان کے پیچھے فاطمہ بھی باہر  
.. نکلی تھی

بھائی میں جا رہا ہوں.. دھمکاتے وہ جلدی سے سیڑیاں اترے باہر پورچ تک  
...ایا پھر گاڑی میں بیٹھ کے گاڑی سٹارک کی

آ رہا ہوں یار پتہ نہیں جلدی کس بات کی بازو کے کف بند کرتے حیدر نے  
کوٹ اپنے کندھے پہ لٹکایا... پھر وہ لوگ وہاں سے نکل اے تھے ادھے  
گھنٹے کا راستہ تھا حال تک کا... اور گاڑی بھی ایک ہی تھی ان کے پاس جو  
... آریاں پہلے نکل جاتا

چلیں اتریں... حال کے سامنے گاڑی روکتے کہا.. فاطمہ تو جلدی سے اتری  
... تھی کہیں گاڑی بھگا ہی نادیں اور وہ وہیں لٹکی رہ جائے

... اللہ حافظ -- میں لینے آ جاؤں گا کال کر دینا بھائی

جی مہربانی ہوگی بس پلیز جلدی جلدی نامچایا کرو... اب میں دیکھو کریم بھی  
... نہیں لگا کے آیا

ہاہا... وہ ہنسا۔ اس کے اندر رکھی ہے لگائیں.. کینبنٹ کی طرف اشارہ  
... کیا

کیا واقع... حیرانی سے اسے دیکھا یہ تو سنا تھا کہ لڑکیاں میکپ ساتھ رکھتی ہیں  
... پر یہاں پہ تو لڑکا بھی ساتھ رکھتا ہے

... میری نہیں ہے.. اور نا میں یہ والی لگاتا ہوں

ہاں یقیناً فارس کی ہوگی... لطیف سا طنز کرتے حیدر نے اپنے چہرے پہ  
... ملی

جی ہاں ایسا ہی ہے... کندھے اچکاتے وہ باہر دیکھنے لگا... پھر جب وہ فارغ ہو  
... کے چلا گیا تو اس نے گاڑی اگے بڑھادی

ابھی وہ دس قدم کے فاصلہ عبور کیا تھا جب سامنے سے اتنی پولیس جپ نے  
اسے کراس کیا.. پھر اگے جا کے رک گئی... وہ بھی دیکھ چکا تھا سوا تر کے اس  
... طرف بھاگ کے گیا

.. ہاے کیسی ہیں انسپیکٹر صاحبہ... سیلوٹ کرتے مودبانہ انداز میں کہا

بلکل ٹھیک ہوں اور بہت پیاری بھی.. پریل کلر کے سلک کے سوٹ کے اوپر گولڈن کلر کا کام ہوا تھا۔ سٹونز جھلملاتے تو سامنے عکس پڑتا تھا۔ ساتھ بڑا سادو پٹہ پھلا کے ایک پلو سر پہ ٹکایا ہوا تھا اور سینے پہ بیج.. ایک بریسٹ کلائی کو رونق بخش رہا تھا۔ انکھوں کا کلر بھی پریل لگ رہا تھا لیکن کپڑوں کے ریفلکشن سے.. اور نج کی ہلکی سی لپسٹ سے اس کی تیاری مکمل تھی۔۔۔

کہاں بجلیاں گرانے کی تیاری ہے.... اس کے سچے سنورے روپ کو دیکھتے... پوچھا

شادی ہے دوست کی یہ سامنے والے حال میں۔۔ بس وہیں جا رہی ہوں بجلیاں گرانے۔۔ مسکرا کے اس کی انکھوں میں دیکھا۔۔  
... تم کہاں گھوم رہے ہو

فیملی کو چھوڑنا تھا یہاں وہ بھی انوائسٹڈ ہیں اس لیے... اور میری

بھائی... ابھی تک گے نہیں... وہ جو میٹنگ کا بتانے والا تھا پیچھے مڑا جہاں  
فاطمہ کھڑی تھی۔۔۔۔

بہین بس جا رہا ہوں.. تم اندر جاو... اسے گھورا  
.. یہ کون ہیں۔۔۔؟ وہ اندر جانے کی بجائے ان کے پاس ای  
لڑکی ہیں دکھ نہیں رہیں... علیشہ دلچسپی سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی جو  
... ایک دوسرے کو گھوریوں سے نواز رہے تھے  
میں انسپیکٹر علیشہ گل۔۔۔ فرام میر پور لیکن جاب یہاں ہی کرتی ہوں..  
.... تفصیل سے تعارف کرواتے مسکرای

اففف آپ بہت پیاری ہیں... بھائی آپ نے ان کا کہا تھا نا کہ پرپوز کیا ہے  
انہوں نے۔۔۔۔ اب وہ اریان کی طرف گھومی تھی جو تلملا کے رہ گیا تھا...  
... بھانڈا پھوڑ کے رہے گی

... ہاں جی... زبردستی مسکراتے اسے آنکھوں سے اندر جانے کا اشارہ کیا  
... چلی جاؤں گی نا

اچھا اپ کو پتا ہے بھائی نے ہمیں بتایا تھا کہ اپ نے ان کو پوپوز کیا ہے۔۔ اور یہ بھی اپ سے شادی کے لیے دل و جان سے راضی ہیں بلکہ ان کے موبائل اور لپٹاپ والہ اپ کی ہی پک لگی ہوئی ہے۔۔۔ لیکن ابھی ہمارے بڑے کی شادی ہوگی پھر ہم اپ کو لینے آئیں گے۔۔ اپ شادی مت کرنا کہی ... اور۔۔

ٹھیک ہے.... تیزی سے کہتے اس نے بھاگنے والی کی تھی کیونکہ آریان نے .. اب اسے لگا ہی دینی تھی ایک عد ... تمہیں تو گھر جا کے بتاؤں گا

او کے ٹھیک ہے میں چلتا ہوں... پھر جلدی سے اجازت لیتے وہ واپس ... مڑا۔۔ کہیں مزاق ہی نا اڑانا شروع کر دیں۔۔۔

تم نے جھوٹ بولا تھا تمہاری شادی ہوئی ہوئی ہے.... دل میں کہیں سکون ... اتر ا تھا



ہاں لیکن میرا آپ کو ہرٹ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا... اس کے چہرہ کو  
.... دیکھا جہاں الگ ہی روشنیاں بکھری ہوئی تھیں۔۔

میں نے بس ایسے ہی مزاق کیا تھا آپ نے سیریس لے لیا۔۔ پھر وہ  
... مسکرایا

او کے جاو... علیشہ جیپ سے اتر کے اندر چلی گی... اریان بھی اپنی گاڑی کی  
طرف اگیا

واوو و و تم بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔ علی نے کالج میں داخل ہوتے ہی سب  
... سے پہلا یہ ہی فقرہ کہا تھا

... تم بھی بہت ہنڈ سم لگ رہے ہو اس سوٹ میں  
اج ان کی ویل فر پارٹی تھی اس کے بعد ان کے ایگزامز ہونے تھے او پھر پتہ  
.. نہیں کبھی ملاقات ہوتی یا نا

...ہا ہا وہاب نہیں آیا ابھی۔۔ وہ ہنسا  
.. نہیں ابھی تک تو نہیں آیا... وہ دونوں اندر کی طرف اگیے  
ہر طرف سٹوڈینٹس ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے اپنا آخری دن انجوائے کر رہے  
... تھے ابھی فنگکشن سٹارٹ ہونے میں ایک گھٹہ باقی تھا  
تمہارے پیرنٹس نہیں آئے... کالج کی طرف سے پیرنٹس کو بھی مدعو کیا  
... تھا

.. ابھی نہیں وہ بعد میں آئیں گے.. وہ دونوں ایک طرف بنے بیچ بیٹھ گے  
... اور تمہاری اما نہیں آئیں  
نہیں میں نے اتنا کہا لیکن وہ مانی ہی نہیں... افسردگی سے کہتے چاروں طرف  
دیکھا ہر طرف بہار ہی بہار تھی لڑکیاں سچی سنوری اور لڑکے بھی کچھ کم نہیں  
تھے ہینڈ سم۔۔۔۔ ہر کسی نے الگ انداز اپنایا تھا... وہ بھی بلیک اور گرے  
.. شرارے میں بہت پیاری لگ رہی تھی  
... اگے کا کیا ارادہ ہے... علی نے اسے دیکھتے پوچھا

...ارمی جوائن کرنی ہے اگے دیکھو کیا ہوتا ہے

..ہم... ٹھیک ہے... بہت اچھی چوائس ہے

...تم نے کیا کرنا ہے

..ابھی تو اگے پڑھوں گا اس کے بعد سوچوں گا

..پڑھنا تو میں نے بھی ہے لیکن ارمی کا بھی سوچ لیا ہے

بابا کا بزنس ہی سنبھالنا ہے میں نے اور کیا کرنا ہے۔۔

وہاب آگیا... وہ دور سے ہی ہاتھ ہلاتے ان کی طرف آ رہا تھا ..

...ہاے کیسے ہو ٹاپرز.... ان کے پاس آ کے دھپ سے بیٹھ گیا

وہ یا تم سناویہ کس حلے میں آئے ہو... وہ شلوار قمیص پہن کے آیا تھا ساتھ میں

...کھیرٹی

...کیا مطلب یہ اچھا نہیں ہے.. اپنی طرف دیکھتے علی کو دیکھا

..نہی بالکل بھی اچھا نہیں ہے۔۔ اس نے بنا کسی لگی لپٹی کہ دیا

سہی ہے.. سمجھ گیا... اک تم لوگوں کا کوئی ارادہ نہیں ہے مجھے ساتھ رکھنے کا..

ہاں سہی کہا.. جب سے تم آئے ہو اس سے آرام سے بات ہی نہیں ہو  
... پاتی۔۔۔ گل کی طرف اشارہ کیا

... یقیناً یہ مزاق کر رہا ہے حسینہ.. اس نے گل کو گھسیٹا  
... ہر گز نہیں... سہی کہہ رہا ہوں۔۔۔ وہ ساتھ گردن بھی ہلارہا تھا  
پھر ہنستے وہ اٹھ کے جانے لگا علی نے بازو پکڑ کے واپس بیٹھا لیا۔۔  
مزاق کر رہا ہوں یار۔۔۔

پھر باتوں ہی باتوں میں وقت گز گیا اور فنگشن سٹارٹ ہو گیا.. فرسٹ ایئر  
کے طلبہ ان کے لیے بہت کچھ پریپیر کر کے لائے تھے ہر ٹیبلو کے بعد ان کو  
... ایک گفٹ پیک دیا جاتا جس میں ایک چاکلیٹ اور ایک دعا ہوتی  
.. پارٹی ابھی چل رہی تھی جب علی کے والدین بھی پہنچ گے

شکر ہے اپ لوگ اگے ورنہ مجھے تو لگ رہا تھا نہی آنے والے.. بابا سے گلے ملتے کہا..

اویں نہی آنے والے۔۔۔ ہمارے بیٹے کا اتنا مپور ٹینٹ دن ہے ماما نے اس... کا ہاتھ تھامتے کہا

انین... پھر ان کو ساتھ لیے اندر آیا تھا پرنس سیٹس میں ان کے لیے اس نے جگہ رکھی ہوئی تھی۔۔ ان کو بیٹھا کے واپس گل کے پاس آیا۔۔

...

آگئے وہ لوگ.. گل انہی کو دیکھ رہی تھی جو ڈیسنٹ سے مسکرا رہے تھے... ایک الگ خدشہ اس کے دل کو لگ گیا... ان کے مقابلے میں تو وہ کچھ بھی نا تھی.. اس کے پتہ نہیں والدین مانیں یا نا مانیں

ہاں۔۔۔ بعد میں ملو اوں گا۔۔

.. اوکے وہ اس کے پرنس کو دیکھ رہی تھی انکل غصے میں لگ رہے تھے۔۔

میں آتی ہوں.. وہ وہاں سے اٹھ کے جانے لگی... کہاں جا رہی ہو میں بھی  
ساتھ آؤں گا.. وہ بھی اس کے پیچھے چل دیا... بابا کی نظریں ان دونوں کی  
طرف ہی تھیں ناگواری سے انہوں نے گل کو دیکھا تھا جس کے پیچھے ان کا  
... بیٹا دم ہلاتے چلا جا رہا تھا

... کیا ہوا... اس کا موڈ خراب دیکھ کے فکر مند ہوا  
کچھ نہیں بس باہر آنے کا دل کر رہا تھا۔۔۔۔ گہری سانس لیتے سوچوں کو  
... جھٹکا

... پھر بھی بتاؤ تو سہی  
... علی تمہارے پیرنٹس مان جائیں گے نا۔۔ اس کی آواز بہت دھیمی تھی۔۔  
. کس بات کے لیے.. نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا  
.. ہماری شادی لے لیے

... ہاں لگتا تو ہے مان جائیں گے... وہ خود بھی کنفیوز تھا

ہمم.. اگرنا بھی مانے تو کوئی بات نہیں میں نے ویسے بھی ار می جوائن کرنی ہے  
اور ار می کی لائف بہت ٹف ہوگی ایک وقت میں اپنی ماں کا خیال رکھوں گی یا  
... سسرال کا.. شاید وہ خود کو بہلا رہی تھی

مان جائیں گے تم پریشان ناہو... ابھی تو وقت ہے ناشادی میں.. آج مل ہیں  
... پھر میں بات کر لوں گا گھر۔۔ وہ اس کی فیلنگز کو سمجھ رہا تھا  
ہمم۔۔۔ سہی ہے... اس کا ڈرا بھی بھی نہیں جا رہا تھا.... پر اس کے ساتھ  
.. اندراگی

.. جب پارٹی ختم ہوئی تو ایک عجیب بات ہوئی  
.. ماما یہ گل میری دوست ہے  
بس ایک لڑکی ہی دوست بنائی واہ بیٹا.. یہ مردانگی تو ناہوئی.. پتہ نہیں بابا کو کیا  
.. ہو گیا تھا۔۔ اچھ بھلے موڈ میں آئے تھے  
... نہیں ایک اور دوست بھی ہے لیکن وہ ابھی اپنے پیرنٹس کے ساتھ ہوگا  
... اچھا اچھا

..اپ کے والدین نہیں آئے بیٹا۔۔۔ اب ماما نے پوچھا تھا  
... نہیں انٹی میری بابا حیات نہیں ہیں اور اما کی طبعیت ٹھیک نہیں رہتی  
.. اور بیٹی یہاں عیاشیاں کر رہی ہے  
بابا پلینز... علی نے بمشکل خود کو کنٹرول کیا تھا گل کو تو پہلے ہی اندازہ ہو گیا  
... تھا

نہیں انکل.. پڑھای بھی بہت اچھی کرتی ہوں... مسکرا کے کہا.. ورنہ دل تو  
... کر رہا تھا کہیں ڈوب مرے... پتہ نہیں زندگی کب امتحان لینا چھوڑے گی  
پھر تھوڑی دیر تک کے ماما نے چلنے کا کہا تھا.. علی آگے پھر ماما اور بابا سب سے  
... آخر میں تھے وہ رک گئے.. اور گل کے قریب آئے  
اس کے بعد جو کچھ انہوں نے اسے کہا تھا اس کے پیروں تلے سے زمین نکل  
گی تھی

.....-



وہ حال میں داخل ہوئی تو ہر طرف رنگ ہی رنگ تھے لوگ گیوں میں

... مصروف مست نظر آرہے تھے

وہ وہاب کو دیکھ کے سٹیج کی طرف بڑھی پھر اس سے سلام دعا کر کے سائیڈ پہ

ہوگی کیونکہ اس وقت اس کی فیملی اس کے ساتھ تھی.. اس نے آنکھوں ہی

.. آنکھوں میں شکریہ ادا کر دیا تھا تھا انوائٹ کے لیے

... سائیڈ پہ بیٹھتے اس نے موبائل اون کیا

.. اریان کا میسج آیا ہوا تھا سوری کا وہ مسکرا دی

معاف تو نہیں کروں گی۔۔ مسکراتے سکرین کو دیکھ رہی تھی جب فاطمہ

... چلی آئی۔۔ پھر بند کر کے دوبارہ رکھ دیا

... ہاے.. میں نے اپ کو ڈیسٹرب تو نہیں کیا نا

... نہیں نہیں بیٹھو۔۔ اس کے لی جگی بنای

... اپ واقع بہت پیاری ہیں... وہ اسے دیکھ رہی تھی

اچھا.. مسکراہٹ دباتے اسے دیکھا ان چند منٹوں میں وہ دوسری دفہ اس کی  
... تعریف کر چکی تھی

.. اپ ہمارے گھر ایسے گا.. اس نے نظروں کو اگے پیچھے گھمایا  
ہمیشہ کے لیے یا بس تھوڑی سی دیر کے لیے.. ٹانگ پہ ٹانگ رکھے ٹھوڑی  
.. کے نیچے ہتھیلی ٹکائے وہ اسے پزل کر رہی تھی

اگر آپ تیار ہیں تو ابھی لے جاتے ہیں اور ہمیشہ کے لیے رکھ لیں گے بھابھی  
.. جی... شرارت سے کہتے اسے انکھ دباتی  
... یعنی معصوم تو وہ بھی نہیں تھی

.... فاطمہ بیٹا ماما کہا  
ں ہیں حیدر ٹھٹھک کے رکا.... کتنے دنوں سے وہ اسے تلاش کر رہا تھا ....  
... اس کے گھر سے بھی ہوا یا اب تو اور  
... علی.... گل اٹھ کھڑی ہوئی



جی بیٹا۔۔ کیون اپ کو پسند نہیں آئی۔۔ اس کی پریشان صورت دیکھ کے وہ  
یہی اندازہ لگایا تھا۔۔

ن۔ نہی بھائی۔۔ وہ بہت پیاری ہیں۔۔ خود کو سنبھالتے وہ باہر آگئی۔۔  
پھر کتنے ہی دن گزر گئے تھے جب بھائی نے ماما سے کہا تھا کہ وہ گل کے گھر  
جائیں گے۔۔ ماما تو تیار تھیں سب خوش تھے حقیقت سے انجان۔۔  
بھ۔ آئی اپ کو پتہ ہے وہ کہاں رہتی ہیں۔۔۔

ہاں بیٹا ظاہری سی بات ہے۔۔ پتہ ہے تولے کے جا رہا ہوں نا۔۔ اس کے  
سر پہ ہلکی سی چت لگاتے وہ گاڑی میں بیٹھے ان کے ساتھ فرنٹ پہ اریان تھا  
اور ہمیشہ کی طرح ماما اور وہ پیچھے۔۔

مجھے لگتا ہے فاطمہ کو گل پسند نہیں ہے۔۔ اریان نے بیک مرر سے فاطمہ کو  
دیکھا۔۔

اگر اسے پسند نہیں ہے تو میں اس سے شادی نہیں کروں گا۔۔ اسے خوش  
کرنے کے لیے ایسے ہی حیدر نے کہہ دیا

تو نا کریں۔۔ مجھے بالکل بھی اچھی نہیں لگی۔۔۔

کیا بول رہی ہو۔۔ اب کوئی تماشامت بنالینا۔۔ ماما نے اسے ڈپٹا۔۔۔

ہاہا۔۔ بھائی اپ کی بہن بہت ظالم ہے آریان ہنسا۔۔۔ یہ جانے بنا کے یہ اس کی آخری ہنسی تھی۔۔ اس کے بعد وہ مسکرا نا بھول جائے گا۔۔۔ اس کے بعد وہ جینا بھی بھول جائے گا۔۔۔

گاڑی میر پور کی سڑکوں پہ دوڑ رہی تھی۔۔ ان کو گھر ڈھونڈھنے میں مشکل نہیں ہوئی تھی۔۔

بیل بجاتے وہ لوگ بے چینی سے کھڑے تھے۔۔

اریان بھائی۔۔ میرے سر میں بہت درد ہو رہا ہے ہم واپس چلیں۔۔۔ پتا نہیں کیوں اس کا دل بیٹھا جا رہا تھا۔۔

اب واپس جائیں گے۔۔ ریکس ابھی بھائی کی شادی ہوئی نہیں ہے۔۔ اتنا ٹینس کیوں ہو۔۔ اریان نے اس کا ہاتھ پکڑ کے ہلکا سا دبا یا۔۔

نہیں۔۔ بھرائی ہوئی آنکھوں سے اس نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔

اسلام علیکم۔۔ دروازہ ایک مرد نے کھولا تھا جو یقیناً گل کے ماموتھے کس سے ملنا وہ شاید حیدر کو نہیں پہچانے تھے۔۔

بسنتی صاحبہ سے۔۔ حیدر کے کہنے پہ وہ زرا سا حیران ہوا تھا کیونکہ یہاں ان کو کوئی نہیں جانتا تھا۔۔

آئے۔۔ وہ انہیں اندر لے آئے۔۔ گھر کافی پیارہ تھا ماما پریش ہوئے بنانا رہ سکیں۔۔

ان کو ڈرائین روم میں بیٹھا کے وہ ان کو اندر سے بلانے چلے گئے۔۔ اسلام علیکم۔۔ وہ بہت بدل گئیں تھیں سو برسی ان کے سامنے والے صوفے پہ آکے بیٹھیں۔

حال احوال کے بعد ماما نے رشتے کی بات کی تھی وہ حیدر کو جانتی تھیں اور گل کے لیے اس کی محبت کو بھی۔۔ لیکن پھر بھی کچھ وقت مانگا تھا کہ ایک دفہ وہ اپنے بھائی اور بیٹی سے مشورہ کریں گی۔۔ تھوڑی دیر بعد ملازمہ ریفریسمنٹ لے آئی تھی۔۔

انتی گل کہاں ہے نظر نہیں آرہی۔۔  
ہاں وہ کمرے میں ہی ہے بس آرہی ہوگی۔۔  
جی۔۔

بھائی اور میں گھر دیکھ لیتے ہیں۔۔ فاطمہ نے اچانک سے کہا۔۔  
ہاں ہاں کیوں نہیں بیٹا جاو دیکھ لو۔۔ انہوں نے خوشدلی سے اجازت دے  
دی۔۔۔

پھر وہ اریان کے ساتھ باہر آگئی تھی۔۔  
یار اتنا جیب کیوں بیہو کر رہی ہو۔۔۔ مشکوک نظروں سے اسے  
دیکھتے اریان نے اسے دیکھا۔۔  
نہیں تو۔۔ وہ اپ کو بتایا تھا نا کہ سر میں درد ہو رہا اس لیے۔۔  
وہ لوگ گھر کی پچھلی طرف تھے۔۔ فاطمہ آگے تھی اور وہ پیچھے تھا۔۔

ایک کمرے کے پیچھے سے گزرتے وہ رکا۔ کھڑکی کھلی تھی اور سامنے کوئی  
آنے کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔ اس سے پہلے کے وہ آگے جاتا اس نے پیچھے مڑ  
کے دیکھا۔۔۔ اسے لگا جیسے اسے کسی نے کھائی میں دھکا دے دیا ہو۔۔۔۔۔

.....

وہ آنے کے سامنے کھڑی خود کو دیکھ رہی تھی... کتنا کچھ بدل گیا تھا... بلکہ  
سب کچھ بدل گیا تھا.. اج سے پانچ سال پہلے وہ اپنا سب کچھ ہار چکی تھی پھر  
پھر اس نے سوچا ہی کیوں... اس نے آنے کے اس پار دیکھا.. جہاں سے  
.... آریان اندر دیکھ رہا تھا.... کسی ایک کا دل تو ٹوٹنا تھا ان تینوں میں سے

وہ واپس مڑا... اسے سمجھ لگ گیا تھا کہ اس کا بھائی بھی وہی چاہتا ہے جو وہ  
... چاہتا ہے



... آریان بھای... فاطمہ جو اس کے پیچھے پیچھے بھاگی تھی  
رکیں... میں بھی ساتھ چلوں گی.... لیکن وہ ان سنی کرتا تیزی سے باہر  
... نکل گیا

... شٹ اب کیا ہوگا

.... وہ واپس آگئی

ماما اور حیدر بھای ابھی بھی بیٹھے پتہ نہیں کون سی باتیں کر رہے تھے.. ماما پہلے  
بھی ایک دفہ گل سے مل چکی تھیں... اسی لیے اسے ملے بنا بھی سکون سے  
.. بیٹھی تھیں

حیدر بھای ادھر آئیں اپ کو ایک چیز دیکھاوں... "حیدر کو بہانے سے اپنی  
.. طرف بلایا

.. کیا ہے... "وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا لیکن پھر اٹھ کے آگیا  
بھائی چلے گے ہیں... "انگلیاں چٹختے اسے دیکھا

"کون آریان..؟"

جی... "اثبات میں سر ہلایا

... کیوں...؟" حیرانی سے اسے حیرانگی سے دیکھا

اپ کو پتا ہے میں اس لڑکی سے بھی ملی ہوں جس سے آریان بھائی ملتے ہیں  
"... ای مین جنہوں نے ان کو پوپوز کیا ہے

".. مطلب اس بات کا

مطلب یہ کہ گل ہی اریان بھائی کی انسپیکٹر ہیں... "اس نے جیسے دھماکہ کیا  
... تھا..... چاروں طرف جیسے دھونواں ہی دھونواں پھیلا

میں آریان بھائی کی طرف ہوں "کندے اچکا کے کہتے اس نے اپنا فیصلہ بھی  
... سنا دیا

... کیوں... "خمشگین نظروں سے حیدر نے اسے دیکھا وہ پریشان ہو گیا تھا

اس لیے کیونکہ میں نے ان کو پہلے اریان بھائی کے حوالے سے ہی دیکھا ہے  
اور جانا ہے... مجھے نہیں پتا اپنیچ میں کیوں اگے کاش اپ والی لڑکی الگ  
... ہوتی

... میری والی الگ ہی ہے.... وہ خاموش ہو گیا... پھر واپس آیا

"... انٹی میں گل سے ملنا چاہتا ہوں

...، ہممم... "انہوں نے پر سوچ نگاہوں سے اسے دیکھا  
"... میں بلاتی ہوں

".... نہیں میں مل لون گا... اپ مجھے کمرہ بتادیں

تھرڈ والا..". وہ حیرانی سے اس کے بدلے تاثر دیکھ رہی تھیں.. ماما بھی  
... ہونک بنی ہوئی تھیں کیسے منہ پھاڑ کے خود ہی کہہ دیا

فاطمہ واپس ماما لوگوں کے پاس آگئی.... اسے نہیں پتا تھا اگے کیا ہونے والا  
ہے....

.....

... گاڑی فل سپیڈ پہ چھوڑ کے اس نے پیچھے ٹیک لگالی

تم مجھ سے بڑے ہوتے تو میں تمہیں پرپوز کر دیتی... اس کے کانوں میں  
....اواز گونجی

..ہاہاہاہا...پرپوز

وہ جانتی تھیں... جانتی تھیں جان بوجھ کے ایسا کیا ہے انہوں نے... زور کا  
...مکہ مارتے اس خود پہ ضبط کیا

...اففف میں کیا کروں

.. کیا میرے بچوں کے.... یہ اوازیں  
تم بہت خوبصورت ہو... یہ بھی کہا تھا اس نے... وہ اسے استعمال کر رہی  
تھی

.... ہاں... نہیں نہیں... وہ چیخ رہا تھا.... انکھوں میں خون اترنے لگا  
ایک طرف بھائی تھا... اس کا دل کر رہا تھا سارہ دنیا تحس نہس کر دے...  
سب کچھ ختم کر دے لیکن..... وہ کچ نہیں کر سکتا تھا... ایک طرف  
... گاڑی روک کے وہ اتر گیا

پر سکون جگہ تھی.. لیکن اسے سکون نہیں مل رہا تھا.... دور دور تک کوئی  
بھی نہیں تھا.... سامنے بہت بڑا جنگل تھا اور سڑک کی دوسری طرف دریا  
..... بہتا تھا... گاڑی سے ٹیک لگا کے کھڑا ہو گیا

.. کتنی ہی دیر وہ ایسے ہی کھڑا رہا  
میں نہیں جانتا کسی کو.... میں نہیں جانتا کسی علیشہ کو.... و خود کو سمجھا رہا  
... تھا

... دو غلی عورت... مجھے بھی پھنسا یا اور بھائی کو بھی

میں کسی کے ساتھ برا نہیں ہونے دوں گا... میں بھائی کو بچاؤں گا اس  
عورت سے.... لیکن اس کی سوچ کے برعکس دوسری طرف سب کچھ بدل  
... گیا تھا

.... اس کا موبائل بج رہا تھا.. دیکھا تو فاطمہ کالنگ بلینک ہو رہا تھا

".. ہوں

...بھائی ہم کیسے جائیں گے... مطلب آپ... ٹھیک ہیں

"..ہاں میں آ رہا ہوں

"...او کے بھائی

.....

اگلے دن وہ صبح فریش فریش سی یونیفارم میں باہر ای... ناشتہ ٹیبل پہ لگ چکا  
... تھا اما اور مامو بھی بیٹھے ہوئے تھے

... اس نے بھی سلام کر کے اپنی جگہ سنبھالی



مامو اب اپا کو موبائل واپس کر دیں.. "نوالہ لیتے ان کی طرف دیکھا....  
جو اس کے بات سن کے رک گئے تھے

"... وجہ... ناگواری سے کہتے دوبارہ شروع کیا

"... وجہ یہ کہ اب اپ کو کسی قسم کا خطرہ نہیں ہے مجھ سے یا میری ماں سے

پانچ سال پہلے جب اس نے ارمی کا ٹیسٹ دیا تھا اور پاس بھی ہو گی تھی..  
لیکن پیچھے مامو نے اما پہ ظلم کے پہاڑ توڑ دیے وہ اسے دن رات مجبور کرتے  
تھے کام پہ جاو... ناجائز تو مارنا شروع کر دیتے.. اما بیٹی کی وجہ سے کچھ کر  
نہیں سکتی تھیں... ابھی وہ پیروں پہ کھڑی نہیں ہوئی تھی.. پھر اس نے  
.. فیصلہ کیا تھا ارمی چھوڑنے کا

اگر وہ وہاں جاتی تو اس کی اماکیلی پڑ جاتیں... پھر اس سے ملتے جلتے پر فیشن کو سلیکٹ کیا... پولیس.. شام کو وہ گھر آ جاتی.. ریڈ لائٹ ایریا ختم کر دیا گیا وہ لوگ وہاں سے شفٹ کر کے پوش علاقے میں مامو بھی بدل گے تھے اپنی جوان بیٹی کی موت سے جو انہوں نے کسی کو بیچ دی تھی اگلوں نے بھی ساری کٹر نکال کے مٹی میں دفن دیا... لیکن خصلتیں کب بدلتی ہیں کچھ عرصہ بعد پھر وہ ویسے ہی ہو گیا.. اب اماپہ ظلم نہیں کرتا تھا لیکن پیسہ ہتھانے کے لیے... موقع کی تلاش میں رہتے

انہیں لگتا تھا ایسے ہی وہ دونوں مل کے اسے بے وقوف بنا لیں گی.. انہیں بات ہی نا کرنے دیتا... اما پھر اپنا حلیہ بدل کے پی سی اوائی مامو کی نظروں سے بچ کے

... میں نادوں تو... وہ اتنے ہی ہٹ دھرم تھے

...میں اور لے دوں گی.. سکون سے کہتے وہ ناشتہ کرتی رہی

اتنی خاموشی سے ماردوں گاتمہیں اور تمہاری ماں کو کہ فرشتوں کو بھی خبر  
.. نہیں ہوگی.. وہ اسے دھمکارہے تھے

پھر اپ کا انکا ونٹر میرے ہاتھوں پکا اور مجھے کوی پوچھے گا بھی نہیں.. اپ  
... اچھی طرح جانتے ہیں

... وہ بھی ان کی بھانجی تھی

... میری شادی ہونے والی ہے اور میں نہیں چاہتی کہ کوی بدمزگی ہو  
... سو پلینز پلینز مامو اپ کے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں یہ سب چھوڑ دیں

.. ٹھیک ہے... دے دوں گا موبائل... وہ مان گے... اتنے آرام سے  
... وہ بھی پولیس سٹیشن کے لیے نکل ای تھی

.....

تم لوگ خیال نہیں رکھ سکتے.. اتنی بری حالت ہے ان کی.... وہ وارڈ نمبر  
... ایک سو تیس کی طرف تیزی سے جا رہا تھا  
اس کے پیچھے پیچھے دونرس تھیں جو اس کے قدموں سے ملنے کے لیے بھاگ  
... رہی تھیں تقریباً

پیشٹ شاید آخری سانس لے رہا تھا... جب اس نے اسے سکون اور  
... انجیکشن لگایا... وہ ایک دم پر سکون ہوا

.... آکسیجن.. لاو.... وہ چیخا تھا

پاس کھڑی نرس نے جلدی سے اکیسجن بیگ کھولا اور ماسک اس کے ناک  
.. اور منہ پہ لگایا

اریان ان سب کو خون خوار نظروں سے دیکھ رہا تھا.. پیشینٹ کی حالت کچھ  
... بہتر ہو رہی تھی

انج کل پتا نہیں کیا ہو گیا ہے ڈاکٹر اریان کو... ایک نرس دوسرے کے کان  
میں گھسی

..چپ رہو.. دوسری نے اسے گھورا تھا

ایک انچ بھی نہیں ہلنا یہاں سے... سختی سے انہیں کہتے وہ واپس اپنے کمرے  
... میں اگیا.. لیکن یہاں کوئی اور پشٹنٹ بیٹھا ہوا تھا

.. جی کہیے.. پتہ نہیں کتنے دنوں سے وہ مسکرا یہ نہیں تھا

اوو وہ اپ.... اپنی کرسی سنبھالتے ان کی طرف دیکھا... علیشہ کے مامو بیٹھے  
تھے...

کیسے ہو بر خور دار... جو شدلی سے حال پوچھا

اللہ کا شکر ہے... کیسے انا ہوا... وپ ایسا ہی تھا.... دل نہیں پے تو جتنا  
.. مرضی امپور ٹینٹ بند اسامنے بیٹھا ہو بے رخی سے بات کرے گا

وہ...مجھے کچھ پیسوں کی ضرورت تھی...آرام سے کہتے وہ مسکراے

...کتنے...حیران ہونا اس نے اب چھوڑ دیا تھا

..لاکھ 20

...وہ رکا تھا

...واپس کب کریں گے

کیا مطلب واپس کب کروں گا....یہ میں اپنی بھانجی کی قیمت وصول رہا

...ہوں

... اب کے باروہ حیران ہوا تھا

... میں سمجھا نہیں

مطلب یہ کہ پہلے اس کی ماں دھندھا کرتی تھی تو کچھ پیسے ہاتھ آجاتے پھر  
... اس نے نوکری شروع کر دی.... تو پیسہ اگیا  
لیکن اب... اس کی شادی ہوگی.. وہ پیسے تم لوگوں کو مل جائیں گے.. ہمیں  
تو اپنا پیٹ پالنا ہے ناکسی طرح سے  
... ہممم کل اس وقت ایسے گا

وہ مان گیا تھا... اپنے بھائی کی خوشیوں کے لیے جب اس نے اپنا دل قربان  
... کر دیا تھا تو پیسہ کیا چیز تھی



... پھر اگلے دن وہ اسی ٹائم اس کے افس میں بیٹھا ہوا تھا  
 .. پیسے اٹھا کے اپنے لائے ہوئے چھوٹے کالے رنگ کے بیگ میں ڈالے  
 تمہیں پتہ مجھے وہ علی کبھی اچھا نہیں لگا... میں تو خدا کا شکر گزار ہوں جس  
 .. نے تمہیں میری بھانجی کے نصیب میں لکھ دیا... عاجزی سے کہتے اٹھا  
 کیا مطلب.. اریان ٹھٹھکا... انسپیکٹر علیشہ کی شادی حیدر بھائی سے ہو رہی  
 ہے...

نہیں... تمہاری امی نے تمہارے لیے بات کی تھی... اور اب تو بس شادی  
 ... بھی کرنے والے ہیں

اس دن گل سے بات کرنے کے بعد حیدر نے ماما سے اریان کے لیے بات کی  
 تھی.. شاید انٹی بھی گل کا انٹرسٹ جانتے ہوئے مان گئیں تھیں... سب  
 .. کچھ اتنے آرام سے ہو گیا تھا اسے کانوں کان خبر ہی نہیں ہوئی  
 اپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے ایسا کچھ نہیں ہوگا.. وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا

....

ایسا ہی ہے... تم اپنے گھر والوں سے پوچھ لو بے شک... وہ اسے شک میں  
چھوڑ کے جا چکے تھے

.....

... فل سپیڈ سے ڈرائورینگ کرتے وہ پولیس سٹیشن پہنچا تھا

بات اپ کے اور بھائی کے رشتے کی ہوئی تھی نا.. "بنا کسی کی پرواہ کیے وہ  
.. دھاڑا تھا

ہاں لیکن بعد میں انٹی نے خود کہا تھا... تمہارے لیے "وہ حیران ہوئی اسے  
... اتنے غصے میں دیکھ کے

لیکن مجھے اس بات کا علم نہیں ہے میری مرضی کے بنا ہوا ہے یہ سب...  
مجھے اپ سے کوئی تعلق نہیں بنانا

کیا یار... اب تو راستہ صاف ہے پھر بھی.. وہ پر سکون تھی سر پہ ٹوپی ٹکائے  
لائٹ براؤن ربڑی کپڑے کا چونٹ ولاسکارف اسے سامنے کے حصے کو  
... ڈھانپے ہوئے تھا

مجھے نہیں کرنی... اپ بھائی سے ہی شادی کریں گی بس... حتمی انداز میں  
کہتے وہ جیب میں ہاتھ ڈالے کھڑا تھا  
کیوں... میں کیوں کروں بھائی سے... جب بات تم سے ہوئی ہے تو تم سے  
.. ہی کروں گی... اسندہ سوچ سمجھ کے بولنا... گویا وہ تو سلگ کر رہ گئی

صرف چند ماہ رہ گئے ہیں شادی میں.. اور میں آپ سے شادی نہیں کرنا  
چاہتا... میں کسی اور سے محبت کرتا ہوں سب کو جانے کو نسی غلط فہمی ہوئی  
... ہے جو آپ کو میرے سر پہ لا رہے ہیں سو پلیز آپ انکار کر دیں  
.. وہ ابھی بھی وہی راگ الاپ رہا تھا

پہلے تک تو بڑی فکر ہوتی تھی میری... اب ایسا کیا ہو گیا ہے جو تم یہ سب کر  
... رہے ہو

... کچھ بھی نہیں ہو اسب پہلے جیسا ہی ہے... لا تعلقی سے کھڑا باہر دیکھنے لگا

.. وجہ مجھ سے شادی نا کرنے کی

... بتایا تو ہے... کسی اور سے محبت کرتا ہوں

اس کے علاوہ کیونکہ یہ تو تم جھوٹ کہہ رہے ہو... اب اس کو ٹینشن ہو رہی تھی

...اپ مجھ سے بڑی ہیں یہ تو کافی ہے نا

اتنے ہی دلیر جری اور بہادر ہو تو خود انکار کر دو نا.... میرے کندھے پہ کیوں... بندوق رکھ کے چلانا چاہ رہے ہو

میں نہیں کر سکتا اگر کیا بھی تو کسی کو کوی فرق نہیں پڑنا... الٹا مجھے دھمکیاں.. دینا شروع کر دیں زبردستی کریں گے... تو اپ کر دیں.. ورنہ... وہ رکا اپ بہت پچھتائیں گی انسپیکٹر... بہت زیادہ والا... اس کا انداز دھمکانے والا تھا... ابھی وقت ہے سمجھ جائیں.. میرے اور اپ کے ستارے نہیں ملتے..

...اسے پر سکون دیکھ کے وہ چڑکے بولا

... نا ملیں..... میں انکار نہیں کرنے والی.... وہ بھی اڑ گی

... ٹھیک ہے پھر... وہ تلملاتا ہوا واپس آ گیا

اس کے بعد یہ سلسلہ چل نکلا... اسی جنگ کے بیچ ان کی منگنی ہو گی... اریان  
گھر میں بھی سب سے اکھڑا اکھڑا رہتا... علیشہ سے بات کرتے ہوئے طنز  
کرتا جس سے اسے بہت تکلیف ہوتی تھی لیکن جیسے بھی سہی وہ اریان کو کھونا  
نہیں چاہتی تھی جانتی تھی بس ضد میں آ کے ایسا کر رہا ہے کچھ عرصے بعد  
.... ٹھیک ہو جائے گا

.....

بھائی.. کھانا کھالیں.. وہ ابھی گھرا یا ہی تھا جب فاطمہ نے اس کے کمرے میں  
... جھانکا

مجھے بھوک نہیں ہے... جوتے اتار کے سائیڈ پہ رکھتے وہ ڈریسنگ روم میں چلا گیا...

..پانچ منٹ بعد واپس باہر آیا تو فاطمہ ابھی بھی وہیں کھڑی تھی... کیا ہے... اسے گھورتے دوسرے جوتے پہنے

...بھائی اب آپ کو کیا مسئلہ ہے شادی ہو تو رہی ہے آپ کی ان سے پھر کتنی دفعہ کہا کے نہیں کرنی مجھے اس عورت سے شادی... تڑختے ہوئے لہجے میں کہتے وہ زور سے دروازہ بند کرتے واش روم میں گھس گیا... حیدر بھائی بھی واپس جا چکے تھے.. سارا دن وہ اور ماما سے سمجھاتی اب تو سب کو پتہ بھی... چل چکا تھا

اب کیسے توڑ دیں رشتہ بیٹا... ممانے زور دے کے کہا

کب کہہ رہا ہوں توڑ دیں.. بس بھائی کی شادی کروادیں ان سے... بھائی  
.. پہلے ان کو لائک کرتے تھے ہڈی میں بنا ہوں ان کے درمیان

...علیشہ تم سے کرا چاہتی ہے

.. وہ اپ کی بیٹی نہیں ہے میں اپ کا بیٹا ہوں

حیدر بھی میرا بیٹا ہے... مجھے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا اس کی شادی  
تم سے ہو یا اس سے میری بلا سے کسی سے ناہو... عجیب دماغ ہیں تم لوگوں  
... کے.. وہ بھی عاجز آ جاتیں

...دونوں بھائی ضدی تھے



... ٹھیک ہے عین نکاح کے وقت دلہا چیلنج کر لیں گے... ترکیب پیش کی گئی

ہاں جیسے کسی ڈائجسٹ کی کہانی لکھی جا رہی ہو مرضی سے دلہا چیلنج کر لو...

... ماما نے تڑخ کے کہا

... افس جو کرنا ہے کر لیں لیکن میں ان سے شادی نہیں کروں گا

.... آخر تنگ آ کے وہ ہی خاموش ہو جاتا

.....

فون کی بیل مسلسل بج رہی تھی.. اس نے ایک نظر موبائل کو دیکھا تھا.. پھر

اپنے ہاتھ میں پکڑا بے بی پنک ٹاول اٹھا کے گردن سے پسینہ صاف کیا..

دائیں ہاتھ میں پکڑا ریکٹ اس نے بیڈ پہ پھینکا... بیل ایک دفہ پھر سے بجنے

لگی.. وہ بے نیازی سے گیلے گردن سے چپکے بال سمیٹ کے کسچر میں  
... جکڑے کے جو گرز اتارنے لگی

موبائل کی طرف دیکھنا ضروری بھی نہیں سمجھا.. وہ جانتی تھی کی اس قدر  
تسلسل سے پیل دینے والا مستقیل مزاج کون ہے... پھر فون ایک دم بند ہو  
گیا..

.. کچھ دیر بعد میسج ٹیون بجی

"اپ میرا فون اٹینڈ کیوں نہیں کر رہی ہیں؟ فرام اریان

... میسج دوسرے نمبر سے سینڈ کیا گیا تھا وہ اس کی چلا کی پہ تاو کھا کے رہ گئی

اس کے کمرے کے تینوں فون ایک تسلسل سے بجنے لگے لینڈ لائن فون  
.. وائر لیس کو دانت کچکچاتے دیکھتے اس نے فون اٹھالیا

ٹینس گراؤنڈ سے اپ کے گھر تک اتنا فاصلہ تو نہیں ہے کہ اپ نے پچاسویں  
بیل پہ کال ریسپونڈ کی ہے.. اس کے اکھڑے اکھڑے لہجے کو سن کے وہ تلملا  
.. ہی تو گی تھی

.. دیکھیے مسٹر.. وہ کچھ کہنا چاہتی تھی کہ اسے کافی سرعت سے ٹوک دیا گیا

ڈاکٹر آریان نیازی. میرا نام مشکل تو نہیں ہے پھر بھی اپ کو یاد دیلانا پڑتا  
ہے.. اس کا لہجہ پھر بھی طنزیہ اور کاٹ دار تھا.. بنا طنز کے تو وہ کوئی بات کر  
... ہی نہیں سکتا تھا

.. کہو کیا کہنا ہے... وہ گویا سلگ ہی گی

پر سوں شادی ہے اور اپ کی طرف سے کوئی آواز بلند نہیں ہو رہی... اپ جو خاموش رہ کے اوارڈ حاصل کرنا چاہتی ہیں بہت بری طرح پچتائیں گی...  
.. اریان کا انداز صاف دھمکانے والا تھا.. تب ہی تو وہ اور بھی سلگی

بہت بہادر ہو تو جو دانا کار کردو.. اپنے بھائی کے سامنے کھڑے ہو جاؤ ماں کی  
.. محبت کو ٹھکرا دو... ایک کمزور عورت کو کیوں ہتھیار بنانا چاہتے ہو

انسپیکٹر اپ اچھا نہیں کر ہی ہیں... میں زوہاسے پیار کرتا ہوں اور اسی سے  
... ہی شادی کروں گا

کچھ دن پہلے وہ ایک لڑکی کے ساتھ پولیس سٹیشن گیا تھا بقول اس کے کہ وہ اس سے بہت محبت کرتا ہے.. وہ بچاری تو شکل سے مظلوم لگتی تھی.. پتہ.... نہیں کتنے پیسے دے کے کام کروایا تھا

تم چاہے دس شادیا کر لو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا... وہ ہمیشہ کی طرح بے.. نیازی دیکھا گی.. مگر انکار میری طرف اے نہیں ہو گا... ساتھ جیتا بھی دیا

خود کو سمجھتی کیا ہیں... اریان کا پاراہ چڑھ گیا میری نرمی کا ناجز فائدہ مت اٹھائیں.. اگر اس رشتے کو توڑنے کی ہمت نہیں ہے آپ میں تو میرے ساتھ دوزخ میں جلنے کے لیے تیار ہو جائیں... ایک دن بھی سکھ کا نصیب نہی ہو گا... آپ کو

میں تمہارے ساتھ جہنم میں جلنے کے لیے تیار ہوں آفرِ آل تم میرے  
.... منگیتر ہو یہ ایک تولے کہ موٹی چین تمہارے نام کی ہی پہن رکھی ہے

...علیشہ اسے جلانے سے باز نہی ای تھی

..تو اپ انکار نہیں کریں گی  
نہیں اس نے صاف جھنڈی دیکھائی.. تمہیں اگر میرے ساتھ شادی پہ  
...اعتراض ہے تو خود انکار کر دو

..ٹھیک ہے.... تم انکار کرو گی اور ضرور کرو گی... اس کا انداز تمہکانہ تھا

.....

وہ کسی ناول کی معصوم مظلوم بے چاری سی ہیر و سنین تو تھی نہی

جو آریان نیازی کی بات مان لیتی۔۔۔ شادی تو ایک ہی دفعہ ہوتی ہے اور  
محبت بھی۔۔۔ وہ اوپس انکار کر کے اپنے پیروں پہ کلہاڑی مار لیتی۔۔۔ سو آرام  
سے کپڑے نکالے اور باہر آگئی۔۔۔ اسے تیار ہونے لے لیے پار لے جانا تھا  
رات کو مہندی کے ساتھ ساتھ نکاح بھی تھا۔۔۔ سب ڈیسا بیڈ تھا

-----

وہ جیپ گیٹ سے باہر نکالتے بہت خوش تھی۔۔۔ پار لے پہنچنے میں اسے دس  
منٹ لگے تھے۔۔۔ جانے یہاں کتنا وقت لگ جاتا۔۔۔  
اپوائنٹمنٹ وہ پہلے ہی لے چکی تھی سوزیادہ وقت نہیں لگا تھا۔۔۔ واپس گھر  
سے اسے اما اور مامو کو بھی لینا تھا۔۔۔ مہندی کا فنگشن کبائین تھا سو اسے حال  
جانا تھا خود ہی اپنی بارات لے کے۔۔۔

ابھی واراستے میں تھی جب اس کا فون بجنے لگا۔۔۔ سچی سنوری مہندی سے  
رنگے ہاتھ۔۔۔ موبائیل اٹھا کے دیکھا تو علی کی کال آرہی تھی۔۔۔  
ہونٹ بھینچتے اس نے جیپ کو ایک طرف روکا

اسلام و علیکم۔۔۔ دوسری طرف سے علی کی اواز آئی۔۔ وہ کچھ پریشان تھا

شاید

وا علیکم السلام۔۔ کہہ کے خاموش ہو گئی۔

مجھے تم سے کچھ کہنا ہے۔۔ تمہید باندھتے آج وہ پہلی دفعہ بات کرتے نروس ہو رہا تھا۔۔

ہاں میں سن رہی ہوں۔۔۔

تم آریان سے شادی کے لیے انکار کر دو۔۔۔ وہ تم سے شادی نہیں کرنا چاہتا اور۔۔ اس سے کوئی بعید نہیں ہے عین نکاح پہ انکار کر دے۔۔۔

ڈرتے ڈرتے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔ پھر تم مجھ سے شادی کروں گے۔۔ اس کا دماغ ایک دم ماوف ہوتا محسوس ہوا۔۔

ہاں۔۔۔ کروں گا۔۔ لیکن فلحال نہیں۔۔ ابھی آج مہندی ہو گی۔۔ میں

کل شام کو پہنچوں گا تو اس کے بعد نکاح ہو گا۔۔ آج کا نکاح کینسل کر دیتے



ہیں۔۔ اس کا ویسے بھی لوگوں کو نہیں پتا۔۔ کیا خیال ہے۔۔۔۔۔ پلین

بتاتے حیدر نے اس کی تائید چاہی

ہمم۔۔ اس نے کال بند کر دی۔۔ دل اتھاہ گہرا یوں میں ڈوبتا ہی چلا جا رہا تھا

۔۔ اس کی قسمت اس سے کھیل رہی تھی شاید پہلے دیتی تھی جب عین وہ

خوشی کو اٹھانے لگتی تو اس کی جھولی میں غم آجاتے۔۔ گاڑی سٹارٹ کرتے

اس نے بے چینی سے کن پٹی کو مسلاتھا۔۔

-----

-----

حال کچھ کچھ ڈاکٹر ز اور پولیس والوں سے بھرا ہوا تھا۔۔ مزے کی بات وہ

لوگ ویسے تو فینٹسی ڈریسز میں تھے لیکن ڈاکٹر ز اپنے سفید کوٹ پہنے

ہوئے اور پولیس والے اپنے پیچیز اور سٹیک کے ساتھ حال کا تھیم بھی کچھ

اسی طرح کا تھا۔۔ ایک طرف سے وائٹ اینڈ بلو۔۔ دوسری طرف سے بلیک

اینڈ براون۔۔ یہ سب ان کے دوستوں نے کروایا تھا۔۔ اور جو دوسرے عام لوگ تھے وہ اپنی مرضی کے مالک جس حلیے میں مرضی انیں۔۔۔  
 وہ خاموشی سے سٹیج پہ بیٹھا ہوا تھا ابھی تک دلہن نہیں آئی تھی فاطمہ اور ماما  
 مہانوں کو ریسو کرنے میں بڑی تھیں اس نے بور ہوتے موبائل نکال لیا  
 حیدر بھائی کے بے شمار میسجز اے ہوئے تھے۔۔ کال ریسو کرو۔۔ تم سے  
 بات کرنی ہے۔۔ اور ڈھیروں مسکالز۔۔ واٹس اپ میسنجر ہر جگہ پہ  
 ۔۔ لیکن اس کا موبائل سائلنٹ پہ تھا۔۔  
 جی بھائی۔۔ اس نے جلدی سے کال بیک کی۔۔ وہ اس سے ناراض بھی تھا  
 جو اس کی شادی پہ نہی آرہا تھا اور دوسری بڑی وجہ کے اس کی بات کو کوئی  
 اہمیت نہیں دی جا رہی تھی۔۔

ایک گڈ نیوز ہے حال احوال کے بعد اس نے ہنستے ہوئے اسے بتایا۔۔  
 کیا۔۔ بے دلی سے کہتے اس نے سامنے دیکھا جہاں انسپیکٹر علیشہ گل اپنے  
 تمام تر جلووں سمیٹ حال میں داخل ہو رہی تھی۔۔ پیلے اور گلابی رنگ کے

جوڑے پہ ہلکا سا مہندی کی مناسبت سے میک اپ کیے ہوئے وہ بہت حسین لگ رہی تھی ہمیشہ کی طرح ہونٹوں پہ لائٹ اور نج لب سٹیک لگی ہوئی تھی۔۔

گل راضی ہو گئی ہے تم سے شادی نا کرنے کے لیے۔۔۔۔۔ وہ جو اسے دیکھ کے بے ساختہ مسکرا یہ تھا ہونٹ بھینچ لیے۔۔

گل نے تم سے شادی کرنے سے انکار کر دیا ہے دوسری طرف حیدر چہک رہا تھا جبکہ اریان دھندھلی آنکھوں سے اپنے قریب اتی علیشہ کو دیکھ رہا تھا۔ ٹھیک ہے۔۔ اس کے قریب اتے ہی اس کے ہلکے سے لب وا ہوئے تھے پھر پلکیں چھپکا کے اس نے منظر صاف کیا۔۔ وہ اس کے اتنے پاس آ کے دور ہو رہی تھی۔۔۔۔۔ اتنے پاس کے وہ اسے چھو سکتا تھا۔

- پیچھے مر کے سٹیج پہ بیٹھتی علیشہ کو دیکھا جو پھیکی سی مسکرایٹ سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔ اس کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑا۔۔

اریان۔۔ اب بیٹھ بھی جاو۔۔ رسم شروع کریں۔۔۔ ماما سے بلار ہی تھیں وہ دوسرے صوف پہ آ کے بیٹھ گیا

مہندی کی رسم شروع ہوئی سب باری باری آ کے مہندی لگانے لگے۔۔ اس نے ایک نظر نظریں جھکائے بیٹھی انسپیکٹر کو دیکھا۔۔ اس کے کان کے خون کی لکیر نکل رہی تھی خون آہستہ آہستہ کنپٹی سے گردن تک لکیر بنا رہا تھا۔۔۔ علیشہ نے کندھے سے کان کو زرا سا مسلا خون صاف ہو گیا۔۔ اریان اسے دیکھ رہا تھا۔۔

مجھے واش روم جانا۔۔ گل نے کان کو ڈھانپتے کہا۔۔ اوکے میں چلتی ہوں ساتھ میں۔۔۔ فاطمہ بھی اس کے ساتھ کھڑی ہوئی ہاتھ سے نوٹ اور میندی کا پتا ٹیبل پہ رکھ کے برائڈل روم میں آگئی۔۔۔ میں اتا ہوں اریان بھی وہاں سے اٹھ آیا۔۔۔ ویسے بھی اب سب گپوں میں مصروف تھے کسی نے نوٹ نہیں کیا۔۔

مجھے ان سے بات کرنی ہے تم یہیں رہنا۔۔ دھیان رکھنا۔۔ اندر اتے فاطمہ کو خاموش رہنے کا کہا۔۔

واشر روم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی۔۔

اپ ٹھیک ہیں۔۔۔ وہ جو بیسن پہ جھکی کان صاف کر رہی تھی تھی۔۔۔ پھر سیدھی ہوئی۔۔

ہوں۔۔۔ کیوں کچھ ہونا تھا مجھے۔۔ رولر سے ٹیشو کھینچتے اس نے آریان کی آنکھوں میں جھانکا۔۔

اپ کے کان سے خون۔۔ اس کے کان کی طرف انگلی سے اشارہ کیا۔۔۔ میں ٹھک ہوں۔۔۔ کان کے اندر ٹیشو فولڈ کر کے رکھتے اسنے خون نکلنے کے راستے کو بند کر دیا۔۔

اپ ٹھیک نہیں ہیں۔ زرا سختی سے کہا۔

مجھے دیکھنے دیں۔۔۔ وہ زبردستی اس کا ہاتھ پکڑ کے باہر لے آیا تھا۔۔۔

جبکہ علیشہ نے ایک ہاتھ کان پہ رکھا ہوا تھا شاید اسے درد بھی ہو رہا تھا۔۔

مجھے دیکھائیں۔۔ اس کا ہاتھ سائڈ پہ کیا۔۔

کیا ہوا بھابھی کو۔۔ فاطمہ اگے آئی۔۔

کچھ نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔ علیشہ اریان کو غصے سے دیکھ رہی تھی۔۔ جو اس کے کان کو قریب ہو کے دیکھ رہا تھا۔۔ اس کی گرم سانسیں وہ گردن پہ محسوس کرتے سمٹ سی گئی۔۔

کوئی زخم تھا کان میں۔۔ معائنہ کرتے اسے دیکھا جو اسے ساکت نظروں سے دیکھ رہی تھی فاطمہ بھی ایک طرف پریشانی سے ان دوں کو دیکھ رہی تھی۔۔

کچھ بھی نہیں ہے۔۔ میں جارہی ہوں۔۔ خود کو سنبھالتے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے کھینچا۔۔ پھر باہر کی طرف قدم بڑھاے اس سے پہلے کہ وہ باہر نکلتی اریان نے دوبارہ اس کی کلائی دبوچی۔

رکیں۔۔۔

فاطمہ اپ باہر جا بیٹا۔۔ ساتھ فاطمہ کو باہر بھیجا

جی۔۔ وہ اثبات میں سر ہلاتے باہر چلی گئی۔۔۔

دروازہ بند کرتے اسے دیکھا جو لب بھینچے وینڈو سے باہر دیکھ رہی تھی کان میں رکھا ٹیشو تیزی سے سرخ ہو رہا تھا۔۔

اس کے قریب آیا۔۔ وہ جو اتنے دنوں سے انکار انکار کی رٹ لگائے ہوئے تھا اب جب وہ اس کی خواہش پوری کر رہی تھی تو وہ بے چین کیوں ہو رہا تھا۔۔۔

اس کے پاس آنے پہ علیشہ کا دل یکبارگی دھڑکا لیکن اگلے ہی پل پیشانی پہ ناگواری کی لکیریں ابھریں۔

بہت بے مروت ہو تم اریان۔۔ میں تو سمجھی تھی کہ تم بس مجھے تنگ کرنے کے لیے انکار کر رہے ہو۔۔۔ پر نہیں تم تو ابھی تک اپنی انا میں قید ہو۔۔۔ تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا کوئی مرے یا جیے۔۔ بس تمہاری انا سلامت رہنی چاہیے۔۔ وہ پھٹ پڑی تھی

ابھی بھائی نے بتایا کہ آپ نے چین اتار دی ہے۔۔۔ اس کی شفاف گردن کو دیکھتے وہ مسکرایا۔۔۔ اگر آپ کو رشتے کی پرواہ ہوتی تو ایسا نہ کرتیں۔۔۔

میرا اور تمہارا تاتا ایک چین کا نہیں تھا اریان۔۔۔ جس کے اتار دینے سے رشتہ ٹوٹ جاتا۔۔۔ تم نے خود توڑا ہے تم چاہتے تھے ایسا۔۔۔ میرا اور تمہارا تاتا دل کا ہے اور یہ اتنے آسانی سے نہیں ٹوٹے گا چاہے تم رشتہ توڑ دو۔۔۔ اس کا لہجہ جذبات میں بھیگ رہا تھا۔۔۔

دل کا ناتہ۔۔۔ ہونہہ وہ استہزائیہ ہنسا۔۔۔ میرا اپنے دل پہ اختیار ہے۔۔۔ وہ پھر سے اپنی انا میں قید ہوا جو بہکنے لگا تھا۔۔۔ میں نے اپنے دل کی ساری کٹافتیں دھو ڈالی ہیں۔۔۔

کٹافتیں۔۔۔ علیشہ کو زور کا دھچکہ لگا۔۔۔ تم میری محبت کو کٹافتوں پہ محمول کر رہے ہو۔۔۔



اپ جو بھی سمجھیں میں اس پہ بحث نہیں کروں گا۔۔ اپ اپنا کان دیکھنے دیں مجھے۔۔ نروٹھے پن سے کہتے وہ ٹیشواٹھانے کے لے مرٹنے لگا تھا کہ علیشہ نے اس کا بازو پکڑ کے اپنی طرف کھینچا۔۔ اس کا انداز جارحانہ تھا۔۔ بحث نہیں حساب دینا پڑے گا تمہیں۔۔ میرے رت جگوں کا۔۔ میرے ہر اس پل کا جس میں مجھے تکلیف ہوئی صرف تمہاری وجہ سے۔۔ ہر اس بات کا جس سے میرا دل چھلنی ہوا ہے۔ اتنی آسانی سے تمہیں نہیں بخشوں گی۔۔ سمجھے تم۔۔

علیشہ۔۔ وہ چیخ گیا۔۔ اپ کو کوئی حق نہیں ہے مجھ سے اس طرح بات کرنے کا۔۔ میرا بازو چھوڑیں۔۔

پہلے میری بات کا جواب دو۔۔ تم کیوں ایسا کر رہے ہو۔۔ اگر تمہیں میں بری لگتی تھی تو پوپولیس اسٹیشن کیا لینے آتے تھے۔۔ اور اگر تمہارا خیال ہے کہ تم اپنے دل کی قربانی دے کے اپنے بھائی کے سامنے سر خرو ہو جاو گے تو

یاد رکھنا میں اسے بھی خوش نہیں رہنے دوں گی۔۔ بولتے بولتے وہ خاموش ہوئی۔۔ مجھے کوئی ٹھوس وجہ بتاؤ۔۔ انکار کی۔۔۔

کیونکہ مجھے آپ سے شادی نہیں کرنی۔۔۔ وہ تیزی سے بولا۔۔  
وہی پوچھ رہی ہوں کیوں۔۔۔ تم یہ فیصلہ اکیلے کیسے کر سکتے ہو۔۔۔ اس کے کان سے خون آنا بند ہو گیا تھا اب۔۔ کان میں پھنسا ٹیشو کب کا نیچے گر چکا تھا۔۔۔

چلو بتاؤ۔۔ اگر میں تم سے عمر میں بڑی ہوں تو یہ بات نہیں مانوں گی میں کیونکہ تم پہلے کہہ چکے ہو اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔ آج وہ سارے حساب کلئیر کرنا چاہتی تھی۔۔

میں آپ کے سامنے جواب دہ نہیں ہوں۔۔ وہ جھٹکے سے بازو چھڑوا کے دور ہوا۔۔

مت دو جواب لیکن میرا قصور تو بتاؤ۔۔ وہ زچ ہوئی۔

تمہارا قصور یہ ہے کہ تم بسنتی بیگم کی اولاد ہو۔۔۔ اور بسنتی وہ عورت ہے جس کی وجہ سے۔۔

شٹ اپ۔۔ وہ یکدم چیخنی۔۔ خبردار جو میری ماں کے خلاف ایک لفظ بھی کہا تو۔۔

مجھ سے بھی اپنی ماں پر زیادتی برداشت نہیں ہوئی۔۔ اس لے میں اپنی ماں کا بدلہ لوں گا۔۔ وہ دو بد و جواب دے رہا تھا

زیاتی میری ماں نے نہیں تمہارے باپ نے کی تھی۔۔ آریان نیازی۔۔۔ وہ اسے جھنجھوڑنا چاہتی تھی۔۔ لیکن وہ اپنی ماں کے خلاف مزید کچھ سنے پہ تیار نہیں تھی سو اپنا لہنگا سنبھالتے وہاں سے نکل آئی۔۔ فاطمہ بے جس و حرکت دروازے پہ کھڑی اسے جاتے دیکھتی رہی

سٹیرنگ پہ سر رکھتے اس نے گہرا سانس لیا۔۔ انسوپلوں کی باڑ توڑ کے سٹیرنگ کے خالی حصے سے ہوتے اس کے پاؤں پہ گر رہے تھے۔۔

وہ نہیں چاہتی تھی یہ سب ہو لیکن اس کے چاہنے سے کیا ہوتا ہے۔۔۔  
کیا ہوا سر۔۔ اکرام جو اسے تیزی سے باہر نکلتے دیکھ چکا تھا اس کے پیچھے آیا۔۔  
کچھ نہیں۔۔ انصوف کرتے وہ سیدھی ہوئی۔۔  
اگر کوئی مسئلہ ہے تو مجھے بتائیں میں حل کرتا ہوں۔۔۔  
کہانا کچھ نہیں ہوا۔۔ جاو یہاں سے اسے ڈپٹی گیپ سٹارٹ کی۔۔ اما اور مامو  
کو لے آنا میں پولیس سٹیشن جا رہی ہوں۔۔  
دوسری طرف آریان کمرے سے باہر نکلا تو فاطمہ گم صم وہاں کھڑی تھی  
۔۔۔

چلو بیٹا۔۔ اسے کندھے سے تھامتے وہ اسے لے کے باہر آگیا۔۔  
وہ رات بہت کھٹن تھی ان دونوں کے لیے۔۔ اسے یاد تھا جب وہ چھوٹے  
چھوٹے تھے رات کو ان کے بابا لیٹ گھر آتے... تھکے ہارے وہ ان سے مل  
نہیں سکتے تھے کیونکہ ان پہ پابندی تھی۔۔ ایک گارڈ ہمہ وقت ان کے آس  
پاس رہتا جو ان پہ نظر رکھتا۔۔ ماما بھی بس دور سے ہی ان کو دیکھتی رہتیں۔۔

ان کے بابا ملازم تھے بسنتی بیگم کے باپ کے۔۔ دھیمی طبعیت کے مالک  
 نفیس سے وہ بسنتی کو بھاگنے لیکن ان کی بات ان کی خالہ کی بیٹی یعنی ماما کے  
 ساتھ طے تھی۔۔ بسنتی ایک بری عورت تھی۔۔ جان بوجھ کے لڑکوں کو  
 اپنے پیچھے لگاتی اور پھر ان کو پھنساتی تھی۔۔ اسی طرح ایک رات اس نے بابا  
 کو نشہ دے کے ورغلا یا اور اسے سب کے سامنے بدنام کر دیا۔۔ گھر والوں  
 نے جب اس کی لٹی پٹی حالت دیکھی تو یہ جرم کرنے والے کا نام پوچھا  
 بسنتی نے آرام سے ان کے بابا کا نام لے دیا اور یوں وہ شریف انسان سے  
 بے غیرت بنا دیے گئے۔۔ انہیں اپنی عزت بہت پیاری تھی سو خاموشی سے  
 وہاں سے نکل آئے۔۔۔

لیکن وہاں ان کے گھر والوں نے ان پہ اعتبار ناکر کے گھر سے نکال دیا لیکن  
 ان کی ماما سے ان کا رابطہ رہا ایسے انہوں نے کوٹ میرج کر لی اور کہیں اور  
 روپوش ہو گئے کچھ وقت گزرا اور وہ وقت چھ سال پہ محیط تھا۔۔ ایک دفعہ  
 پھر بسنتی کے ماں باپ نے اسے ڈھونڈھ لیا اب کی بار ان کے ہاں ایک

نواسی تھی اور وہ تھی علیشہ گل۔۔۔ وہ کس کی بیٹی تھی اس کا باپ کو تھا کوئی نہیں جانتا تھا سوائے بسنتی کے

لیکن اس کے ماں باپ نے اسے ان کے بابا کی اولاد قرار دیا۔۔ اسے جان کی اور بچوں کی دھمکیاں دے کو وہ سارا دن اپنے گھر رکھتے خرچہ پانی بچوں کا وہی سنبھالے ہوئے تھے لیکن اس سے ملنے کی اجازت نہ تھی۔۔ وقت گزرا چھ سال کا تھا اریان جب وہ لوگ وہاں سے بھاگنے پہ پھر سے کامیاب ہو گے۔۔ اس کے بعد وہ لوگ انہیں ڈھونڈھ نہیں سکے تھے۔۔ لیکن اتنے عرصے میں ان کا باپ اتنا بدل چکا تھا کہ اسے اپنے بچے زہر لگتے وہ اپنی بیوی کو مارتا تھا۔۔ بچے بڑے ہوتے گے حیدر سمجھدار ہوا تو باپ کے سامنے ڈٹ کیا۔۔ انہوں نے بھی پھر خیال کیا ساتھ وہ اپنا بزنس بھی شروع کر چکے تھے ماما کے زیورات بیچ کے جو انہوں نے بھاگتے وقت چرائے تھے۔۔۔

پھر ان کی لائیف سیٹ ہو گئی۔۔ 28 سال کا تھا حیدر جب اس کے والد کی ہارٹ اٹیک کی وجہ سے موت ہو گئی۔۔

اس کا فون بج رہا تھا لیکن وہ نیم عنودگی میں جاتے جاتے سب سوچ رہا تھا

---

-----

اگلے دن سب ٹھیک تھا پہلے جیسا۔۔۔

براؤن لہنگے کے ساتھ لونگ شرٹ جس پہ بلیک سٹونز کا کام ہوا ہوا تھا بڑا سا  
دوپٹہ اس کے سامنے سے بلیک نٹ کا گھونگھٹ نکلا ہوا تھا.... کپڑوں کی  
مناسبت سے میک اپ کیے وہ دلہن بنی بہت پیاری لگ رہی تھی... اس کا  
... دوپٹہ اس کے پیچھے سے سیٹ کیا گیا تھا

چلیں... اسے پارلر سے حیدر ریسو کرنے آیا تھا... اس کے چہرے سے  
خوشی چھلک رہی تھی... گاڑی کا پچھلا دروازہ اکھول کے اندر بھٹیٹی تو حیرت کا  
... جھٹک لگا

بیک سیٹ پہ اس کے ساتھ آریان نیازی بھی بیٹھا تھا دوسری طرف...  
... حیدر ڈرائورینگ کرنے والا تھا

باہر دیکھتے آریان اسے مکمل نظر انداز کرتا آیا تھا سارے راستے... گاڑی  
... حال کے سامنے رکی وہ دونوں پہلے برائڈل روم میں گئے تھے

ہمارا نکاح نہیں ہو سکتا... سپاٹ لہجے میں کہتے انے والے وقت کا سوچ  
... کے ہی آریان کو پریشانی ہو رہی تھی

.... مطلب

.. میں سمجھی نہیں... نا سمجھی سے اسے دیکھا



پلیزیار ابھی بھی وقت ہے انکار کر دیں... اگر آپ انکار کر دیں گی تو ہم لوگ  
.. زلیل ہونے سے بچ جائیں گے.. اب وہ منٹیوں پہ اتر آیا تھا

مجھے نہیں سمجھ آرہا ریان تم کیا کہنا چاہ رہے ہو.. اور کیا چاہتے ہو...  
... گونگھٹ سے ابھی بھی اس کا چہرہ اڑھکا ہوا تھا

... تمہارا اور میرا رشتہ بہت مقدس سے ہم لوگ ایک ہی باپ

بکو اس بند کرو آریان.... اب اگر ایک لفظ بھی بولا تو یہیں شوٹ کر دوں  
گی... چھوٹی سی ساونڈ پروف گن جو وہ اپنی شرٹ میں چھپا کے لائی تھی باہر  
نکالی... تمہیں کیا لگتا ہے میں اتنی پاگل ہوں جو یہ سب سن لے تمہاری  
... باتوں میں آجاؤں گی

... ہمممم... اریان نے گہری سانس لی... مطلب اسے ہی انکار کرنا پڑے گا

تمہاری ماں کون ہے کیا تم جانتی ہو... تمہاری ماں نے میرے باپ کو  
.... ورغلا یہ ہے

اریان پلینز پلینز.. چپ کر جاو.... پسٹل کہ نال اس کے ماتھے پہ ٹکاتے وہ  
چیخی تھی.... تم جو کہہ رہے ہو وہ سب جھوٹ ہے... اور اب اگر تم بولے  
تو واقع میں گولی چلا دوں گی... اور مجھے یہ کرنے سے کوئی دقت نہیں ہوگی  
..... اس کے ہاتھ غصے اور ضبط سے کانپ رہے تھے  
..... جیسا تمہیں بتایا گیا ہے ویسا کچھ بھی نہیں ہے

ہم دونوں کا کوئی رشتہ نہیں ہے ایسا اریان نیازی... اور اب تم آرام سے باہر  
... چلو... گن اس کی کنپٹی پہ رکھتے اسے اگے چلنے کا اشارہ کیا

اس نے تر چھی نگاہ سے اپنی کنپٹی پہ رکھے پسٹل کو دیکھا.. وہ لوگ عین دروازے کے قریب پہنچ چکے تھے جب آریان نے ٹرن لیتے گھوم کے اسے کندھوں سے جکڑا۔۔۔۔۔ گن والا ہاتھ پکڑ کے اس کی کمر سے پسٹل لگایا۔۔۔ اب اگر کوئی حرکت کی تو گولیاں سیدھی اپ کے اندر جائیں گی... مجھے بتائیں سچ کیا ہے جو آپ جانتی ہیں

نال کو زور سے چبوتے وہ اس کے چہرہ کو بس زرا سے فاصلے سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ اس کے پوشٹ اڑیان کے سننے سے لگی تھی۔۔۔

اگر نابتاؤں توں... علیشہ حیرت زدہ تھی کہ یہ ایک دم سے سب پلٹ کیسے گیا...

سنپل آپ نہیں بتائیں گی تو ہمارا نکاح نہیں ہوگا جس کے لیے آپ مری جا رہی ہیں دوسرے ہاتھ سے اس کی ٹھوڑی اوپر کرتے اس کی گال کے ساتھ

اریان کے ہونٹ پٹچ ہو رہے تھے.. مجھ سے شادی کرنے کا خواب پھر  
... خواب ہی رہ جائے گا

ٹھک ٹھک.. آریان.. بیٹا آجاو.. اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتا باہر سے ماما  
کی آواز آئی.. علیشہ دلکش انداز میں مسکرائی.. چلیں جی میرے ہونے  
والے سنیاں جی.. رو مینس بعد میں کریں گے.. اپنے گال کے قریب  
ہونٹوں کی طرف اشارہ کرتے زرا سا ہلی  
چپ کر کے کھڑی رہیں.. اور ہلیں مت.. پستل پہ زور بڑھایا.. اپ  
مجھے بتائیں گی تو نکاح کروں گا ورنہ نہیں..  
ناکرو میرے پاس تمہارے بھائی کی صورت دوسرا اوپشن بھی موجود ہے..  
ہو نہہ اپ کی خوش فہمی ہے وہ اپ سے شادی کریں گے.. اس کا مزاق  
اڑایا..

بھائی آجائیں نا.. اب کی بار فاطمہ ائی تھی بلانے..  
. آتے ہیں.. اریان نے اسے واپس بھگایا..



سے دو گولیاں نکل سکتی ہیں.. علیشہ سہمی ہوئی اس کے سینے سے لگی پوری  
 .... انکھیں کھولے سامنے دیکھ رہی تھی

ڈریں نہیں.. اپ کو مار دوں گا تو میرا کیا ہو گا... یونو اپ سے تو میں محبت کرتا  
 ... ہوں.. سائڈ پہ لگے آئینے میں دیکھتے اس کا مزاق اڑایا

چلیں اگے... پھر چلنے کا اشارہ کیا۔۔۔ اب علیشہ اگے تھی۔۔۔ گناریان  
 ... نے اپنی شیروانی کی اندرونی جیب میں رکھی

چلیں پھر دواڑہ کھول کے اسے باہر دھکیلا.. وہ خود بھی اس کے پیچھے آیا.. وہ  
 لوگ باہر آئے تو دلہے کی جگہ پہ حیدر برجمان تھا... اسے دیکھ کے اٹھ کھڑا  
 ہوا.. پھر اگے ہو کے گل کا ہاتھ تھا مناجا جیسے زبردستی اریان نے پکڑ لیا..

.... پھر گھور کے بھائی کو دیکھا

ان سے میں ہی شادی کروں گا... حیدر نے مسکراہٹ دباتے گھونگھٹ  
 ... سے دیکھتی علیشہ کو وکڑی کا نشان دیکھا یا

ایکجولی کل جب وہ پارلر سے واپسی پہ اسے حیدر نے ہی کہا تھا کہ رشتے سے انکار کا ناطک کرو... اس سے آریان کو ریٹلائز ہو گا کہ وہ کتنی امپورٹنٹ چیز کو بس ضد میں آ کے کھورہا ہے... لیکن درمیان میں نیا ہی پنکا پڑ گیا.. اب اتنا تو... پکا تھا کہ نکاح خواں کے پوچھنے پہ وہ انکار نہیں کرے گا

پھر کچھ بعد نکاح شروع ہوا

علیشہ گل ولد عارف محمود آپ کا نکاح آریان نیازی ولد شہباز نیازی کے ساتھ حق مہر ستر لاکھ روپے سکہ رائج الوقت ہونا طے پایا ہے۔ کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔؟؟۔۔

اتنا زیادہ حق مہر۔۔ سب شدہ رہ گئے۔۔

ہمیں اپنی بیٹی کی حفاظت کرنی ہے اور یہی طریقہ ہے۔۔ علیشہ کے مامواگے آئے۔۔ آریان سمجھ گیا تھا سو اس نے سر ہلا دیا کہ کوئی مسئلہ نہیں پھر دوبارہ نکاح خواں نے پوچھا

اعلیٰ شہ گل ولد عارف محمود آپ کا نکاح آریان نیازی ولد شہباز نیازی کے ساتھ حق مہر ستر لاکھ روپے سکھ رائج الوقت ہونا طے پایا ہے۔ کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔؟؟۔۔

جی

اعلیٰ شہ گل ولد عارف محمود آپ کا نکاح آریان نیازی ولد شہباز نیازی کے ساتھ حق مہر ستر لاکھ روپے سکھ رائج الوقت ہونا طے پایا ہے۔ کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔؟؟۔۔

جی

اعلیٰ شہ گل ولد عارف محمود آپ کا نکاح آریان نیازی ولد شہباز نیازی کے ساتھ حق مہر ستر لاکھ روپے سکھ رائج الوقت ہونا طے پایا ہے۔ کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔؟؟۔۔



جی..

پھر اسی طرح اریان سے پوچھا اس نے بھی سکون سے تین دفہ قبول کر

لیا...

مبارک ہو.. پاس بیٹھی ماما نے گل کو گلے لگا کے اس کے گال کو چومنا تھا...

... پھر اپنے بیٹے کو پیار کیا

پھر نکاح کی مٹھائی تقسیم کر دی گی... سب انہیں مبارک باد دے رہے

تھے...

اپ کہ یہ نکاح والی خواہش تو پوری ہو گئی ہے لیکن اسندہ کو ی بات نہیں  
... مانوں گا... پاس بیٹھی اپنی ابھی کچھ دیر پہلے ہی بنی بیوی کے کان میں غرایا  
میں منوالوں گی.. سوچتے اس نے اریان کی بات کو اگنور کیا اگر جواب دیتی تو  
... وہ اور تیش میں آ جاتا.. بس یہ فنگشن پر سکون گزر جاتا

امانے پھر کچھ دیر میں آ کے گولڈ کی گھڑی اریان کی کلائی میں باندھی تھی  
جیسے ناگواری سے دیکھتے کچھ دیر بعد ہی اتار کے علیشہ کی گود میں پھینک دیا..  
شکر ہے امانے دیکھا نہیں تھا

.....

وہ لوگ تقریباً مغرب اور عشاء کے درمیان گھر پہنچے تھے ریسپشن بھی آج ہی  
ہو گیا تھا... ایک بچے نکاح ہوا پھر تین بچے ریسپشن... کیونکہ ان دونوں  
کے پاس زیادہ چھٹیاں نہیں تھیں اور زیادہ تر ڈکڑا اور پولیس والے ہی تھے..  
ان کو بھی مسئلہ ہوتا

....

... بھابھی کافی پیئیں گی... فاطمہ نے اسے بیڈ پہ سٹ کر کے بیٹھایا تھا  
.... نہیں چائے پیوں گی... اسے دیکھا  
... اوکے... بھی لادیتی ہوں

ویسے آریان بھائی بھی بہت پیتے ہیں.. دروازے سے نکلتے نکلتے وہ اسے  
..چھیڑنے والے انداز میں کہہ گی

اسے ابھی گے دو منٹ ہوئے تھے جب دروازہ کھٹکھٹاتے آریان اندر داخل  
ہوا..۔۔علیشہ کا دل لمحے کے لیے تھما۔۔ آریان نے دروازہ بند کیا پھر  
... دروازے سے ہی ٹیک لگا کے اسے دیکھنے لگا

اس کی نظروں کی تپش محسوس کرتے عیشہ نے نظر اٹھا کے گھونگھٹ سے  
اسے دیکھا.. سگریٹ کا کش لیتے وہ دھواں اڑا رہا تھا... اوف یہ شوق بھی  
ہیں ڈاکٹر صاحب کو.... بولنے کی حس جاگ رہی تھی لیکن دل کی دھڑکن  
... نے خاموش کر وادیا

انسپیکٹر عیشہ گل... اپ کو ایسے سر جھکائے گھونگھٹ نکال کے بیٹھنا"  
زیب نہیں دیتا... "سلگتی سگریٹ ایش ٹرے میں مسلتے آریان مضبوط  
.. قدموں سے چلتے ہوئے اس کے قریب آیا

جی بلکل... "جھکے سر کو اٹھاتے علیشہ نے گھونگھٹ کے اندر سے ہی اریان"

... کو دیکھا.... پھر خود ہی اسے پلٹ دیا

مجھے زیب نہیں دیتا کے ایسے شخص کا انتظار کروں جس نے میری ماں کو"

بد کردار قرار دیا ہے.... "ایک منٹ میں اس کی فیلنگز اڑ چھو

ہوئیں... مطلب آریان کا کوئی ارداہ نہی تھا اس سے اچھے انداز میں بات

... کرنے کا تو پھر وہ کیوں کرے

ہاہا.. "وہ طنزیہ ہنسا... "اپ کا یہی انداز.... یہ ہی انداز زہر لگتا ہے"

... مجھے.. "اسے بازو سے پکڑ کے اپنے مقابل کیا

کیوں سچ ہی تو کہا ہے... "وہ اس کی آنکھوں میں جھانک رہی تھی جہاں"

.. سفاکیت ہی سفاکیت تھی

بلکل... سچ کہا ہے... اپ کو پتہ ہے جب ہماری پہلی ملاقات ہوئی تھی.."

وہ رکا

ہاں ہاں... جیل کی سلاخوں کے پیچھے تھے تم... اپنا بازو چھڑوا کے سینے پہ

باندھتے اس نے اریان کو طنزیہ دیکھا

اس وقت میں سوچ رہا تھا... ایک دفہ یہاں سے باہر نکل جاؤں... اپ کا"

وہ حشر کروں گا کہ ساری زندگی نہیں بھول پائیں گی..." اس کے لہجے میں

.... زہر گھلا ہوا تھا

لیکن الٹا میں نے تمہارا وہ حشر کر دیا کہ ساری زندگی "ڈاکٹر آریان" نیازی "انسپیکٹر علیشہ گل" کو یاد رکھے گا... اسے کے سینے پہ شہادت کی... انگلی چبوتے وہ اسے مزید اشتیال دینا لگی

اس کی بات پہ ایک لمحے کے لیے آریان کا رنگ فق ہوا تھا۔۔۔ مٹھیاں بھیج

... کے خود پہ ضبط کیا

... ہاں وہ تو ہے اعتراف کرتے اس کے سر پہ رکھا دوپٹہ اتارنے لگا

ویسے آپ آج بہت پیاری لگ رہی ہیں... سیاڈ پہ رکھتے اس کی ٹھوڑی سے پکڑ کے چہرہ اوپر کیا... اس کے ہونٹوں کو چھوتی نتھلی اس وقت آریان کو ظلام سماج لگی تھی... ناک سے ناک ٹکراتے نتھلی کو کھول دیا جو بالوں کے ساتھ جھول گی... ڈارک اورنج لپسٹک سے سجے ہونٹ.. انگوٹھے سے مسلتے

.. سرخی کو ارد گرد پھیلا دیا

ہمارا میل نہیں بنتا تھا ویسے... پھر جھک کے اس کے ایئرنگز کانوں سے الگ کیے... علیشہ تو ساکت اس کے بازو کے سہارے کھڑی تھی۔۔۔

اس کے ہاتھوں کے لمحس کو محسوس کر رہی تھی جو ضرورت سے زیادہ  
 ازیت ناک تھا.... وہ اسے چھو نہیں مسل رہا تھا.. وہ منجمند تھی اپنی جگہ پہ..  
 ... بالوں سے بینس کھینچ کے نکالیں پھر ہاتھ بڑھ کے شرٹ کو گلے سے  
 ... پکڑنے لگا تھا جب علیشہ پیچھے کو سر کی

... م.. مجھے نیند آرہی ہے... جلدی سے دوسری طرف سے نکلی  
 اتنے جلدی... آج تو ہماری انجوائے کرنے کی رات ہے.. اسے جاتے دیکھ  
 کے وہ خود بھی پلٹا. اور اپ نے مجھے سچ بھی بتانا تھا.. چلتے ہوئے اس کے  
 قریب آیا.. ناپ نے رونمائی کا تحفہ لیا ہے... پیچھے سے آتے اس کے اپر کو  
 کو الگ کیا.. پتہ نہیں کیوں علیشہ کو اریان سے ڈرل لگنے لگا تھا... یا شاید  
 رشتے کا لحاظ... پراج اریان کا دن تھا.. اور وہ اسے روک نہیں سکتی  
 ... تھی..

اپ کو ابھی دیکھا بھی نہیں ہے... بال اٹھا کے کندھے پہ رکھتے اسے کمر سے جکڑا.... پھر سلگتے ہونٹ کان کے قریب گردن پہ رکھے... یہ پہلی مہر... میرے نام کی... پھر مسکراتے اس کی کرتی کی گریبا کو کھینچا جو کھلتی چلی گی آریان تم حد سے بڑھ رہے ہو... جلدی سے رخ بدلتے وہ دور ہوئی...  
.... مجھے چینیج کرنے جانا ہے.. پھر واپس مڑتے ڈریسنگ روم میں بند ہوگی اب تو روز چینیج کرنا پڑے گا.. ڈور کو دیکھتے مٹھیاں بھینچی... پھر شیر وانی سے... باکس نکال کے سائنڈ دراز میں پھینکا۔۔

جلدی باہر آئیں.. دس منٹ تک وہ اندر ہی رہی.. پھر لائٹ اور نیچ کلر کی سادے شلوار قمیص کے ساتھ شیفون کا دوپٹہ کندھے پہ پھیلائے باہر نکلی.. میک اپ ابھی بھی ویسا ہی تھا... ایکچولی اگر وہ واش روم میں جاتی تو کپڑے نہیں تھے اور یہاں پانی.. لیکن اب وہ منہ دھو لیتی تو بھی کوئی مسئلہ نہیں تھا.. آریان دوسری طرف رخ کیے موبائل دیکھ رہا تھا... علیشہ موقع کا فائدہ.... اٹھاتے ڈریسنگ روم سے باتھ روم میں گھس گی



... اریان نے پیچھے مڑ کے دیکھا تو دروازہ بند ہو چکا تھا

.....

اگلے دن صبح ناشتہ اما اور مامولے کے اے تھے رسم کے مطابق.. اریان  
ناشتہ کر کے دوبارہ سو گیا تھا... حیدر نے بھی دو بجے واپس چلے جانا تھا.. اما  
مامو اور ماماتینوں بیٹھے گپیں لگا رہے تھے وہ چائے کا کپ اٹھا کے فاطمہ کے  
... ساتھ باہر لان میں اگی

لان کچھ زیادہ ہی بڑا تھا... گھر کے سامنے حصے پہ اتنی جگہ نہی تھی بس  
راہداری یا گیراج تھا اور دوسری طرف کچھ پھول وغیرہ لگے تھے... یہ گھر کی  
پچھلا حصہ تھا جہاں آم مالٹے جامن امرود انار کا ایک ایک درخت لگا ہوا تھا اور  
وہ سب پھل دار تھے موسم کے حساب سے... ان کے ساتھ چھوٹی چھوٹی  
کیاریاں بھی تھیں جن میں دھنیہ پودینہ بالک میتھی اور مولیاں لگی ہی  
تھیں.... لان کے تین اطراف میں پھول بھی تھے جن میں گلاب اور چنبیلی

کے زیادہ تھا.. ماسم بہار کی بوٹی بھی لگی ہوئی تھی... سب بہت پیارا ہے...  
... وہ تعریف کیے بنانا رہ سکی

یہ سب ماما نے کیا ہے.. گھرا کیلی ہوتی ہیں تو یہی مصروفیت ڈھونڈھی...  
... مسکرا کے بتاتے وہ ایک طرف پڑی چیر زپہ کے بیٹھ گئیں

ان پھلوں میں سے زیادہ تر پڑوس کے بچے کھا جاتے ہیں خاص طور پہ جامن  
.. اور آم.... ان دنوں ماما سپیشل چوکیداری کرتی ہیں

کرنی بھی چاہیے... چائے کاسپ لیتے اوپر دیکھا جہاں اریان کھڑا نہیں دیکھ  
... رہا تھا

.. بھائی سوئے نہیں... فاطمہ نے بھی اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا  
.. شاہد نہیں... یقیناً نہیں..

.... اپ کو بلارہے ہیں... اریان زرا سا اگے کو جھکا ہوا تھا کمینیاں ٹکائے  
نہیں بلارہا.. فاطمہ کو گھورا

نہی اسی لیے وہاں کھڑے ہیں.. دیکھیں... بھائی نیچے آجائیں ساتھ ہی اسے  
.. اواز دے ڈالی وہ نفی میم سر ہلاتے اندر چلا گیا  
لگتا ہے انہیں اندر اپ کی ضرورت ہے.. فاطمہ نے اسے جان بوجھ کے  
.. چھیڑا

ڈاکٹر صاحب کو نیند کی ضرورت ہے بس اور کچھ نہیں.. ڈھیٹ بن کے  
.. چائے پیتی رہی

.. کیوں رات کو نہیں سوئے کیا.... شرارتی لہجے میں کہا  
نہیں... جاگنے کی عات ہے شاید اس وجہ سے نہیں سوسکا جلدی سے  
.. ایکسپلین کیا

.. اچھا... اب میں نے اور تو کچھ نہیں کہا  
ہاں لیکن تمہارے انداز نے تو کہا نا... چھوٹی ہو چھوٹی رہو... جلدی بھا بھی  
... والا روعب جھاڑا

.. اب اتنی بھی نہیں ہوں بس دو تین سال چھوٹی ہوں گی.. منہ بناتے کہا

تم اور آریان ٹوینس ہو کیا... کونکہ وہ بھی مجھ سے تین سال چھوٹا ہے اور تم بھی ..

نہیں نہیں... وہ تو مجھ سے چھ سال بڑے ہیں... اپ کو انہوں نے کتنی اتج بتای... اسے لگا شاید اریان نے جھوٹ بولا ہو گا ان سے ورنہ وہ لگتی تو نہی .. تھیں

... اٹھائیس کا بولا تھا.. شاید

... ہاں اتنے کے ہی ہیں اپ کی کیا اتج ہے

میں بتیس سال کی ہوں.. تمہارے بھائی سے تقریباً تین چار سال بڑی...  
... حیدر کی کلاس میٹ

ہمم. اپ کو حیدر بھائی سے بھی محبت تھی نا.... اس کی بات پہ ایک لمحے کے لیے علیشہ گھبرای تھی... اگر اس لحاظ سے دیکھا جائے تو اس کا کردار بھی .. مشکوک ٹھہرتا... پہلے بڑا بھائی اور پھر چھوٹے بھائی سے شادی کر لی  
... علیشہ.... اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی اریان نے اسے اواز دی

کہا تھا نا بھائی بلارہے ہیں... خالی مگ اٹھاتے فاطمہ بھی اس کے ساتھ ہی اٹھ  
..گی تھی

وہ اوپر آئی تو آریان سٹیڈی روم میں تھا

اپ کا موبائیل بج رہا تھا۔۔ دروازہ کھلا تھا سو وہ اسے اتے دیکھ چکا تھا۔۔  
وہ اپنے موبائل کے قریب آئی۔۔ اٹھا کے دیکھا تو مامو کی کال تھی۔۔ کال  
بیک کرتے ایک نظر آریان کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔ پھر اس کے  
دوپٹے کو دیکھا جو عیش ٹرے کے عین اوپر تھا اور اس کے اندر ابھی آریان نے  
جلتی سگریٹ رکھی تھی۔۔ تھوڑی دیر پہلے وہ بالکنی مس کھڑا سگریٹ ہی پی رہا  
تھا۔۔ اس کے آنے سے پہلے وہاں رکھ دیا۔۔ اب وہاں سے دھواں نکل رہا تھا  
۔۔ مزے سے ریو النگ چیئر سے ٹیک لگائے وہ دیکھنے لگا۔۔ دھواں زیادہ  
ہوتا جا رہا تھا۔۔ گل دوسری طرف رخ کیے بات کر رہی تھی جب اسے کچھ  
جلنے کی بوائی۔۔ زرا سی نظر پھیر کے دیکھا تو اس کا دوپٹہ زرا زرا جل رہا تھا  
۔۔ پھر اگلی نظر آریان کو دیکھا جو مسکرتے اس جلتی آگ کو دیکھ رہا تھا ایک

لمحے کے لے علیشہ کا دل ڈوب کے ابھرا۔۔ مطلب وہ دیکھ کے بھی حرکت نہیں کر رہا تھا۔۔ وہ دوبارہ سے بات سننے لگی اما کال پہ تھیں وہ اسے کچھ کہہ سکتی تھی اور اریان کی مسکراہٹ میں اضافہ ہوتا بڑ رہی تھیں اگ جارہا تھا۔۔ علیشہ کی آنکھوں میں نمی جمع ہونے لگی۔۔ موبائل کان سے لگائے وہ واشروم میں آئی اریان چمیر گھسیٹ کے سیدھا ہوا۔۔ دوپٹہ اتار کے بیسن میں پھینکا جو کافی جل چکا تھا۔۔ پھر منہ پہ چھپا کے مارتے خود کو آنے میں دیکھا۔۔ آریان سچ میں اس سے محبت نہیں کرتا تھا۔۔ وہ واقعہ بدلہ لے رہا تھا۔ اسے کچھ بھی نہیں ہوا اگ کو دیکھ کے۔۔ اریان سے شادی کر کے اس نے غلطی تو نہیں کر دی دل و سوسوں سے گھرا جا رہا تھا۔۔ کتنی ہی دیر وہ اندر کھڑی رہی۔۔

علیشہ۔۔ باہر سے آتی اریان کی آواز پہ اسے حوش آیا تھا۔۔

آپ ٹھیک ہیں۔۔ فکر مند سی آواز پہ اس کے لب پھیلے۔۔ ہونٹوں پہ زبان پھیرتے موبائیل اٹھا۔۔ دروازہ کھول کے باہر نکلی زرا سافا صلی پہ آریان کھڑا تھا۔۔

اتنی دیر لگادی۔۔ اپ ٹھیک تو ہیں۔۔ اس کی آنکھوں سے وہ فکر کیوں نہیں چھلک رہی تھی جو اس کے لہجے میں تھی۔۔ اسے دیکھتے سوچا۔۔ ہم ٹھیک ہوں۔ کبڈ سے دوسرا دوپٹہ نکالتے خود پہ پھیلا یا۔۔۔ کال کس کی تھی۔۔ وہ بھی چلتا ہوا اس کے پیچھے آیا۔۔ ماما کی۔۔

کیا کہہ رہی تھیں وہ۔۔۔ اس کا سپاٹ چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔ شاید وہ روکے ائی تھی۔۔

کہہ رہی تھیں شام کا کھانا ہمارے ساتھ کھانا۔۔ صرف اپ کو بلایا ہے۔۔ وہ اسے جانچ رہا تھا۔۔ اپ کو بھی۔۔ وہ اب کمفرٹر سیدھا کر کے لیٹ رہی تھی۔۔

میں نے ہو سپیٹل جانا ہے۔۔ معذرت کر دینا میری طرف سے۔۔ دوسری طرف سے ا کے بیٹھتے کہا۔۔

کر چکی ہوں۔۔ کفر ٹر مکمل تان لیا یعنی اب بس کر دو  
اریان اسے دیکھتا رہ گیا پھر لیٹ گیا گیارہ بج رہے تھے دو بجے اسے بھائی کو  
ایئر پورٹ چھوڑنے جانا تھا

ڈیڑھ بجے وہ الارم کی آواز پہ اٹھا تو علیشہ دوسری طرف نہیں تھی۔۔ یعنی وہ  
اس کے سونے کے انتظار میں تھی۔۔ سستی سے لیٹا رہا کچھ دیر۔۔ پھر اٹھ  
کے کپڑے نکالے اور فریش ہو کے تیار ہوا۔۔ نیچے آیا تو فاطمہ اور ماما حیدر کی  
پیکنگ کر رہی تھیں جبکہ کچن سے آوازیں بھی آرہی تھیں مطلب علیشہ ادھر  
ہی تھی۔۔ وہ کچن میں اتے ٹھٹھک کے رکا۔۔ اندر حیدر تھا۔۔ وہ کسی بات  
پہ ہنس رہے تھے۔۔

پلین کس کا تھا۔۔ حیدر کالر چھوتے اتر آیا جب اریان اندر داخل ہوا تھا۔۔



اہم کیا باتیں ہو رہی ہیں۔۔۔ گلا کھنکارتے ایک نظر علیشہ کو دیکھا۔۔  
 بس میں اپنی پرانی دوست سے کچھ دل کی باتیں کر رہا تھا۔۔ حیدر نے اسے  
 دیکھ کے انکھ دبائی۔۔ اریان بمشکل ہی مسکرا پایا تھا ورنہ دل تو کر رہا تھا ایک  
 علیشہ کے منہ پہ جڑے جو بے شرمیوں کی طرح اس سے دانت نکال نکال  
 کے باتیں کر رہی تھی

بہت باتیں نہیں کرتیں اپ بھائی سے۔۔۔۔ حیدر کے باہر جانے کے بعد وہ  
 اس کے سر پہ کھڑا تھا۔۔ جبکہ وہ اسے حیرت سے دیکھ رہی تھی  
 تو۔۔ کیا نہیں کر سکتی۔۔ دوبارہ سے رخ موڑ کے چولہا بند کیا۔۔  
 نہیں۔۔۔

وجہ۔۔ وہ اب مگ نکال رہی تھی۔۔  
 کیونکہ میں کہہ رہا ہوں۔۔ میں نہیں چاہتا کہ میرے علاوہ کوئی اور اپ سے  
 ایسے قریب۔۔

شٹ اپ۔۔ بہت ہی گھٹیا سوچ ہے تمہاری۔۔۔

تمیز سے بات کریں۔۔ بازو سے پکڑ کے سختی سے اپنی طرف کھینچا۔۔ میں  
 اپ کا شوہر ہوں۔۔ اور حق رکھتا ہوں اپ کو ان سب چیزوں سے روکنے  
 کا۔۔

حق تو اور بھی بہت ہیں اگر تم ادا کرو تو۔۔ اپنا بازو کھینچتے اس کی انکھوں میں  
 دیکھا۔۔

اچھا مثلاً۔۔ وہ بازو باندھ کے شیف سے ٹیک لگا گیا۔۔  
 مرتی ہوئی بیوی کو بچانا۔۔ ائی برواچکا کے کہتے وہ طنزیہ ہنسی۔۔  
 اریان کو دھچکا لگا۔۔ وہ اسے ایسے ہی چھوڑ کے کپ اٹھا کے باہر چلی آئی۔۔  
 کچھ دیر بعد وہ حیدر کو چھوڑنے جا رہا تھا۔۔

اپ بھی اب شادی کر لیں۔۔ گاڑی سٹارٹ کرتے سامنے دیکھا جہاں ماما  
 فاطمہ اور علیشہ کھڑی انہیں بائے بائے کر رہی تھیں۔۔  
 کیوں۔۔ موبائیل چارج پہ لگاتے حیدر نے حیرانی سے پوچھا۔۔ پگھر سامنے  
 دیکھ ک سب کو بائے بائے کیا۔۔

کیا ہو گیا ہے یار۔۔ اتنا اسپیٹ کیوں ہو۔۔ کوئی مسئلہ ہے تم لوگوں کے  
درمیان۔۔۔۔

نہیں تو بس ایسے ہی کہا ہے۔۔ گاڑی کی سپیڈ بڑھاتے کہا۔۔  
لیکن مجھے نہیں لگ رہا۔۔ وہ بھی کچھ سیڈ سی لگی مجھے۔۔

اپ صرف خود پہ دھیان کیوں نہیں دیتے۔۔ اس کا لہجہ کروا ہو رہا تھا۔۔  
تمہیں مجھ سے پروہلم ہے کیا۔۔ حیدر اب اس کی طرف گھوما۔۔ اگر ایسا ہے  
تو بھائی بے فکر رہو میں جیسے ایک دفہ چھوڑ دیتا ہوں بس پھر چھوڑ دیتا ہوں  
۔۔ اسے تسلی دیتے کہا۔۔

جی لیکن وہ تو ایسی نہیں ہیں نا۔۔ مجھے ان کی نہیں اپ کی فکر ہے۔۔  
حیدر خاموش ہو گیا۔۔ پتہ نہیں کب وہ علیشہ کو دل سے ایکسیپٹ کرے گا  
۔۔ محبت کے داعوے کرنے والا بدل گیا تھا۔۔ خیر سب بدل جاتے ہیں  
۔۔ وہ بھی تو بدل گیا تھا۔۔ اور علیشہ بھی تو بدل گئی تھی۔۔۔

-----

رات کے بارہ ہونے والے تھے اور اریان ابھی تک واپس نہیں آیا تھا... وہ کب سے اس کا انتظار کر رہی تھی نا کوئی میسج نافون اور اس کا موبائل بھی بند... جارہا تھا

سب سوچکے تھے... اور وہ جاگ رہی تھی حالانکہ وہ اس سے ناراض تھی اور اس کا اظہار بھی کر چکی تھی.. لیکن اگلے کو فرق پڑتا تو کیا ہی بات... تھی.... ایسے ہی سوچتے سوچتے کب اس کی آنکھ لگی پتہ ہی نا چلا.. صبح فاطمہ نے دستک دے کے اسے جگایا تھا

... سوری.. رات دیر تک جاگتی رہی تو آنکھ نہیں کھلی

.. کوئی بات نہیں بھا بھی نماز پڑھ لیں. دیر ہو رہی ہے... وہ واپس چلی گی

ابھی تک اریان نہیں آیا تھا.. وضو کر کے نماز پڑھی پھر نیچے آگئی.... فاطمہ  
... کچن میں تھی... ماما کو سلام کر کے وہاں آگئی

انج میں نے جانا ہے ناشتہ ملے گا... وہ سات بجے ہی پولیس سٹیشن پہنچ جاتی  
... تھی

... لازمی جانا ہے... فاطمہ نے روٹی بیلے اسے دیکھا

ہاں نا... ایسے پھر اسٹینڈس ویک ہوتی ہے اور اگر کوئی اجاے اوپر سے تو بھی  
.. ریپوٹیشن خراب ہونے کا خطرہ

ہممم ٹھیک ہے... ایسے تو پھر اپ اور بھائی بس سنڈے کو ہی ملاقات کر سکیں  
... گے.. ان کی رات کو شفٹ ہوتی اور اپ کی دن کو

ہاہا... اچھا ہے نا ایک دوسرے کی شکل کم ہی دیکھیں گے.... ناشتے کی ٹرے  
اپنے سامنے کھسکاتے ناشتہ کرنے لگی... وہ جان بوجھ کے جارہی تھی اور اب  
.... ایسا روز ہونے والا تھا

.....

بھا بھی جائیں گی کیسے... وہ تیار ہو کے نیچے ای تو فاطمہ لیونگ روم میں بیٹھی  
چائے پی رہی تھی۔۔ گاڑی تو بھائی لے گئے ہیں اور اپ کی جیب بھی یہاں  
... نہیں ہے

ہاں میں نے پولیس سٹیشن کال کر دی تھی اکرام لینے آرہا ہے واپسی پہ بھی  
.. کوئی نا کوئی بندوبست ہو جائے گا

بچنے والے تھے جب باہر جیپ کا ہارن بجا وہ ماما سے اجازت لے کے 7  
 .. پولیس سٹیشن آگئی.. وہاں سب ہی خوش تھے۔۔ اس کی واپسی پہ  
 ... سراج تو اپ ارام ہی کریں گی نا.. رشید نے دانت نکالتے اسے دیکھا  
 کیوں ہئی... اج تو زیادہ لوگوں کو زلیل کرنا ہے دبنگ انداز میں چلتی ہو اپنی  
 .. کرسی پہ بیٹھی کتنے دن ہو گئے تھے یہاں بیٹھے ہوئے  
 ... ناشتہ کریں گی میں ابھی لے آتا ہوں  
 نہیں اب تو گھر سے کر کے آیا کروں گی بس تم لوگ اب ارام سے اپنا کام  
 کرو۔۔ میری ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے.. فائلز کھولتے وہ کام میں  
 بزی ہوگی ان کچھ دنوں میں کوی ریپوٹ نہیں تھی سوائے ایک لڑائی کیس  
 ... کے.. وہ بھی ان لوگوں نے سلجھا دیا تھا  
 اج کل ماحول میں سکون سا پھیلا تھا نا یا جرم ختم ہو رہا تھا... ویسے عام حالات  
 میں تھانوں کے چکر کم ہی لگتے ہیں لوگوں کے ہاں اگر کسی کی جدی پشتی

دشمنی چل رہی ہو تو اس سے نبٹنا تھوڑا مشکل ہو جاتا ہے... ایک ایسا ہی  
مقدمہ درج ہونے والا تھا جو اس کہ زندگی کو گھما دیتا

.....

او کے میں چلتا ہو... فارس اس سے مصافحہ کرتے باہر چلا گیا اس کا بھی وقت  
ہو گیا تھا جانے کا... ابھی وہ اٹھنے کی سوچ رہا تھا جب علیشہ کے مامو صاحب  
... تشریف لے آئے

کیسے ہو داماد جی... "خوش اخلاقی سے بولتے وہ آرام سے کرسی گھسیٹ کے  
بیٹھ گئے... اریان نے ناگواری سے انہیں دیکھا... جانتا تھا اب پھر پیسے لینے  
... اے ہونگے

پیسے نہیں ہیں میرے پاس... "ان کے مطالبہ کرنے سے پہلے ہی اریان نے  
بتا دیا....



ہاہا... اچھا... مجھے بس پانچ لاکھ کی ضرورت تھی... "کھیسانا ہو کے کہتے وہ  
... بہت بچارے لگے

میرے پاس فلحال یہ ہی دو ہزار ہیں... "وائیلٹ سے دو ہزار نکال کے ان  
... کے سامنے رکھے

بیٹا یہ تو میں جاتے جاتے ہی ختم کر دوں گا.. "پیسے اٹھا کے جیب میں بھی رکھ  
لیے... "اچھا ایسا کرو جو علیشہ کے حق مہر کہ رقم ہے اس میں سے تیس لاکھ  
دے دو... باقی پھر بعد میں حساب کر لیں گے... "وہ کہہ تو ایسے رہے تھے  
.. جیسے درختوں پہ لگتے ہوں پیسے اور اریان انہیں توڑ کے تھما دے دے گا

جناب حق مہر کے سترہ لاکھ ہیں باقیوں کا حساب تو مجھے کرنا ہو گا... "تیوراں  
...چڑھاتے اس کا موڈ بری طرح خراب ہو رہا تھا

نہیں نہیں ستر لاکھ لکھوائے تھے... اپ بے شک دیکھ لو... "وہ ایسے  
.. معصوم بنے ہوئے تھے جیسے ابھی پیدا ہوئے ہوں

اپ "کو غلط فہمی ہو رہی ہے... "برہم ہوا.. "جب حق مہر کی بات اپ نے  
کہی تھی تب اپ نے سترہ لاکھ بولے تھے سب نے سنا تھا اب اگر اپ مقرر  
... بھی جائیں تو کوئی فرق نہیں پڑتا

"تم ایک دفہ نکاح نامہ دیکھا لو

"...چوبیس گھنٹے اٹھائے نہیں پھرتا میں

تو علیشہ سے کہو وہ فوٹو بنا کے بھیج دے گی.. "مشورے سے نوازتے آرام  
... سے بیٹھے ہوئے تھے

... ان کو دیکھتے اریان نے علیشہ کو کال کی جو دوسری ہی بل پہ رسیو کر لی گی

.. واہ.. بڑے جلدی یاد اگی بیوی کی.. "طنز کرتے چیونگم چبای

نکاح نامے کی پک سینڈ کریں.. "اس کی بات کو انور کرتے روکھے انداز  
... میں کہا

کیوں خیریت.. فائل بند کرتے وہ سیدھی ہوئی..

ہاں ضرورت ہے کچھ جلدی کر دیں۔۔ "کہہ کے فون بند کر دیا علیشہ دیکھتی رہ گئی۔۔

پھر گھر فون کر کے فاطمہ سے کہا کچھ دیر بعد اس نے سینڈ کی تواریاں کو سینڈ کر دی

حق مہر میں واقع سترہ لاکھ تھے۔۔ "جب آپ نے کہا تھا میں نے مولوی صاحب کو تب ہی اشارہ کر دیا تھا جناب۔۔ اب آپ یہاں سے جائیں مجھے گھر "جانا ہے

یہ تم نے اچھا نہیں کیا۔۔ بہت پچھتاو گے۔۔ "اسے دھمکاتے وہ تن فن کرتے وہاں سے چلے گے

وہ گھر پہنچا تو علیشہ جا چکی تھی۔۔

بھابھی کہاں ہیں۔۔۔؟ "ادھر ادھر دیکھتے فاطمہ سے پوچھا۔

پولیس سٹیشن۔۔۔ "بک سے نظر ہٹا کے بھائی کو دیکھا۔۔

آج جانا لازمی تھا کیا بند کچھ دن صبر کر لے۔۔ "سفید کوٹ باز پہ لٹکائے وہ  
سیڑھیاں چڑھنے لگا

اپنے کیا تھا صبر۔۔۔ "فاطمہ کی آواز پہ رکا۔۔

میرے اور ان میں فرق ہے۔۔ وہ شادی کے بعد جاپ چھوڑ بھی سکتی  
ہیں۔۔۔ "ٹھک سے کمرے کا دروازہ بند کرتے کہا۔۔

ہو نہہ۔۔۔"فاطمہ منہ بنا کے اٹھ گئی۔۔

پھر روز ہی ایسا ہونے لگا۔۔۔ وہ اتنی تواریان نہیں ہوتا تھا اریان ہوتا تو وہ نہیں ہوتی تھی۔۔۔

یہ کیا طریقہ ہے۔۔ پورے ہفتے بعد شکلیں دیکھا کرو گے کیا ایک دوسرے کی۔۔"اریان کو پکڑ کے ماما نے غصے سے کہا۔۔  
تو کیا کریں۔۔ نا وہ چھوڑ سکتی ہیں نا میں۔۔۔"الجھے لہجے میں کہتے وہ ان کے پاس سے اٹھ گیا

علیشہ بیٹا ایسے کیسے گزرے گی اپ لوگوں کی زندگی۔۔۔ اگلی صبح علیشہ کو کڑے ہاتھوں لیا۔۔۔

اریان اگر دن کی شفٹ کروالے تو۔۔ ورنہ میں تو پھر جاب ہی چھوڑ سکتی  
"ہوں۔۔"

نہیں نہیں جاب چھوڑنے کا نہیں کہہ رہی۔۔ تمہارا کیریئر میں کیوں خراب  
کروں۔۔ بس اپنی شادی شدہ زندگی کو اچھے سے گزارا بھی تو شروع کے دن  
ہیں یہ حال ہے اگے کیا بنے گا تم دونوں کا۔۔ "وہ واقع ان کی حرکتوں سے  
پریشان تھیں۔۔" ساتھ وقت گزارو۔۔ تمہاری اماکانوں بھی آیا تھا شکایت  
"کر رہی تھیں کہ کھانے کی دعوت کے لیے انکار کر دیا ہے۔۔؟"

ہاں۔۔ وہ تو کیا تھا یہ بھی کہا تھا سنڈے کو رکھ لیں دن کی ایسے ہم دونوں  
ساتھ تو نہیں ہوتے نا۔۔ "ناشتہ ختم کر کے اٹھتے کہا پھر اجازت لے باہر نکل  
ائی اس کے جانے کے دو گھنٹے بعد اریان آیا تھا۔۔"

تم سو کے اٹھو تو علیشہ کے پاس جانا۔۔" تنبہ کرتے انداز میں ماما نے اریان کو اڈر دیا۔۔

کیوں۔۔؟" وہ تھکا تھکا سا تھا کوٹ صوفے پہ پھینکتے وہیں لیٹ گیا۔۔

اسے کچھ بات کرنی تھی تم سے۔۔" انہوں نے جھوٹ بولا جانتی تھیں سیدھی بات کبھی نہیں مانے گا لیکن اس نے جھوٹی بھی نہیں مانی علیشہ سے ملنے کا کہہ کے وہ جم چلا گیا تھا۔ اور علیشہ انتظار ہی کرتی رہ گئی اس کے نکلتے ہی فاطمہ نے اسے میسج کر دیا تھا بھائی آرہے ہیں آپ کے پاس کوئی سر پرانز دینا ہو تو دے دینا اچھا موقع ہے اس نے تو شرارت میں ہی کہا تھا لیکن وہ اس کا ویٹ کرتی رہی۔۔۔ اگلے دن جب اس سے ماما نے پوچھا تو علیشہ نے بتا دیا کہ نہیں آیا تھا۔۔۔



پھر اگلی دفہ اریان نے اسے میسج کر دیا تھا کہ ماما پوچھیں تو کہہ دینا کہ ملنے آیا تھا  
لیکن اس پہ بھی قسمت خراب کے ماما نے پوچھ لیا اس نے کون سے کپڑے  
پہنے تھے اب علیشہ اس کا بھرم رکھ کے خود پھنس گئی تھی شکر ہے پیچھے سے  
اتنی فاطمہ نے کلر بتا کے اسے بچا لیا تھا  
لیکن ایسے تو ان کی زندگی تو نہیں گزر سکتی تھی نا۔

-----  
-----  
"بھابھی۔۔۔ اپ چائے لیں گی۔۔۔"

ہاں ہاں کیوں نہیں یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے "وہ ابھی ابھی اتنی تھی  
جب فاطمہ نے پوچھا۔۔۔" تم بنا لو پھر لان میں چلتے ہیں میں چینیج کر لوں اتنی  
"دیر۔۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔"

وہ پہلے ماما سے ملی پھر اپنے کمرے میں آ کے چینیج کیا۔۔ لا کر کھول کے اس میں کچھ رکھا اور بند کر دیا۔۔ خود کو آسنے میں دیکھ کے باہر آگئی فاطمہ چائے کیوں میں ڈال رہی تھی اس کا انتظار کیا۔۔

بھابھی آپ کو ایک بات کہنی ہے بلکہ کام۔۔ "کپ ٹیبل پہ رکھتے وہ لان میں پڑی چیر پہ تھیں۔۔ عشاء کی ازان ہونے کچھ ہی وقت رہتا تھا آسمان پہ ستارے نکل رہے تھے ابھی۔۔"

کیا کام ہے۔۔؟ "سیدھا ہو کے بیٹھتے اوہر آسمان کو دیکھا

اپ کی پارٹیز ہوتی تھیں۔۔ یونی یا کالج لیول پہ؟ "سپ لیتے فاطمہ نے اس کی طرف دیکھا۔۔

ہاں ہوتی تھیں۔۔ انفیکٹ ماما سے پہلی ملاقات بھی ایسی ہی ایک پارٹی میں "ہوئی تھی۔۔

"ہمم تو مطلب اپ بھی جاتی رہ ہیں۔۔۔

ہاں لیکن تم کیوں پوچھ رہی ہو۔۔ "وہ اس کے انداز پہ حیران ہوئی۔۔

وہ ایکچلو ی پر سوں رات کو ہماری یونی میں فنگشن ہے رات کو تو۔۔ "وہ رکی

--

"تو۔۔" علیشہ اگے کو ہوئی۔۔

تو میں جانا چاہتی ہوں۔۔" وہ ہچکچائی۔۔

تو جاو۔۔ منع کس کیا ہے؟" کپ کو دوںوں ہاتھوں سے پکڑے وہ اسے حیران نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔

"بھائی نہیں جانے دیں گے رات کو۔۔

"کیوں۔۔ وہ کیوں کریں گے ایسا۔۔؟

نہیں نا۔۔ ان سے پوچھنا اجازت لینا ضروری ہے وہ کبھی بھی نہیں جانے دیں گے" روہانسی شکل بنا کے کہا۔۔" انہیں لگتا ہے لڑکیوں کو رات کو دیر

تک باہر نہی رہنا چاہیے۔۔ "اور پھر ہماری" کو "یونی ہے تو بہت مشکل ہے  
۔۔"

"ہمم۔۔ میں کیا کر سکتی ہوں۔۔"

اپ ان سے اجازت لے دیں۔۔ "مشکل کام اسے سونپ کے ریلیکس  
ہو گئی۔۔"

اوکے۔۔ تم فکر نہ کرو میں منالوں گی۔۔ "لیکن جیسا وہ سوچ رہی تھی ویسا  
ہونے والا نہیں تھا

.....

دوپہر کے تین بج رہے تھے جب وہ اوپر آئی.. اریان سو رہا تھا... اس لیے وہ  
... نیچے فاطمہ اور ماما کے ساتھ تھی لیکن اب وہ واش روم میں تھا  
.. کیسی ہیں؟... شرٹ کے بٹن بند کر رہے وہ صوفے پہ بیٹھا

اللہ کا شکر ہے "وہ اس وقت سکائے بلوشوٹ فراک اور کھلی سفید پھولوں  
والی شلوار پہنے گلے میں لٹکتا دوپٹہ.. بالوں کو کیچر میں قید کیے وہ بالکل گھریلو  
... حلیے میں تھی

ہممم... کہہ کے وہ خاموش ہوا

جواب کب چھوڑ رہی ہیں... اسے مصروف دیکھ کے دوبارہ اپنی طرف متوجہ  
کیا... ساتھ سگریٹ سلگائی

کبھی نہیں "ڈریسنگ ٹیبل کی چیزیں سیدھی کرتے اسے ناگواری سے  
... دیکھا

... تم اپنی ٹائمنگ چنیںج کر لو... اب وہ بیڈ کی طرف مڑی تھی  
... مشکل ہے... اریان اس کی ناگواری محسوس کرتے بالکنی میں اگیا

میرے سامنے یہ سگرٹ ناپیا کرو.. ڈاکٹر ہو کے بھی یہ فضول کام کرتے "  
ہو... "بیڈ شیٹ سیدھی کرتے بالکنی میں کھڑے اریان کو گھورا

اریان نے ایک نظر اسے دیکھا پھر دور بارہ باہر دیکھنے لگا

تم سے ایک بات کرنی ہے یہاں آو.. "اب بیڈ شیٹ چھوڑ کے اسے دیکھ "  
... رہی تھی جو زرا ساینچے جھکا ہوا تھا

"...! اریان "

... ہوں سن رہا ہوں بولیں .. "پیچھے مڑ کے دیکھنے کی زحمت کئے بنا ہی کہا "

"... یہاں آؤنا "

".. آپ کہیں جو کہنا ہے"

علیشہ تاوکھاتی اگے بڑھی تھی اور اس کے ہونٹوں سے لگا سگریٹ نکال کے اپنے ہونٹوں سے لگایا... لیکن وہ اس کا رخ بدلنا بھول گئی تھی یہ سب اتنا ... اچانک ہوا کے اریان سمجھ ہی نہیں پایا

سی... "وہ کراہ کے رہ گئی اس سے پہلے کہ اریان سگریٹ نکالتا اس نے خود" ... ہی نکال کے اپنی مٹھی میں دبایا اور ہاتھ پیچھے کر لیا

واپس کریں لیشا... "اس کے سلگتے ہونٹ تیزی سے گلابی ہو رہے تھے..."  
اریان نے اسے کمر سے پکڑ کے زبردستی سگریٹ چھنا... ہاتھ پہ اتنا بڑا گول .. نشان بن چکا تھا



آپ پاگل ہیں یار... "اسے خود میں بھینچتے اس کے بالوں پہ ہونٹ"  
رکھے... علیشہ ابھی تک ساکت تھی اس کے سننے سے لگی

.....

بھا بھی جائیں گی کیس  
وہ اس کے سینے سے لگی "اریان نیازی" کو سمجھ نہیں پارہی تھی۔۔ جو کبھی  
اتنا خیال رکھنے والا اور کبھی اتنا بے پرواہ کے کچھ ہو بھی جائے تو کوئی فرق  
نہیں پڑے گا۔۔

یہاں انیں۔۔ "اسے خود سے الگ کرتے بیڈ پہ بیٹھایا۔۔ پھر فرسٹ ایڈ  
باکس نکال کے خود اس کے زانے کا لین پہ بیٹھا۔۔

زخم دیکھا تو سرخ ہتھیلی پہ چھالا بنا ہوا تھا۔۔۔ ہونٹ رکھتے وہ بے خودی کی  
کیفیت میں تھا

انی ایم سوری۔۔۔ اسندہ ایسا کبھی نہیں ہوگا۔۔۔ وہ اسے دیکھ نہیں رہا تھا۔۔۔ پھر  
"ہیل اٹ" مرحم لگائی۔۔۔

بھا بھی۔۔۔ فاطمہ اسے ہی دروازہ کھول کے اندرائی تھی۔۔۔ ان دونوں کو دیکھ  
کے رکی۔۔۔

سوری میں بعد میں اتی ہوں۔۔۔ واپس بھاگی۔

رکو۔۔ ایسا بھی اب کوئی موینٹ نہیں ہے کہ تم ایسے دم دبا کے بھاگ رہی ہو۔۔ علیشہ نے اسے گھورا۔۔ اریان اٹھ کے فرسٹ ایڈ باکس دراز میں رکھ رہا تھا۔۔

کیا کہنا ہے۔۔ ہاتھ پیچھے کرتے علیشہ اس کے پاس آئی۔۔

وہ ماما کہہ رہی تھیں کہ اپ کی امی کی کال آئی ہے وہ کہہ رہی تھیں ڈنران کی طرف ہے۔۔ تو ریڈی ہو جائیں۔۔۔ فاطمہ نے بھائی کو بھی دیکھا جس کے ماتھے پہ ناگواری کی لکیریں ابھری تھیں۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔ علیشہ بھی اس کے ساتھ ہی باہر آگئی۔۔

اپ نے بات کی بھائی سے۔۔ سیڑھیاں اترتے پوچھا۔۔

نہیں۔۔ بس کرنے ہی والی تھی کہ۔۔ وہ رکی۔۔

کہ۔۔

کہ تمہارے بھائی کا فون بجنے لگا۔۔ رات کو کہہ دوں گی۔۔ تم ٹینشن نا  
لو۔۔ کچن میں اتے فریزر کھولا۔۔

میں بنادیتی ہوں چائے۔۔ اسے دودھ نکالتے دیکھ کے فاطمہ نے افر کی۔۔

نہیں نہیں اب اتنی بھی اچھی نانبو۔۔ مجھے بھی بنانی اتی ہے۔۔ اور ویسے بھی  
میں چائے نہیں بنانے والی۔۔  
دودھ جگ گرینڈر میں نکالتے کہا۔۔

جو بھی بنارہی ہیں میرے لیے بھی بنادینا۔۔

ہاہا اچھا۔۔ لیکن تمہیں پسند نہیں آئے گا۔۔

کیوں ایسا کیا ہے۔۔

دیکھو میں بناتی ہوں۔۔ پھر اس نے دودھ کو جینی اور بادام کے ساتھ ہلکا مکس کر کے نکال لیا۔۔ چھوٹی کڑاہی میں ڈال کے چولہا جلایا۔۔ پھر اس میں ادھالیمو نچوڑا اور اسے پکنے کے لیے رکھ دیا۔۔ ادھا گھنٹہ دھیمی انچ میں پکتے وہ خشک سا ہو گیا تھا۔۔ پھٹکڑیاں سی بنی بہت اچھی خوشبو آرہی تھی۔۔ اسے تھوڑی دیر ٹھنڈا ہونے کے لیے رکھ دیا۔۔ فاطمہ سے ساتھ ساتھ باتیں بھی کر رہی تھی۔۔

تم یہ کاٹو۔۔ پیپتہ انگور کیلے ام انناس اس کے سامنے نکال کے رکھے بلکل  
چھوٹے کتنوں میں کاتنا۔۔ ایک باول اٹھا کے اسے دیا۔۔ یہ سب چیزیں وہ  
خود لائی تھی پہلے بھی ہر سنڈے کو وہ یہ بنا کے کھاتی تھی۔۔

اس سے کیا ہو گا۔۔؟

ڈپریشن کی کمی۔۔ یہ کھانے سے بندے کا دماغ سیٹ رہتا ہے۔۔

واہ۔۔ اپ کو کس نے کہا ہے ایسا۔۔

ہاں سہی کہہ رہی ہوں۔۔ لیکن یہ ڈپریشن کم اس وقت ہوتا ہے جب بندہ  
خود بنا کے کھائے۔۔ دوسرا بنا کے دے تو پھر مزہ ہی نہیں آتا۔۔

اب اپ مجھ پہ ٹونٹ کر رہی ہیں۔۔

ہاہا۔۔ جیسا تم سمجھو۔۔ وہ دنوں ہنسی تھیں۔۔

فریزر سے خشک دودھ والا باول نکال کے اس میں گرم کی ہوئی چاکلیٹ ڈالی  
بہت ساری۔۔ پھر اس میں کلرڈ بنٹیاں ڈال کے اسے اچھا مکس کیا۔۔ پھر  
کریم۔۔ ڈال کے اس کے اندر کٹے ہوئے فروٹس ڈالے۔۔ ان کو مکس کر  
کے فاطمہ کے سامنے رکھا۔۔ پھر چیچ نکال کے خود بھی ساتھ بیٹھ گئی۔۔

کروٹیسٹ اور بتاؤ کیسا بنا ہے۔۔

اچھا ہے۔۔ اب اتنا کچھ ڈالا ہے تو اچھا ہی بننا تھا نا۔۔ چیخ بھر کے منہ میں  
ڈالتے شرارت سے اسے دیکھا۔۔

ہاں اب تم ایسا ہی کہو گی۔۔ وہ دونوں باول میں سے ہی کھا رہی تھیں۔۔

پانچ بجنے والے تھے اور وہ دونوں وہاں بیٹھی باتیں کر رہی تھیں۔۔ جب  
ماما وہاں آئیں۔۔

یہ دیکھو۔۔ آج وہ گھر ہے اور یہ اس کے ساتھ بیٹھی ہے۔۔ علیشہ کو گھورتے  
کہا۔۔

انہوں نے خود نکالا ہے ان کو۔۔ فاطمہ نے اس کی سائڈ لینے کی حد ہی کر  
دی۔۔



نہیں نہیں۔۔ وہ کام کر رہا تھا تو اس لیے۔۔ فاطمہ کے پاؤں کو پاؤں سے  
مسلتے علیشہ نے دانت کچکچائے تھے

اوپر جاو۔۔ اور یہ بھی لے جاو ساتھ۔۔ بول کی طرف اشارہ کیا۔۔ یہ کھا کھا  
کے موٹی ہو گئی ہے۔۔ اریان کو بنا کے کھیلاو۔۔ اس مہارانی کو کھلا رہی ہو

---

اس سے پہلے کے اس کی اور ہوتی جلدی سے وہاں سے کھسک گئی۔۔

اور جلدی تیار ہو جاندا۔۔ جاتے جاتے کہا۔۔

او کے ماما جان جو حکم آپ کا۔۔ باول کو سینے سے لگاتے سر خم کیا۔۔ وہ اس کی  
حرکت پہ مسکرائیں۔۔  
جاو شا باش۔۔

لائٹ پنک شرت کے ساتھ لائٹ یوٹراوزر پہنا تھا جس پہ پنک کلر کے  
سٹونز لگے تھے۔۔۔ گلابوٹ تھا کندے اور گردن کے درمیان جگمگاتل  
کسی کا بھی ایمان ڈگمگانے کے لیے کافی تھا۔۔

پلیز جلدی اٹھ جاو۔۔ وہ میک اپ کر رہی تھی ساتھ اسنے میں  
دیکھا۔۔ اریان دوسری طرف کروٹ لیے لیٹا ہوا تھا

میں کہہ چکا ہوں میں نے نہیں جانا۔۔۔ رخ بدلتے اسے  
دیکھا وہ بنا دوپٹے کے حشر سامانیاں بکھیرتے بہت دلکش لگ رہی تھی۔۔۔

مجھے تمہاری نا نہیں سنی پلیز جلدی کرو نہیں تو میں ایسے ہی اٹھا کے لے  
جاؤں گی۔۔۔ اسے دھمکاتے اور نج لپسٹک لگائی۔۔۔ پھر دوپٹہ اٹھا کے گلے میں  
ڈالا۔۔۔ وہ ہنوز اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

واپس آ کے دیکھ لینا بھی تیار ہو جاؤ۔۔۔ پھر کپڑے سے اس کے کپڑے نکالے  
۔۔۔

میں نہیں جاؤں گا اس گھر میں۔۔۔۔۔ وہ جو اسے کپڑے تھمانے آئی تھی  
اریان نے اس کا بازو پکڑا۔۔۔

ہاتھ کیسا ہے۔۔ اپنی خفت کو مٹانے کے لیے جلدی سے ہتھیلی دیکھی  
۔۔ ڈیفریٹ کریم مت لگایا کریں انفیکشن ہو جائے گا۔۔ ساتھ ڈاکٹر زوالی  
ہدایت دی۔۔

ڈاکٹر مت بنو اور اٹھ کے تیار ہو جاو ورنہ میں اکیلی ہی چلی جاؤں گی۔۔

اپنا ہاتھ پیچھے کھینچتے کہا۔۔

چلی جائیں۔۔ اس کا موڈ بری طرح اوف ہوا تھا اس کی ایک ہی رٹ سن سن  
کے۔۔ ہفتے کا ایک دن بھی وہ ایسے ضائع کر رہی تھی۔۔

ٹھیک ہے۔۔ اس نے گاڑی کی چابیاں اٹھائیں اور باہر نکل آئی۔۔

پھر دس منٹ بعد دوبارہ واپس آئی تو وہ تیار ہو چکا تھا۔ اسے دیکھ کے مسکرائی

--

مجھے پتہ تھا تم ضرور میرے ساتھ آؤ گے۔ اس کے قریب آتے اس کے بال  
خراب کیے۔

میں شوہر ہوں ایکا۔

ہاں تو۔

پرفیوم کا سپرے اس پہ کرتے اس کے سینے سے خوشبو سونگی۔

تو میں کبھی بھی بہک سکتا ہوں۔۔۔ پر شوق نگاہوں سے اس کے کندھے کے  
تل کو دیکھا۔۔۔

بعد میں بہک لینا بھی جلدی کرو۔۔۔ زرا سا اوپر ہو کے اس کی گردن پہ  
ہونٹ رکھے۔۔۔ ہلکی بڑھی داڑھی زرا سی چبی تو پیچھے ہوئی۔۔۔ میں ویٹ  
کر رہی ہوں۔۔۔ پھر باہر بھاگ ائی جانتی تھی اریان حیرت کا مجسمہ بنا ہوا ہو  
گا۔۔۔ اور واقع وہ جو بس اس کا ہاتھ پکڑ کے سٹپا گیا تھا۔۔۔ اور علیشہ اتنی بے  
باک حرکت کر گئی تھی۔۔۔

پھر جب وہ بیچ آیا تو وہ ماما اور فاطمہ کے ساتھ بیٹھی باتیں کر رہی تھی۔

دھیان سے جانا ماما ان کو باہر تک چھوڑ کے ائی تھیں۔۔۔ اریان اسے دیکھ نہیں  
رہا تھا گاڑی باہر نکالتے علیشہ نے اپنا ہاتھ اس کے کندھے پہ رکھا۔۔۔

اور کسمسایا

ارام سے بیٹھیں۔۔ اسے گھورتے اریان نے سامنے دیکھا۔۔  
تمہیں تنگ کرنے میں بہت مزہ آرہا ہے۔۔ اسے چھیڑتے اور چپڑایا۔۔

میں نے کچھ کیا نا تو آپ کو تکلیف ہوگی۔۔ زو معنی انداز میں کہتے وہ سامنے  
دیکھ رہا تھا۔۔ اب واقعہ علیشہ اس کی بات پہ سرخ ہوئی تھی۔۔ جلدی سے  
سیدھی ہوئی۔۔۔

اریان نے اپنی مسکراہٹ چھپائی تھی۔۔

اریان گھر میں بھی ایسے ہی خاموش رہتا ہے کیا.... وہ لوگ کھانا کھا چکے  
... تھے اور اب برتن سمیٹ رہی تھی اما کے ساتھ مل کے

... ہم اج کل... شادی سے پہلے ٹھیک تھا

مج لگتا ہے تمہیں بتادینا چاہیے اسے.. ایسے تو پھر تم لوگوں کا رشتہ کبھی ٹھیک  
نہیں ہو گا بیٹا... وہ اسے سمجھانے والے انداز میں کہتیں چائے کے لیے  
.. برتن نکالنے لگیں

اگر میں اسے بتا دوں گی تو جو اس کے زہن میں اپنے باپ کا بھرم ہے ابج ہے  
وہ ٹوٹ جائے گا... اور میں نہیں چاہتی کہ وہ اپنے باپ کی وجہ سے شرمندہ



ہو... وہ جیسا ہے مجھے دل و جان سے قبول ہے... دودھ نکال کے ان کو  
... پکڑیا

.. ہم... لیکن کوشش کرو کہ وہ تمہارے ساتھ سہی رہے

میری پیاری اما.. آپ کیوں فکر کرتی ہیں... پہلے کبھی آپ کی بیٹی ہاری ہے جو  
... اب ہارے گی... ان کو ہگ کرتے تسلی دی

.. چلیں... وہ ابھی ان سے لپٹے کھڑی تھی جب اریان دروازے تک آیا

اتنے جلدی بیٹا.. ابھی تو چائے بن رہی ہے... پی کے جانا... اسے الگ  
.. کرتے وہ آگے آئیں تھی

میں اپ کا ویٹ کر رہا ہوں... دو ٹوک انداز میں کہتے وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا  
.. باہر نکل آیا

... اوکے اما.. پھر اوں گی... شر مندہ ہوتے وہ بھی باہر اگی

... یہ کیا طریقہ تھا.. اما سے بات کرنے کا

... وہ اپ کی اما ہیں میری نہیں... اور پلیز مجھے اب بحث نہیں کرنی

... ڈرائیورینگ کرتے وہ سامنے دیکھ رہا تھا

پہلے تو اتنے سڑیل نہیں تھے یار... میں تمہاری فیملی کہ عزت کرتی ہوں  
... تمہیں بھی کرنی چاہیے

لیکن وہ اس کی بات کا جواب دیے بنا سامنے دیکھتا رہا تھا... ایک گھنٹے میں وہ لوگ واپس آگے تھے ماما تو پریشان تھیں کہ وہ لوگ گئے بھی ہیں کے نہیں..  
... بیس منٹ تو آنے جانے میں لگ جاتے تھے

... بھا بھی بھائی سے بات کرنا... جاتے جاتے فاطمہ نے اسے یاد دہانی کرادی

... اوکے... وہ تیزی سے اریان کے پیچھے سیڑھیاں چڑتی کمرے میں ای

... وہ ڈریسنگ روم میں گھس چکا تھا

... پتا نہیں خود کو سمجھتے کیا ہو تم... وہ وہیں سے چلائی تھی

...فلحال تو اپ کا شوہر

وہ صرف ٹراؤزر میں باہر نکلا تھا... شرٹ لیس اس کے سینے کے بالوں کو  
...دیکھتے وہ سٹیٹای

ت.. تمہیں ایسا نہی کرنا چاہیے تھا... اس کی آواز لڑکھڑائی

اب تو ہو گیا... وہ اس کے قریب سے گزر کے ڈیر سنگ ٹیبل کے پاس آیا...  
.. پھر دراز سے چار جر نکال کے موبائل کو چارج پہ لگانے لگا

اچھا مجھے ایک اور بات کرنی تھی.. وہ اس کی چوڑی پشت کو دیکھ رہی تھی ہلکی  
سرخ مائل اس کی باڈی بھی کافی اچھی تھی.. بلکہ بہت اچھی تھی

.. کہیں... وہ چارج لگالے واپس مڑا

... فاطمہ کے کالج میں فنگشن ہے نائٹ فنگشن.. تو

.. تو... نائٹ سنتے ہی وہ سیدھا ہوا

... تو وہ جانا چاہتی ہے

.. ہر گز نہیں صاف ستھرا انکار

کیوں نہیں جاسکتی.. اپ بھی تو جاتے ہیں نا.. ساری ساری رات گھر سے باہر  
.. رہتے ہیں

... میری بات اور ہے... میں لڑکا ہوں اور وہ لڑکی

کیوں... کیوں فرق کر رہے ہیں.. یاپ کو اپنی بہن پہ اعتبار نہیں ہے.. ایسے  
تو اپ مجھے بھی باہر نہیں جانے دیں گے اتنے دقیانوسی خیالات ہیں اپ  
.. کے.. وہ بولنا شروع ہو چکی تھی

جسٹ شٹ اپ.. ایک لفظ اور نہیں... وہ اٹھ کے اس کے پاس آیا... مجھے  
بہت بولنے والی عورتیں بالکل پسند نہیں ہیں... اس کے بازو سختی سے  
... دبو چتے جھٹکا

کیوں.. میں بولوں گی... اپ کو آئینہ دیکھا رہی ہوں اس لیے... وہ بھی  
خاموش نہیں ہو رہی تھی.. خود کو چھڑوانے کی ناکام کوشش کی.. ہونہ  
اپ کیا آئینہ دیکھائیں گی... اپ کو کیا پتہ عزت کیا ہوتی ہے اپ کو اس بات

سے کیا فرق پڑے گا کہ ادھی رات کو عورت کا باہر ہونا کیسا ہوتا ہے... وہ  
.. غصے میں اپنی لمٹ کر اس کر گیا تھا

خود کو چھڑواتے وہ پیچھے ہوئی.. وہ اسے حیرت سے دیکھ رہی تھی... یا وہ  
پریشان تھی... جانے کیا تھا اس کی آنکھوں میں کہ اریان ایک لمحے کے لیے  
ڈمگایا

... وہ خاموشی سے اسے کچھ کہے بنا سٹڈی روم میں چلی گئی۔۔

اگلے دن صبح ناشتہ بنا رہی تھی جب فاطمہ کچن میں آئی۔۔

تھینکو بھا بھی۔ اس کے گلے لگتے وہ چہکی۔۔ لیکن اریان نے اجازت تو دی  
نہیں تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ اسے کیسے بتائے جو سمجھ رہی تھی کہ بھائی  
مان گے ہوں گے۔۔

ٹھیک ہے فاطمہ لیکن میں نے تمہارے بھائی سے کہا تھا پر

--

ہاں جی وہ مان گے ہیں اور تو اور شاپنگ کے لیے پیسے بھی دے ہیں۔۔ خوشی  
سے چلاتے وہ ایک دفہ پھر اس کے گلے لگی تھی۔۔

سچ میں۔۔

جی جی سوٹکا سچ۔۔ وہ اس سے الگ ہوئی۔۔ پھر ماما کو بتانے کے لیے چلی گئی وہ  
بھی ناشتہ تلٹیبیل پہ رکھ کے پولیس سٹیشن کے لیے نکل آئی

چار بجے رہے تھے جب ایک عورت روتی ہوئی داخل ہوئی.. اس کے ساتھ  
... ایک اور لڑکی اور لڑکا بھی تھا دونوں کی عمر لگ بھگ سولہ سترہ ہوگی



باجی میری بیٹی کو کچھ لوگ گھر سے اٹھا کے لے گئے ہیں.. وہ زار و قطار رو  
... رہی تھی ساتھ بچے بھی سہمے ہوئے تھے

.. تفصیل سے بتائیں... وہ سیدھی ہوئی.. اس کا انداز سپاٹ تھا

بی بی جی.. کل شام سے دو مرد ہماری گلی میں گھوم رہے تھے رات کو جب  
سب سو گئے تو وہ میری بیٹی کو اٹھا کے لے گئے.. ہائے میری بچی... معصوم  
بچی... رونے کی شدت سے اس کی آواز بھاری ہو رہی تھی.. صبح جب میں  
... اٹھی تو وہ بستر پہ نہیں تھی

... اپ کا کوئی دشمن وغیرہ.. کریم ڈائری پہ لکھ رہا تھا ساتھ

نہیں بی بی جی... کوئی دشمن نہیں ہے.. ان کے پیو (باپ) کمرے ہوئے  
چھ سال ہو گئے.. میں اکیلی ہی ان کی دیکھ ریکھ کرتی ہوں.. میری بچیاں بہت  
... سیانی ہیں اور سمجھدار بھی

اور بیٹا... اس نے اب بیٹے کہ طرف دیکھا ایسا لگ رہا تھا اسے زبردستی جگا  
... کے لایا گیا ہے

جی بیٹا تو ابھی سکول میں پڑتا ہے... دونوں بہنوں سے چھوٹا ہے.. اس کی  
.. مشکوک نظروں کو بھانپتے اس نے بیٹے کی صفائی دی

ان دو آدمیوں کو پہچان لو گے... اس نے سب کی طرف دیکھا.. سب نے  
.. اثبات میں سر ہلایا

شکلیں پکایا دیں... ان سے سیکچ بنواؤ... کسی سے کہہ کے... پھر اگلے دو گھنٹوں میں سیکچ بنا کے ان کی تصویروں کو میڈیا پہ اپلوڈ کر چکی تھی اور یہی سب... سے بڑی غلطی کی تھی اس نے

اس نے خود بھی اپنے کانسٹیبلز کے ساتھ مل کے آس پاس کے علاقے جانچے تھے لیکن ہر طرف آبادیاں تھیں... مشکل تھا ایسے چھپے ہوئے... لوگوں کو ڈھونڈھنا

نوبے اسے اریان لینے آگیا ماما کے کہنے پہ... وہ بہت تھکی ہوئی تھی۔۔ ساری رات اس نے سٹڈی میں روتے ہوئے گزاری تھی فلحال وہ اریان کو دیکھنا بھی نہیں چاہتی تھی لیکن۔۔ اب وہ آگیا تھا لینے تو خاموشی سے اس کے ساتھ آگئی۔۔ سارا راستہ اسی خاموشی کی نظر ہو گیا۔۔

.....

یہ چیک کرو کہاں سے اپ لوڈ ہوئی.. "خاقان ملک نے موبائل صفدر  
... (سیکٹری) کہ طرف اچھالتے کہا

س... سر یہ.. تو میں اور رؤف ہیں... وہ اپنی تصویریں دیکھ لے پریشان ہو  
... گیا

ہاں اسی لیے تو کہہ رہا ہوں جلدی ہاتھ چلاو... یہ جس نے بھی کیا ہے اب  
اسے بھی سمجھنا پڑے گا خاقان ملک کے کام میں ٹانگ اڑانے والے کا کیا  
... انجام ہوتا ہے... ڈیسنٹ پر سنیلٹی والا وہ شخص اندر سے شیطان تھا

سر یہ میری پولیس سٹیشن سے کی گی ہے... اس نے ساری ہسٹری نکالی  
... تھی

کل صبح اس سے پہلے تم نے اور روف نے ہونا ہے اس پولیس اسٹیشن میں..  
... اور ہاں... یہ پیسے رکھو... پھر کچھ پیسے نکال کے دیے

پولیس والا ہے رشوت سے ہی مسئلہ ٹھنڈا ہو جائے گا... زیادہ محنت نہیں  
... کرنی پڑے گی

... جی سر... سر ہلاتے اس نے پیسے اٹھالیے

اور ہاں.. اچھے سے سمجھا کے انا سے... اچھے سے کام طلب اچھے سے...  
... تمنہ کرتے اپنا سیگار نکالا

لڑکیوں کو اگلے ٹھکانے لگا دو... ویسے تو ان کا بزنس تھا کپڑے کا... لیکن یہ  
 کالا دندا نہوں نے پچھلے بارہ سالوں سے جاری رکھا ہوا تھا.. ان کے کئی  
 ساتھی پکڑے گئے فرار ہو گئے لیکن ان کی قسمت اچھی تھی جو بچ جاتے  
 تھے.. ایکچولی ان کا کام کرنے کا انداز اتنا پرفیکٹ ہوتا تھا کہ کہیں کوئی گڑبڑ  
 .. ہوتی ہی نہ تھی

ان کی دو بیویاں تھیں اور چھ بچے دونوں سے تین تین.. ہر چیز سیٹ تھی وہ  
 خود کبھی سامنے نہیں آتے تھے اس کام کے لیے ہمیشہ اپنے کارندوں کو  
 بھیجتے... ایسے وہ دونوں ہاتھوں سے پیسہ کماتے تھے... ان کے دو خاص  
 بندے تھے ایک روف اور ایک صفدر دونوں بھائی تھے اور دونوں ہی  
 بے روزگار تھے.... پھر ان کی ٹکر خاقان سے ہوئی تو وہ بے روزگار سے امیر  
 .. ترین لوگوں میں شامل ہونے لگے

.. سراگریہ پیسے نالے اس نے تو... صفدر باہر نکلتے نکلتے رکا

تواڑا دینا... سفاکیت سے کہتے سگار منہ سے لگالیا

.....

... اریان اسے گھر چھوڑ کے فاطمہ کو لے کے چلا گیا تھا یونی

.. گھر آ کے پہلے اس نے کپڑے چینج کیے پھر نیچے ای

... اسلام و علیکم ماما... ماما لیونگ روم میں ہی بیٹھی تھیں

و علیکم اسلام.. کھانا کھا لو... اسے دیکھتے کہا... اج اریان کی ٹایمنگ چینج ہو

گی ہے... ساتھ اس گڈ نیوز سنائی لیکن اس کا دماغ اور اپ سٹ ہوا تھا...

ایک تو وہ اس کا سامنا نہیں کرنا چاہتی اوپر سے سارے حالات ایسے بن رہے  
.. تھے کہ وہ سامنے ہی رہنے والا تھا

کچھ دیر ان کے ساتھ بیٹھ کے وہ اپنے کمرے میں واپس آگئی  
... تقریباً آدھے گھنٹے بعد آریان واپس آیا تو وہ سو رہی تھی

... جاگ رہی ہیں نا... وہ جو کفر ٹرٹانے لیٹی تھی وہیں ساکت رہی

... سوری کل کے لیے... اس کے چہرے سے کفر ٹرٹایا

... ہاتھ مت لگاؤ مجھے.. رخ بدلتے وہ تڑخی

... اوکے لیکن پلیر سوری میں غصے میں تھا پتہ نہیں کیسے



چپ کر جاو... غصے میں ہمیشہ نہیں رہتے تم... تم نے کل پہلے ان کے منہ پہ  
... ان کی انسلٹ کی اور پھر مجھے ان کا طعنہ دیا

.... وہ اب اٹھ کے بیٹھ چکی تھی... میں جو یہاں بیٹھی ہوں نا  
صرف ان کی وجہ سے... میں اپنی ماں کے خلاف ایک لفظ نہیں سنوں  
گی... اس کی او او اونچی ہو رہی تھی.. کل کی بھڑاس اج نکل رہی تھی  
بد کردار تمہارا باپ تھا جس نے میری ماں کو بیچا... پہلے محبت کا راگ الاپا پھر  
... بیچ دیا

.. بکو اس بند کریں... وہ دونوں ا منے سامنے تھے  
کیوں خود کو تکلیف ہوتی ہے.. مجھے بھی پوتی ہے.... ان لے لیے مجھے دنیاں  
... کے سامنے بھی چننا پڑا نا تو بھی پیچھے نہیں ہٹوں گی

سو جائیں... وہ خاموش ہو گیا... زیادہ بات بڑھ جاتی تو دونوں کا نقصان  
.. ہوتا

کیوں.. ہمت نہیں ہے اپنے باپ کا سچ سننے کی.... انہوں نے نا صرف میری  
ماں کو بیچا تھا بلکہ اب تک میری قیمت وصول کرتے رہے ہیں میری ماں سے....  
تین اولادیں ہوتے ہوئے بھی  
بس کر دیں اس کا منہ دبوچتے وہ غرایا تھا... اگر ایک لفظ بھی اور نکالنا تو  
... یہیں فارغ کر دوں گا  
دے دو طلاق... جان چھوڑو میری... تم سے اچھا تو وہ حیدر ہی تھا جو مجھے  
میرے پاسٹ سمیت قبول کر رہا تھا... اس کے ہاتھوں کی سختی سے اس کیا  
... انکھوں میں پانی بھرنے لگا  
..... میں اپ کوٹ ...

ٹوں... ٹوں... اس سے پہلے کہ وہ کہتا اس کا موبائل بجنے لگا.. اسے جھٹکے سے چھوڑتا موبائل اٹھا کے باہر نکل آیا... فاطمہ کی کال تھی وہ اسے بلارہی تھی...

ایک منٹ میں کیا ہو گیا تھا.. وہ جو سوچ رہی تھی کبھی اریان کو نہیں بتائے گی... غصے میں وہ سب اسے بتا چکی تھی... اور طلاق

اللہ اپنے بال نوو چتے وہ ڈھے سی گی... اس کا قصور نہیں ہے.. خود کو سمجھاتے وہ رونے لگی تھی.. لیکن قصور اسی کا تھا.. وہ سوری کہہ رہا تھا لیکن اس نے الٹا... اسے بھڑکا دیا تھا

اب اگے پتہ نہیں کیا ہوتا... وہ رات کے دو بجے گھرا یا علیشہ کروٹ لیے لیٹی تھی.. وہ دوسری طرف آ کے لیٹ گیا پھر ہاتھ بڑھا کے اسے اپنے قریب کیا.. اس کے سینے سے لگی وہ شدت سے رو دی تھی..

سوری.. اس کے سر کو سہلاتے خود میں بھینچا.. وہ ساری رات سسکتی اس کی محبت میں بھیگتی رہی تھی..

اگلے دن وہ اسے چھوڑ کے چلا گیا تھا خود ہی

.... سلام .... میڈم جی

.. اوہ ابھی اندرائی تھی جب سامنے بیٹھے شخص کو دیکھ کے رکی

... یہ کیا... میرا شکار خود ہی چل کے آگیا... مسکراتے وہ چلتی اپنی جگہ پہ آئی

ویسے میں یہاں "مرد" کا سوچ کے آیا تھا... لیکن یہاں تو عورت.. سوری

... ایک حسسینہ ہے... لفظ پہ زور دیتا وہ اب اسے تاودلانے والا تھا

ہاں عورتیں مردوں سے دوہاتھ اگے ہوتی ہیں کیونکہ ان کا دماغ تھوڑا گرم

ہوتا ہے... بیٹھ کے اس نے ای پیڈ دراز سے نکالا پھر اپنی اٹینڈنٹس سینڈ کرتے

.. دوبارہ اس کی طرف متوجہ ہوئی

..اب خود بتاؤ گے یا چھتروں کی ضرورت ہے

نہیں نہیں اپ غلط سمجھی ہیں... اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کے باہر نکالتے وہ  
زرا اگے ہوا... یہ کچھ پیسے رکھ لیں اور معاملہ رفع دفع کریں.. ٹیبل پہ چھپا  
...کے پیسے رکھتے کہا

ااا... پیسہ... اکرام دیکھو پیسہ... اس نے خوش ہوتے کہا اٹھاوا سے اور تم  
...سب اپس میں بانٹ لو... سٹک سے پیسوں کو اس کی طرف گسیٹا  
...برابر کے بانٹنا اچھا

...او کے او کے... اکرام نے پر جوشی سے اٹھا لیے

دیکھو بھی.. معاملہ ہے لڑکی کا... اور تمہیں پتہ ایک عورت کبھی دوسری  
... عورت پہ ایسی زیادتی برداشت نہیں کرے گی

... تمہیں اور پیسے چاہیے تو وہ بھی مل جائیں گے

.. نہیں مجھے لڑکی چاہیے... وہ اپنی جگہ پہ سکون سے بیٹھی تھی

... یا پیسے یا موت... اس آدمی نے ایک دم سے پستول نکالا

ہوں علیشہ نے امی برواچکاتے پر سوچ انداز میں اسے دیکھا... اب تم مجھے ڈرا  
.... رہے ہو.. ساتھ وہ سہمی بھی

ہاہا... تمہیں کیا لگتا ہے مین چنے دے کے یہاں پہنچی ہوں.. یہ چٹکیوں میں  
.. تمہارے سارے ٹبر کو ان سلاخوں کی ہوا لگوا دوں گی.. وہ بھڑک اٹھی

دیکھو انسپیکٹر.. ہم جیسے لوگ کسی کا لحاظ نہیں کرتے چاہے موت سامنے  
کیوں نا کھڑی ہو... اگر تمہیں مرنے کا شوق ہے تو بے شک پنگالے لو... وہ  
.. اسے اس کی جگہ پہ کھڑے ہو کے دھمکا رہا تھا

اوے رشید بیٹھ یہاں... جلدی سے رشید کو بلوایا... اس کے خلاف رپوٹ  
کاٹوا... دو منٹ میں پرچہ کاٹ کے وہ اسے حوالات میں بند کر چکی تھی  
.. پولیس کو دھمکانے کے جرم میں

اب دیکھنا تمہارا دوسرا سا تھی منمناتے ہوئے یہاں اے گا... اس کی جیب  
سے موبائل نکالتے وہ ہنسی تھی

یہ۔ لو تمہارے باس کو فون لگایا.. بوس نمبر والے ادی کو کال کرتے اسے  
... پکڑیا

اب بول کہ انسپیکٹر اور پیسے مانگ رہی ہے... دس لاکھ... ہاتھ سے اشارہ  
کرتی وہ ساتھ ہنس بھی رہی تھی... جیسے اس کا مزاق اڑا رہی ہو... اور واقع  
... وہ پسینے پسینے ہو رہا تھا

نہیں بولوں گا... ہمت کر کے کہا... گھر والے برداشت نہیں کرتے کیا..  
.. جو یہاں بھنبھنار ہی ہو... وہ اسے تیش دلانے کی کوشش میں تھا

زراٹر یگر دانا اس کا رفیق.... گھورتے غصے سے کہا... اب بولو سہی تم یہیں  
... سے گولی سیدھا پیٹ میں گھسے گی... ایک ٹانگ رسید کرتے کہا



... سر یہ کتیا اور پیسے مانگ رہی ہے... پھر فون کان سے لگاتے اسے گالی دی

... ہا... ہا ہا ہا ہا... بہت اچھے

فون بند ہوتے وہ قہقہہ لگا کے ہنسی تھی... قسم سے یہ غنڈے جو ہوتے ہیں  
.... اپنی اوقات سے ہٹ کے کوئی کام ہی نہیں کرتے

اس کی زبان پہ تلا لگانا... پھر وہ واپس اپنی چٹیر پہ بیٹھی اور رفیق کو سگریٹ  
جلانے کا اشارہ کیا... اب یہ بولے تو اس کے منہ پہ لگا دینا... میں سونے لگی  
... ہوں.. ٹانگیں سیدھی کرتے کیپ انکھوں پہ رکھ لی صفدر تلملا کے رہ گیا

گھنٹے بعد ہی دوسرا دم پیسے لیے اگیا لیکن وہ وولا نہیں تھا جو پہلے اس کے  
ساتھ لڑکی کو اٹھا کے لے گیا تھا... اس سے پیسے لے کے اسے بھی بند کر  
دیا...

... یہ بھی بانٹ لینا... اور کچھ بچا لینا.. کل پارٹی کریں گے

.. اوکے سر... وہ سب خوش تھے

پہلی بات... علیشہ کسی کام کو سیریس نہیں لیتی اور وہ جیسے سیریس نہیں لیتی  
نا.. اسی کا بینڈ بجاتی ہے... کالرا کڑاتے کہا... سب کے لیے وہ اچھی  
.. انٹرٹینمنٹ تھی

.....

تمہارے بھائی کے پاس وقت ہی کہاں ہے... تین دن بعد وہ فاطمہ کے  
ساتھ بیٹھی اس کی شکایتیں لگا رہی تھی جب پاس سے گزرتے اریان نے  
... نخوت سے اسے دیکھا

اپنا دل بھلانے کا سامان کر دیا کریں پھر آپ کو وقت ہی وقت  
... دیں گے... اس کے جانے کے بعد علیشہ کے کان میں گسی

نہیں نہیں... اوین پھسنا تھوڑی ہے.. وہ سٹیٹا کے پیچھے ہوئی تم بہت فضول  
... بندی ہو.. ہمیشہ الٹا ہی مشورہ دیتی ہو

... ہا ہا تو نا مانگا کریں... چائے کا کپ ہونٹوں سے لگاتے وہ مسکرای

...اچھا جاتی ہوں میں... باے

..وہ لوگ رات کا کھانا کھا چکے تھی اور اریان نماز پڑھ کے واپس آیا تھا ابھی

..ٹھیک ہے... جائیں جائیں.. وہ بھی اس کے ساتھ ہی اٹھ گی تھی

علیشہ کمرے میں اپنی تواریان غصے میں تھا... شاید ابھی جینج کرنے لگا تھا جو  
شرٹ سے بے نیاز گھوم رہا تھا

...یار اپ کو مسئلہ کیا ہے... رک اس کے قریب آیا

...کیوں... معصوم سی شکل بنا کے اسے دیکھا

..اپ فاطمہ سے دور رہا کریں... کہیں اسے

ہاں خراب کر دوں گی.. اب اسے بھی غصہ آنے لگا تھا پچھلے چار دن سے وہ اسے کسی ناکسی بات پہ ٹونٹ کر دیتا تھا جہاں موقع ملتا... وہ تحمل سے برداشت کر رہی تھی اور بارہا سوری بھی کر چکی تھی.. لیکن اس کا غصہ کس... قدر تھا کہ کم ہونے کا نام ہی نہیں کر رہا تھا

سارا دن باہر گزار کے بھی تم جب کچھ وقت کے لیے ہوتے تمہارا موڈ ہی نہیں ملتا.. بتاؤ میں کیا کروں... ماما کے ساتھ ہر وقت نہیں رہ سکتی اور فاطمہ... کے ساتھ رہنے میں اب تمہیں مسئلہ... وہ غصے سے چلائی تھی

آہستہ بولیں.. وہ اسے کے قریب آیا... پھر بازو سے پکڑ کے سٹدی روم میں.. گھسیٹا.. باہر سے شاید ماما گزر کے گی تمہیں

تم میرے ساتھ ٹائم کیوں نہیں سپینڈ کرتے.. یہ ایک اس کی بری عادت تھی وہ چپ ہی نہیں ہوتی تھی اور اریان کو اس کے بولنے پہ اتنا ہی غصہ اتا تھا...

... وقت چاہیے آپ کو غصے سے اسے گلے سے دبو چا کیا کر رہے ہو اریان... پلیز چھوڑو... اس کے سینے پہ ہاتھ رکھے وہ اسے پیچھے کرنے کی کوشش کر رہی تھی.. ایک آپ کی تڑتڑ کرتی زبان بند نہیں.. ہوتی اوپر سے آپ کے نیے مسلے۔۔۔

وہ اس کی گردن دبو چے اس پہ تقریباً جھکا ہوا تھا.. اور ہمیشہ کہ طرح علیشہ کی... سسکیاں اس کے حلق میں ہی دم توڑ رہی تھی

آپ کو میرا وقت چاہیے... "وہ اس کی پشت ٹیبل سے لگائے جا بجا اپنی" بے رحم محبت کی نشانیاں چھوڑتا اسے ازیت سے دوچار کر رہا تھا.. "میری

جان اب دے رہا ہوں تو برداشت کیوں نہیں ہو رہا... "اس کے انسو ہنٹوں  
... سے چھوتے وہ اسے تڑپا گیا تھا

".... بھائی

ادھ کھلے دروازے سے فاطمہ نے اندر جھانکا.. لیکن وہ لوگ سڑی میں  
... تھے

آرہے ہیں بیٹا... اپ جاو "علیشہ کو چھوڑتے وہ پیچھے ہوا... "اپنی حالت"  
درست کریں اور باہر جائیں... "اپنی شرٹ پہنتے وہ باہر نکل آیا... جبکہ پیچھے  
سکتی وہ اپنا اپ سمیٹتی باہر آئی تھی.. اس کے کان سے خون کی لکیر نکلنا  
شروع ہو چکی تھی جو اس کے لیے بالکل بھی اچھی نشانی نہیں تھی... پاؤں  
.. گھسٹی کچن تک آئی

کیا ہوا بھابھی... "فاطمہ جو روٹیاں بیل رہی تھی بھاگ کے اس کے پاس"  
...ائی

کچھ نہیں.. "سرخ چہرے کو دپٹے سے صاف کرتے وہ چترپہ گرسی گی"  
...تھی

"..بھابھی خون"

"...امی... "وہ باہر بھاگی تھی... "امی بھابھی کا پھر سے خون نکل رہا ہے  
میرے خدا یا.. "وہ بھی جلدی سے اس کے پاس آئیں جو ٹیبل پہ ماتھا ٹکائے"  
بس ساکت سی بیٹھی تھی

...اریان کہاں ہے... "اسے سنبھالتے اپنے بیٹے کا پوچھا"  
اپنے کمرے میں... "اس سے پہلے کے باہر جاتی وہ نکھر انکھرا سا سامنے"  
...آیا



... کیا ہوا... "اسے تو جیسے خبر ہی نہیں تھی کیا ہوا ہے"

"... تمہیں کتنی دُفہ سمجھایا ہے اسی حرکتیں نہ کیا کرو جس سے اسے"

آپ کی بہو کو وقت نہیں دیتا تھا بس وہی دیا ہے... "مسکراتے اس جھکے سر"

... کو دیکھا تھا.. لیکن اس کی مسکراہٹ وہیں معدوم ہوئی

... شٹ.. "اس کے قریب آیا اور اس کا چہرہ اوپر کیا"

آئی ایم سوری... پلیز آنکھیں.. لیشا... "وہ اس کے کان پہ ہاتھ رکھے"

ہوئے تھا اس کا ہاتھ تیزی سے خون میں بھیگ رہا تھا.... پھر اسے اٹھا کے

اپنے ساتھ لگایا... اور اپنے کمرے میں آیا... سب سے پہلے اسے ریلیکس کرنا

بہت ضروری تھا... "لیش میری جان...." اس کے بال ہٹاتے اس کا چہرہ

... تھپتھپایا

اسے سینے سے لگاتے اس کی کمر سہلاتے اس کے اپنے آنسو اس کے بالوں  
میں جذب ہو رہے تھے.. انج یہ دوسری دفہ ہوا تھا.. اور وجہ بھی وہ خود بنا تھا

.....

مجھے نہیں جانا یا ر.. خود کو چھڑواتے پیچھے ہونا چاہا... وہ زبردستی اسے تیار کر  
... رہا تھا... چند گھنٹوں میں اس کا رنگ پیلا پڑ گیا تھا

... اپ سے پوچھ نہیں رہا... شال اسے کرواتے اس کا ہاتھ تھامے باہر آیا  
میری اٹینڈنس لگنی ہے.. اگر نا لگای تو جاب خطرے میں پڑ سکتی ہے... وہ  
اس سے ناراض تھی.. نظریں جھکائے اپنا ہاتھ اس کے مضبوط ہاتھ سے  
... ناکالا

... لگالین گے.. گاڑی سٹارٹ کرتے وہ لوگ پہلے پولیس اسٹیشن آئے تھے  
... واہ واہ.. اپنے عاشق لے ساتھ رات

پلیز بکو اس نا کرنا... بے دلی سے آئی پیڈ نکالتے اس نے جیل میں بند صفدر کو  
... دیکھا.. آریان نے بھی اسے غصے سے دیکھا تھا  
چلیں.. پھر وہ اس کے ساتھ ہو سپیٹل اگی تھی

..

اس کا چیک اپ اس نے خود کیا تھا... پہلے دماغ کے ٹیسٹ کرنے تھے پھر  
..... کان کے اور پھر پورے سر کے

مجھے جانا ہے وہ ایک جگہ لیٹے لیٹے اکتاگی تھی... پچھلے ادھے گھنٹے سے کبھی  
... سر کے اوپر کچھ رکھتا تھا کبھی دائیں سائڈ پہ کبھی بائیں

چلے جائیں گے.. زبردستی اس کے ماتھے پہ ہتھیلی جماتے روکے رکھا.... پھر  
... مشین اس کے سر کے اوپر سیٹ کی

سامنے لگی سکرین میں وہ دیکھ رہا تھا... اس کی وینز کو کلوز کر کے  
دیکھا... ایک چھوٹا سا سرخ نشان تھا بالکل چھوٹا سا... زوم اوٹ کیا.. وہ کان  
کی لو کی سیدھ میں اور کی طرف تھا... یہیں سے جون نکلتا تھا... ریپوٹس  
نکال کے فوران امریکہ بھیج دیں تھی... وہ سارا دن انہوں نے ساتھ گزارا  
تھا

.....

وہ کچن میں سبزی بنا رہی تھی جب ڈور بل ہوئی۔۔ فاطمہ کے ایگزیمز ہونے  
والے تھے وہ اپنی دوست کے گھر گروپ سٹڈی کے لیے گئی ہوئی تھی ماما  
اپنے کمرے میں اور اریان ہو اسپٹل۔۔ رومال سے ہاتھ صاف کرتے وہ باہر  
اٹی۔۔۔ دروازہ کھولا تو کوئی انکل انٹی تھے ان کو وہ پہلی دفعہ ہی دیکھ رہی  
تھی۔۔

جی آپ۔۔۔؟

حیرانی سے ان کو دیکھا جو اندرانے کی اجازت کے انتظار میں تھے۔۔

تم فرح کی بہو ہونا۔۔ خاتون نے اپنا چشمہ ٹھیک کرتے جا نچتی نظروں سے اسے دیکھتے پوچھا۔۔

جی جی۔۔ آئے۔۔ وہ یقنا ماما سے ملنے آئے تھے سو سائڈ پہ ہوتے ان کو انے کا راستہ دیا۔۔ پھر ان کو ڈرائنگ روم میں بیٹھا کے ماما کو بلا لائی۔۔ وہ ان کے بھائی اور ان کی بیگم نعنی بھا بھی تھیں۔۔ ان سے ملنے وہ ماما کی آنکھوں میں خوشی کے انسو بغور دیکھ سکتی تھی۔۔ پھر ان کو باتیں کرتے دیکھ کے وہ اٹھائی

کچن میں آ کے چائے بنانے کے لیے برتن چولہے پہ رکھا اور دودھ چائے کی پتی چینی اور الائچی سب ایک ساتھ ڈال کے اوپر سے بند کر دیا۔۔ اس کی رپورٹس کل انی تھیں۔۔ آج وہ جلدی آگئی تھی فاطمہ نے جانا تھا اس لیے۔۔

پندرہ منٹ بعد وہ چائے اور دوسرے ریفریشمنٹ کے لوازمات لے  
ڈرائینگ روم میں آئی تو انٹی اسی کے بارے میں ناک چڑھائے بات کر رہی  
تھیں۔۔

کہیں سے نہیں لگتا نئی نوپلی دلہن ہے۔۔ بلکہ حالت سے تو یہ اریان سے کئی  
سال بڑی لگتی ہے۔۔ وہ گھریلو حلیے میں تھی لیکن اتنی بھی بری نہیں لگ  
رہی تھی جیسے وہ بات کر رہی تھیں۔۔

کوئی زیور میک اپ کر لیا کرے۔۔

اسے میک اپ کی کیا ضرورت ہے میری بیٹی ویسے ہی اتنی پیاری ہے اسے  
دیکھا

اور ماشا اللہ گھر بھی اچھے سے سنبھال لیتی ہے۔۔ ماما اس کی تعریف ہی کر رہی  
تھی مسکراہٹ نے اس کے چہرے کا آحاٹہ کیا۔۔ چائے ان کو سرو کرتے وہ  
بھی ان کے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔۔ پتہ نہیں وہ کیوں ان کی شادی پہ نہیں آئے  
تھے۔۔ سوچتے وہ چائے پینے لگی جب انکل نے اس سے پوچھا۔۔

تمہارے والدین کہاں ہوتے۔۔ وہ نفیس سے تھے وائٹ کرتے اور سفید  
ٹوپی سر پہ رکھے سو برسے تھے۔۔

جی میرے والد حیات نہیں ہیں۔۔ اما بھی یہ ساتھ والے شہر میں ہی رہتی  
ہیں مامو کے ساتھ تفصیل سے بتاتے اس نے دروازے سے باہر  
دیکھا۔۔ اریان آگیا تھا۔۔ وہ اٹھ کے باہر آئی۔ وہ اس سے ناراض تھی لیکن  
مہمانوں کے سامنے ایسا زیب نہی دیتا۔

کون ہے ایک نظر اسے دیکھتے وہ آگے آگے چل رہا تھا۔۔  
اپ کے مامو اور مامی۔۔ اس کی بات پہ وہ سیڑھی پہ قدم رکھتے رکھا۔۔  
وہ کیا کرنے آئے ہیں۔۔ ایک ناگوار سا تاثر چہرے پہ لیے وہ دوبار اسے  
چڑھنے لگا۔۔

مجھے کیا پتہ۔۔ کمرے میں اتے اس کے کپڑے نکالے پھر وائٹ اور  
موبائل پکڑ کے سائنڈ ٹیبل پہ رکھا۔۔

وہ کپڑے لے کے واشروم میں چلا گیا تھا۔۔۔ علیشہ وہیں بیٹھے اس کا انتظار کرنے لگی۔۔۔ دس منٹ بعد وہ فریش سا باہر نکلا۔۔۔ چلیں۔۔۔ اسے کف فولڈ کرتے دیکھا کہاں۔۔۔

نیچے اپ نہیں ملیں گے مامو سے۔۔۔  
نہیں۔۔۔ میرا کوئی ارداہ نہیں ہے۔۔۔  
کیوں۔۔۔ یہ کیا بات ہوئی۔۔۔  
اپ نے مل لیا کافی ہے۔۔۔ میرے ملنے سے کچھ نہیں ہوتا۔۔۔ نخوت سے کہتے وہ اس نے ٹیوی اون کر لیا تھا۔۔۔  
ہممم۔۔۔ وہ کندھے اچکاتے باہرائی پھر ان کے لیے کھانا بنانے لگی کچھ دیر بعد فاطمہ بھی آگئی تھی۔۔۔  
مامو لوگ آئے ہیں۔۔۔ وہ بھی حیرت زدہ تھی۔۔۔



اپ سب لوگ ایسا کیوں رنیکٹ کر رہے ہو جیسے ان کا انا کوئی بہت بڑی  
 انہونی ہے۔۔ فاطمہ کی بنی شکل دیکھ کے وہ پوچھے بنانا رہ سکی۔۔  
 بھابھی اپ نہیں جانتیں۔۔ ہماری مامی جان کو۔۔۔  
 تم بتاؤ تو جان جاؤں۔۔۔ میسج کرتے فاطمہ حیدر کو بھی بتا چکی تھی مامو کی امدا کا  
 ۔۔ اس نے انکھوں پہ دودل والا ایموجی کے ساتھ لکھا تھا شکر ہے میں وہاں  
 نہیں ہوں۔۔۔  
 اس کاریکشن دیکھ کے فاطمہ ہنسی۔۔  
 وہ لوگ گروپ میں بات کر رہے تھے جس میں وہ چاروں اریان حیدر فاطمہ  
 اور علیشہ تھے۔۔  
 گل اریان کو چھپالو سارہ سے۔۔ ساتھ اسے ٹیگ کر کے میسج بھی کیا تھا حیدر  
 نے لیکن اس کے پاس ابھی موبائل نہیں تھا جو وہ دیکھتی۔۔  
 اب بول بھی چکو۔۔ وہ بس اس کی شکل ہی دیکھ رہی تھی۔۔  
 رات کو بتاؤں گی۔۔۔

ابھی کیا ہے۔۔ گھورے کہا۔۔

ابھی ان کے پیٹ کو بھرنے کا سوچیں۔۔۔

علشہ فاطمہ کھانا بنا لو بیٹا سارہ اور سعد بھی انہیں گے۔۔ کچھ دن ان کا رکنے کا ارادہ ہے اوپر والے دو کمرے بھی صاف کر دو۔۔ ماما ان کو ہدایت دے کے چلی گئیں۔۔ سارہ اور سعد اپنے مامو کے گھر ہی تھے وہ بھی کچھ دیر بعد آ جاتے۔۔

کیوں سسپینس کریٹیٹ کر رہے ہو اپ لوگ بتا کیوں نہیں دیتے۔۔ علشہ نے اب چڑ کے کہا تھا

اپ کو پتہ سارہ اریان بھائی کی ایکس فیا نسی رہ چکی ہیں۔۔ ڈرامائی انداز میں بتاتے وہ علشہ کو انکفر ٹیبل کر چکی تھی۔۔ پھر بابا کی ڈیبتھ پہ انہوں نے منگنی توڑ دی اس وجہ سے کہ ہم لوگ غریب ہیں۔ یا ان کی بیٹی کے عیش و آرام میں کمی آئے گی۔۔

مجھے تو کہیں سے بھی نہیں لگ رہے غریب۔۔ چولہے کی طرف گھومتے اس نے اپنے ماتھے پہ ایسا پسینہ صاف کیا۔۔

ہاں۔۔ لیکن اس وقت بابا کی ڈیٹھ کے بعد کچھ حالات مشکل ہو گئے تھے بھائی ابھی سٹڈی کر رہے تھے تو اس لیے۔۔

ہم۔ اور سارہ۔۔ تمہارے بھائی کو لائیک کرتی تھی کیا۔۔ سر سراتے لہجے میں وہ جانے کیا جاننا چاہ رہی تھی۔۔

اس کا تو پتہ نہیں لیکن بھائی کو وہ اچھی لگتی تھی۔۔ اس نے جیسے اس کے سر پہ بمب پھوڑا تھا۔۔ دل جیسے گہرائیوں میں ڈوب کے ابھرا تھا۔ اسے سوچوں میں چھوڑ کے فاطمہ بھی اس کے ساتھ ہلپ کرنے لگی تھی۔

رات دیر تک سارہ اور سعد بھی اگے تھے۔۔ سارہ پیاری تھی کیوٹ سی کم بولنے والی یا ابھی پہلی بار ملی تھی جو جھجک رہی تھی۔۔ البتہ سعد ڈیسنٹ سا مسکرایٹ چہرے پہ سجائے بیٹھا تھا۔۔ سارہ فاطمہ سے باتیں کرنے لگی تو وہ

اٹھ کے کمرے میں ایگی اریان موبائل پہ مصروف تھا۔۔ اسے دیکھ کے سیدھا ہو کے لیٹ گیا۔۔ کافی دیر ہو گئی تھی بارہ ہونے والے تھے۔۔ وہ کچھ اپ سیٹ تھی کمفرٹ سیدھا کرتے وہ بھی آ کے دوسری طرف لیٹ گئی۔۔

ابھی تک ناراض ہیں۔۔ اریان نے کمفرٹزر اساہلایا۔۔ نہیں۔۔ روح بدلتے وہ اس سے منہ موڑ گئی تھی۔۔ کتنی دفہ سوری کہا کروں۔۔ اسے اب غصہ آنے لگا تھا۔۔ علیشہ نے کوئی بھی جواب دینے کی بجائے آنکھیں بند کر لیں اور سونے کی کوشش کرنے لگی اریان نے بھی اسے دوبارہ نہیں چھیڑا تھا خاموشی سے بتی گل کرتے وہ بھی سو گیا

اگلے دن صبح وہ ایک گھنٹہ پہلے اٹھی تھی باقی سب کے لیے بھی ناشتہ بنانا تھا پہلے آٹا گوندھا اور آملیٹ کے لیے پیاز ٹماٹر کے سب کچھ مکس کر کے ای ساتھ ہی ہلکی آنچ پہ ٹولہ پہ رکھ دیا۔۔ پھر اوپر آ کے آریان کو جگیا۔۔ وہ بھی مسجد چلا گیا نماز کے لیے اتنی دیر میں وہ بھی نماز پڑھ چکی تھی ماما کو دوائی دے کے وہ کچن میں آئی تو فاطمہ چائے بنا رہی تھی باقی کا کام دونوں نے مل کے کیا تھا۔۔ سب کو ناشتہ دے کے وہ بھی آریان کے ساتھ گئی تھی پیچھے سے مامی ماما سے جانے کیا کیا اس کی نوکری کے خلاف کہتی رہی تھیں۔۔ آج اس کی ریپوٹس بھی آئی تھیں۔۔

اندر او۔۔ وہ پولیس سٹیشن کے سامنے گاڑی روک چکا تو اترتے ہوئے

علیشہ نے کہا۔۔

نہیں۔۔

اجاو۔۔ شاباش وہ جان بوجھ کے گاڑی سے اگے کی طرف سے گزری تھی کہ وہ چلانا جاے پھر اس کی طرف آ کے دروازہ کھولا اور اسے ساتھ لے آئی زبردستی۔۔۔

رفیق اچھا سا ناشتہ لاو۔۔ اپنا موبائل رکھتے اس نے اپنی جگہ پہ اریان کو بیٹھنے کے لیے کہا تھا۔۔ اس نے ناشتہ نہیں کیا تھا ماما اور ماما لہ وجہ سے یا شاید وہ سارہ کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔ لین علیشہ کو خوشی ہی ہوئی تھی کہ وہ خود ہی اس سے کترارہا ہے۔۔

ان لوگوں کو لینے کوئی نہیں آیا۔۔ پھر سلاخوں کے پیچھے بیٹھے ادھ موئے صفدر اور اس کے ساتھ کو دیکھتے اکرام سے پوچھا۔۔  
نہیں سر کوئی بھی نہیں آیا۔۔۔

ان کو کچھ دیا ہے کھانے کے لیے۔۔  
جی سر۔۔ دیا ہے ناشتہ۔۔

اریان نے بے دلی سے دو تین نوالے لیے تھے لیکن علیشہ نے ڈٹ کے ناشتہ کیا۔۔۔ وہ بھی جلدی جلدی میں نہیں کر کے ائی تھی ساڑھے سات تک اس کی اٹینڈس لازمی پہنچنی ہوتی تھی وہ بھی فنگر پرنٹ کے ذریعے۔۔۔ ورنہ وہ کسی اور کو کہہ دیتی۔۔۔

اریان چلا گیا تو اس نے ان دونوں ادھیوں کو مخاطب کیا۔۔۔  
تم لوگوں کا سر پرست ابھی تک تم لوگوں کو لینے نہیں آیا۔۔۔ حیرت ہے ویسے۔۔۔ سامنے لگی ایل ای ڈی کو دیکھا۔۔۔

وہ ہمیں یہاں سے لے جائیں گے اور تمہیں خبر بھی نہیں ہوگی۔۔۔ صفر  
نے اس کا مزاق اڑاتے کہا۔۔۔

ہاہا۔۔۔ اج ہی لینے آجاتے تو اچھا تھا۔۔۔ وہ بھی ہنسی تھی۔۔۔  
رشید یہ دوسرے ادھی کو نیچے لے کے جاو۔۔۔ میں اتی ہوں۔۔۔ پانی پیتے کہا  
۔۔۔ پھر وہ کچھ دیر بعد رفیق کے ساتھ نیچے ائی تھی۔۔۔ وہ ایک اندھیرا کمرہ  
تھا جس کا ایک ہی دروازہ تھا۔۔۔ کمرے میں ایک لکڑی کی میز اور دو کرسیاں

رکھی تھیں جس میں سے ایک پہ اس آدمی کو باندھا ہوا تھا۔ دوسری پہ جا کے وہ بیٹھی اور اشارہ کیا کہ اسے کھول دو۔۔

پھر اپنا موبائل سامنے ٹیبل پہ رکھا ریکاڈر ان کیا۔۔

چلو اب شروع ہو جاو۔۔ پسٹل سامنے رکھتے وہ تسلی سے بیٹھی اج اس کے سر پہ کیپ نہیں تھی بالوں کا جوڑا بناے وہ ایک بار وعب لڑکی لگتی تھی۔۔

میں کچھ نہیں جانتا میڈم۔۔ وہ منمنایا۔۔

سنو سنو۔۔ یہ جو اپنی بیچاری سی شکل ہے نا اسے سہی کرو۔۔ میں تمہیں ایک ڈیل دیتی ہوں۔۔ سب کچھ سچ سچ بتاؤ اور آرام سے یہاں سے نکل جاو بصورت دیگر تم سے سچ بھی اگلوالوں گی اور جان بھی نکال لوں گی۔۔

میں واقع کچھ نہیں جانتا۔۔، مجھے بس ایک بچے نے یہ پیسے دیے اور کہا کہ سامنے والے پولیس سٹیشن میں دے دو۔۔ اس نے ایک الگ سے گٹھی بھی دی تھی جس میں دس ہزار تھے۔۔ وہ میرے تھے اور باقی بیگ اپ کے حوالے کر دیا۔۔



کتنا اچھا پلان بنایا ہے تم نے۔۔ مسکراتے پھر رفیق کو اشارہ کیا۔۔ جس نے ایک بیگ اس کے سامنے لا کے رکھا تھا۔۔ اسے کھول کے اس میں سے کچھ فائیلیں نکالیں۔۔۔ اور ٹیبل پہ اس کے سامنے رکھیں۔۔۔

ان کاغزات پہ تم پر جتنے چار چیز ہیں نہ۔۔۔ ان کی سزا بھگتے کم سے کم تمہیں نوے سال لگ جائیں گے۔۔۔ اور کیا پتہ تم زندہ بھی رہ سکو گے نہیں۔۔۔ کیونکہ جیل میں رہ کے انسان اتنا عرصہ.... یا تو پاگل ہو جائے یا مر جائے۔۔۔

میری سزا تم ڈیساؤڈ کرنے والی نہیں ہو۔۔۔ اب وہ زرا سا اگے ہوا۔۔۔ کیونکہ وہ پکڑا جا چکا تھا ان فائیلز میں اس کا سارا کچھا چھٹا تھا جس میں لڑکیوں کو اغوا کرنے کے چوری کے سمسٹنگ اور کئی قسم کے جرائم تھے۔۔۔ مجھے جج سزا دے گا جو اب تک نہیں دے سکا۔۔۔ اب وہ مسکرا رہا تھا۔۔۔

ہوں... ہوں بالکل۔۔ لیکن کیا تم یہ جانتے ہو کہ ان سپر پہ جو کچھ میں  
لکھوں گی اس کے بعد تمہیں جج سزا دے نادے یہ دنیاں ضرور دے گی  
۔۔ وہ اس سے ڈرنے والی کہاں تھی۔۔

فحالیہ ریپورٹس میرے پاس ہیں۔۔ اب تم خود سوچو تم کیا لکھوانا چاہتے  
ہو۔۔ اگر تو تم میرے ساتھ کمپر وائیز کرتے ہو تو آج ہی یہاں سے نکل جاو  
گے۔۔ لیکن اگر ایسا نہیں کرنا تو پھر۔۔۔ سوچ لو۔۔۔ وہ اٹھ کھڑی  
ہوئی۔۔ تمہارے پاس دو گھنٹے کا وقت ہے۔۔۔ وہ اسے نیچے اس لیے لے  
کے آئی تھی کہ وہ صفدر کی نسبت تھوڑا آسان ہدف تھا۔۔ اسے ٹریک کرنا  
مشکل نا ہوتا۔۔

اس کی خاطر مدارت میں کوئی کمی نہیں رہی چاہیے یدایت دیتے وہ اوپر آگئی  
شام کو نکلنے سے پہلے وہ جان بوجھ کے چابیاں سلاخوں کے قریب چھوڑ آئی  
.. تھی... یہ اس کا دوسرا پلین تھا

اریان اسے چار بجے ہی لینے آگیا تھا۔ گاڑی میں بیٹھتے ہوئے اس نے اریان کو دیکھا تھا جو کچھ پریشان تھا۔ سامنے ہی ریپوٹس رکھی تھیں جو اس نے اٹھا لیں۔۔۔

جن میں میں لکھا ہوا تھا کہ اس کے دماغ کی وینز کمزور ہیں۔ یہ سوراخ ریسنٹلی بنا تھا سٹریس کی وجہ سے جب دماغ میں خون کی گردش تیز ہوتی تھی تو کان سے خون نکلتا تھا پریشتر بڑھنے کی وجہ سے خون کو اپنا چکر مکمل کرنے کے لیے راستہ کم پڑنے کی صورت میں وہ اس چھوٹے سوراخ سے باہر نکلتا شروع کر دیتا تھا

اس کا کوئی علاج۔۔ بند کر کے رکھتے پوچھا۔۔۔

پتہ نہیں۔۔ میٹینگ ہے تھر سڈے کو امریکہ میں۔۔۔ وہ ڈرائورینگ کرتے ہوئے سامنے دیکھ رہا تھا۔۔

ہمم تم نے بھی جانا ہو گا۔۔  
اپ بھی چلیں گی ساتھ۔۔ گاڑی روکتے اسے بتایا۔۔ وہ لوگ گھر پہنچ چکے  
تھے۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔ لیونگ روم سے گزرتے مامی نے سلام کرتے اریان کو  
متوجہ کی۔۔۔ وہ سراہلا کے اگے بڑھ گیا۔۔  
کچھ دیر ہمارے ساتھ بھی بیٹھ جاو۔۔ شکوہ زبان پہ لاتے وہ پاس بیٹھنے کی  
دعوت دے رہی تھیں۔۔  
آجاو بیٹا۔۔ ماما نے بھی اب اسے بلا یاھا۔۔  
سوری ماما مجھے کام ہے وہ سیڑھیاں چڑ گیا علیشہ کچھ دیر ان کے ساتھ بیٹھ کے  
اوپر آگئی۔۔

ایسے بی ہو کیوں کر رہے ہو یار۔۔ کچھ نہیں ہوتا۔۔ اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے  
۔۔ اسے لگا وہ اس کی وجہ سے پریشان ہے۔۔

وہ کچھ کہے بنا واثر و م میں گھس گیا علیشہ بھی بیٹھ کے شوز اتارنے لگی پھر بلٹ کھول کے شرٹ باہر نکالی۔۔۔ بلٹ اور گن ڈریسنگ ٹیبل پہ رکھ کے اس نے سادہ کپڑے نکالے پھر لا کر سے ڈائمنڈ کے ٹوپس نکالے یہ اسے اریان نے منہ دیکھائی پہ دیے کم پھینکے زیادہ تھے۔۔۔ نکال کے سامنے رکھے اتنی دیر میں اریان صرف ٹراوز میں فریش سا باہر آیا تھا لیکن چہرہ بھی لٹکا ہی ہوا تھا۔۔۔

پھر علیشہ چیخ کر کے تیار ہو کے نیچے آگے ماما نے مسکرا کے اسے دیکھا تھا مطلب مامی کی شکایت کافی حد تک اس نے دور کرنے کہ کوشش کی تھی سارہ اور فاطمہ اپس میں باتیں کر رہی تھیں۔۔۔ وہ بھی ان کے پاس آ کے بیٹھ گئی۔۔۔

کیا کرتی ہو تم۔۔۔ یہ اس کی پہلی بات چیت تھی اتنے دونوں میں جو وہ اس کے سامنے بیٹھ کے کر رہی تھی۔۔۔

کچھ نہیں گھر ہی ہوتی ہوں۔۔۔ بس اتنا کہہ کے وہ خاموش ہو گئی

تم مجھے بھا بھی کہہ سکتی ہو۔۔ فاطمہ چائے بنانے چلی گئی تھی۔۔  
بھا بھی کیوں کہے تم کون سا اس کی کچھ لگتی ہو۔۔ مامی کے کان ان کی طرف  
ہی تھے۔۔

نام سے بلایا کرو اسے ساتھ بیٹی کو بھی رگیدا۔۔ سارا بس دیکھ کے رہ گئی۔۔  
اپ پلیر ان کی باتوں کا برا مت مانے گا۔۔ وہاں کی طرف سے معذرت  
کرنے لگی۔۔

نہیں نہیں اس اُس اوکے۔۔ مجھے بالکل بھی برا نہیں لگا۔۔ پھر ادھر ادھر باتوں  
میں مصروف ہو گئی

رات کو جب کمرے میں ای تواریان لپ ٹاپ پہ کچھ سرچ کر رہا تھا۔۔  
کھانا کھالو۔۔ وہ اسے بلانے آئی تھی۔۔

مجھے بھوک نہیں ہے۔۔

تم نہی کھاو گے تو میں بھی نہیں کھاؤں گی۔۔ لیپ ٹاپ بند کرنا چاہا۔۔ جو اس  
نے خود ہی بند کر دیا تھا۔۔ پھر اسے دیکھنے لگا وہ کتنی ریلیکس تھی۔۔

تم کیوں ہو رہے ہو پریشان۔۔ ٹھیک ہو جائے گا۔۔  
اس وجہ سے پریشان نہیں ہوں اس کے ہاتھوں کو تھامتے اپنے سامنے بیٹھایا

---

..... پھر.... منتظر نظروں سے دیکھا  
سارا کی وجہ سے... وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا... علیشہ کے ہاتھ اس  
..... کے ہاتھوں میں لرزے تھے

.....

اگلے دن صبح وہ نماز پڑھ کے کچن میں امی تو مامی اور سارا پہلے ہی وہاں موجود  
تھیں... آج وہ لیٹ اٹھی تھی کل سے..... سو ماما کو سلام کرنے سے پہلے  
... وہاں ہی اگی

..... اسلام و علیکم مامی... پھر سارا کی طرف دیکھا جو چائے بنا رہی تھی  
... تم کیوں اگی میں بنا دیتی ہوں.. جلدی سے دوپٹہ لپیٹتے وہ اگے آئی

کوی بات نہیں بہو.. تمہیں لیٹ جاگنے کی عادت ہوگی نا.. اس لیے میں نے  
ہی سارہ سے کہنا شتہ بنادے..... اریان میرا بیٹا لیٹ ہو جاے گا... لہجے  
میں حلاوت سمیٹے وہ اس سے مخاطب ہوئیں

... ایسی کوی بات نہیں ہے آج زرا دیر سے انکھ کھلی تو  
جلدی سے ہاتھ چلاتے اس نے روٹیاں بیلنی شروع کر دی تھیں.. پھر  
آملیٹ کے لیے فراسپین رکھ کے اس میں اٹل ڈالا.. محارت سے چلتے ہاتوں  
کو دیکھ کے مامی تو سر سے پاؤں تک جل کے کالی ہوئی تھیں سارہ اب ایک  
.. طرف کھڑی دیکھ رہی تھی  
... کچھ دیر میں فاطمہ بھی اگی  
... تم یہ دوا ای ماما کو دے دو اسے چاے اور میڈی سن پکڑا کے واپس بھیج دیا



ابھی وہ پہلا پراٹھا ڈال رہی تھی جب اریان نک سک ساخو شبوؤں میں بسا تیار  
 کچن میں داخل ہوا... سارہ جو ایک طرف کھڑی تھی نے جھجھکتے سے دوپٹہ  
 .. سہی کیا... اریان نے اس پہ ایک نگاہ غلط ڈالنا بھی گوارا نہیں کیا تھا  
 سارہ دیکھو اریان آیا ہے جلدی سے اسے ناشتہ بنا دو.. مامی میں پھر سے حسد  
 ... کی اگ بھڑکی تھی

سارہ جلدی سے اگے ہوئی اور توس نکال کے سینکنے لگی  
 .. لیشاء ناشتہ دیں.. دو ٹوک انداز میں کہتے اس نے ایک نظر علشہ کو دیکھا  
 .. سارہ بنا دے گی نا... مامی کو چین نہیں آ رہا تھا  
 علیشہ جلدی کریں.. اریان نے سر دلہجے میں کہتے مامی کی بات کو رد کیا  
 ایک منٹ... پراٹھا اتارتے ٹرے میں رکھا املیٹ فرائی پین سمیت ہی اٹھا  
 کے ٹیبل پہ رکھا پھر چائے کا مگ... پلیٹ

اریان نے خود ہی املیٹ پلیٹ میں نکالا تھا مامی جل بھن سی گئیں.. اسے ناشتہ  
... میں مصروف دیکھ کے بھناتی ہوئی سارہ کو لے کے وہاں سے چلی گئیں

اریان ناشتہ کر کے سنک میں ہاتھ دھونے لگا پھر اس کے قریب آ کے رکا وہ  
دوسری طرف رخ کیے روٹی تو بے پے ڈال رہی تھی... اریان نے جھک کے  
اس کے دوپٹے کا پلو اٹھایا... ہاتھ صاف کیے اور باہر نکل گیا... پیچھے علیشہ  
... دل سے مسکرائی تھی

مامی سارا دن سارہ کو ٹپس دیتی رہتیں.. ان کی کوشش تھی کسی طرح وہ اپنی  
بیٹی کو اب اس گھر میں ایڈجیسٹ کر ہی دیں سارہ بذات خود چلاک یا شاطر  
مزاج نہیں تھی وہ تو سادہ سی ہنس مکھ لڑکی تھی لیکن ماں کے کہنے پہ وہ ان کی  
بات مان جاتی باقی تینوں فیملی میمبرز اچھے تھے سوائے مامی کے

.....

وہ اکیلی عام سے حلیے میں چلی جا رہی تھی  
 آج جب صبح وہ پولیس اسٹیشن آئی تو اس کے منصوبے کے مطابق وہ دونوں فرار  
 ہو چکے تھے اور کل جب وہ تفشیش کر رہی تھی ایک چھوٹی سی جی پی ایس جو  
 صفدر کے ساتھ کو باندھتے وقت کانسٹیبل نے اس کے سر کے پیچھے لگائی  
 تھی اب اسی کو ٹریس کر کے وہ وہاں پہنچی تھی لیکن بد قسمتی کہ وہ اکیلی ہی چلی  
 آئی تھی۔۔۔

پنٹ اس نے یونیفارم کی ہی پہنی ہوئی تھی اوپر سفید رنگ کی گھٹنوں تک اتنی  
 مراد نہ قمیص کھلے بالوں پہ چشمہ ٹکائے سرخ لپسٹک لگا کے وہ اپنا حلیہ مکمل  
 تبدیل کیے ہوئے تھی۔۔

اس کے سامنے ایک بہت بڑی حویلی تھی بلکہ فارم ہاوس تھا کسی

کا۔۔۔۔۔۔۔۔

آس پاس بھی کھیت اور درخت تھے۔۔ وہ جیبوں میں ہاتھ ڈالے خاموشی سے اگے بڑھ رہی تھی جب اس کے پیچھے کچھ سر سرایا تھا۔ اس نے پلٹ کے دیکھا کوئی کتا تھا جو تیزی سے اس کی طرف بھاگا آ رہا تھا۔ اس نے سر پٹ دوڑ لگادی۔۔ شور کی آواز سے چڑیاں پھڑپھڑائی تھیں۔۔ کہیں دور سے گولیاں چلی تھیں لیکن وہ پیچھے دیکھے بنا بھاگی جارہی تھی جب ایک اڑتی ہوئی گولی سیدھا اس کے بیک پہ پسلیوں کے بیچ آ کے پیوست ہوئی۔۔ وہ لڑکھڑا کے گری تھی۔۔ گولیوں کی آواز انا ب بند ہو گئی تھی اپنے منہ پہ سختی سے ہاتھ جمائے اس نے اپنی چیخو کا گلا گھونٹا پھر سرک کے ایک پکے نالے کے اندر اتر گئی اس میں زرا زرا سا پانی تھا وہ بھی دو سے تین دن پرانا شاید۔۔۔ اس کے اندر وہ ادھی لیٹ گئی۔۔ گہرے گہرے سانس لیتے اس نے زرا سامڑ کے دیکھا خون تیزی سے بہہ رہا تھا درد کی شدت سے اس کے سے موبائل نکال کے اریان کولڈ میکان سے بھی خون نکلنے لگا تھا۔۔۔ ج کال کی جو دوسری بل پہ ہی اٹھالی گئی۔۔

ج۔۔ جل۔۔ دی۔۔ پہنچ۔۔ و۔۔ ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں کہہ کے اس نے اسے لوکیشن سینڈ کر دی تھی۔۔ دیوار سے ٹیک لگاتے اس کی آنکھیں بند ہو رہی تھی۔۔ نالے میں بہتا زرا زرا پانی اس کے نیچے سے گزرتا تو سرخ رنگ میں بدلتے ہوئے آگے کی طرف بڑھ جاتا وہ بے ہوش ہو گئی تھی۔۔ جب ہوش آیا تو اریان اس پہ جھکا ہوا تھا۔۔

اس پاس اور ڈاکٹرز بھی تھے۔۔ وہ اپریشن تھیٹر میں تھی سب چہروں پہ ماسک ہاتھوں میں گلوں اور ایرپیز پہنے آس پاس کھڑے تھے ان کے سروں پہ ٹیشو کے کپڑے کی بنی ڈوپیاں بھی تھیں جو ان کے بالوں کو کور کیے ہوئے تھیں۔۔

انجیکشن دو۔۔ پاس کھڑی نرس کو کہا۔۔ پھر گولی کے قریب والی جگہ پہ انجیکشن لگایا۔۔

ہلیں نہیں۔۔ ایک قہر الودہ نظر سے نوازتے اسے ڈپٹا۔۔ اس سے درد برداشت نہیں ہو رہا تھا اور گولی ابھی نکالنے والی تھی۔۔ کانپتے ہاتھوں سے اس نے اریان کے ہاتھ کو پکڑنے کی کوشش کی تھی۔۔۔  
نرس۔۔

وہ اگے آئی اور علیشہ کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔  
انہیں بے ہوش نہیں ہونے دینا۔۔  
کینچی دو۔۔ پھر احتیات سے اس کی پینٹ کو کاٹا تھا۔۔ سانس لیتی رہیں  
علیشہ۔۔ اس کے اپنے ہاتھ کانپنے لگے تھے اس کا خون دیکھ کے۔۔ شکر ہے  
کان سے اب خون نہیں نکل رہا تھا شاید اس طرف سے اتنا بہہ گیا تھا کہ  
۔۔۔

دوسرے ڈاکٹر نے اس سے کینچی لے لی۔۔  
ان کو خون کی ضرورت ہے کافی بہہ رہا ہے۔۔۔ ڈاکٹر اولیس نے اسے پیچھے  
کر دیا۔۔ وہ نہیں کر سکتا تھا

دونالیاں اسکے کندھوں کے پاس چپکائیں جن سے خون آرہا تھا۔۔۔ وہ تیزی سے سارے کام کر رہے تھے۔۔۔ دوسرے ڈاکٹر نے ایک چھوٹی ایکسرے مشین سے اس کی پسلیاں چک کی تھیں گولی ان سے نیچے لگی تھی۔۔

یہ اچھی بات ہے۔۔۔ سانس لوعلیشہ۔۔۔ اس کا ہاتھ اریان نے خود پکڑا ہوا تھا ڈاکٹر نے ایک وائٹ شیشے کی چھوٹی سی چورس پلیٹ گولی والی جگہ پہ رکھی اور اس پاس سے خون صاف کیا۔۔۔

ڈاکٹر یہ سانس نہیں لے پاری ہیں انہیں پیٹ کے بل لیٹائیں۔۔۔ پہلے وہ ایک طرف کو لیٹی ہوئی تھی اب مکمل الٹی ہو گئی۔۔۔ گولی ساتویں پسلی کے پیچھے سے پھپھڑے کے نیچے لگی تھی

ان کو سانس لینے میں مشکل ہو رہی ہے۔۔۔ بے حوش کرنا لازمی ہے۔۔۔ ایک سوئی اس کے اندر کبھی تھی جو آخری درد اس نے محسوس کیا تھا وہ سوئی کے چبنے کا تھا۔۔

پہلے انہوں گولی ٹیوزر رار سکیلیپنز کی مدد سے نکالی تھی لیکن اس پاس انفیکشن ہو سکتا تھا

چھٹی اور ساتویں پسلی کے ٹھیک بیچ میں اٹھارہ سینٹی میٹر کٹ کا نشان لگایا پھر ایک کٹر سے کٹ لگایا خون کی دھار تیزی سے نکلی تھی جو ساتھ ساتھ صاف کی گئی۔۔۔ گھاؤ کا صاف کرتے پر سگریڈل سے اس کی پسلیوں کو ایک دوسرے سے الگ کیا۔۔۔ اس سے پہلے ایک گوشت کا ٹکڑا جو لنگز کا نچلے حصہ کاٹ کے نکالا جس میں انفیکشن ہونے کا زیادہ خطرہ ہو سکتا ہے۔۔۔ جس سے جان بھی جاسکتی تھی۔۔۔ الیکٹرک اسکیلیپل کی مدد سے وہ آسانی سے نکل گیا تھا

اپریشن انہوں نے بہت احتیاط سے کیا تھا اریان دوسری طرف رک کیے علیشہ کو دیکھ رہا تھا گھنٹے بھر میں وہ لوگ باہر نکلے تھے خون بہت بہہ چکا تھا اب اس کا بارہ گھنٹوں میں ہوش میں آنا بہت ضروری تھا۔۔۔



ابھی تک گھر میں کسی کو نہیں پتہ تھا وہ خود گھرایا تھا اس کے کپڑے لینے۔۔  
 اتنے جلدی واپس ابھی صبح کے دس بج رہے تھے۔ لیونگ روم سے گزرتے  
 ماما نے اسے دیکھ کے پوچھا۔۔۔  
 ہاں رپورٹس رہ گئی تھیں پیسٹ کی وہی لینے آیا ہوں۔۔ ان کے پاس رکا۔۔  
 اسے لگام سے کم ماما کو بتادے لیکن۔۔  
 سارا جاو لا دو۔۔ مامی کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتی تھیں۔  
 میں لے رہا ہوں۔۔ وہ اوپر آگیا اس کے کپڑے نکالے جو زرا ڈھیلے ڈھالے  
 تھے۔۔ ساتھ کچھ پیسے بھی نکالے جو واپس اتے ہوئے ایک مدرسے میں  
 دے آیا تھا بطور صدقہ۔۔ کل جب وہ اس سے پریشانی کی وجہ پوچھ رہی تھی  
 اور پھر اس نے سارا کا نام لیا تھا۔۔ کتنی ادا اس ہوئی تھی۔۔ سونے تک وہ  
 اسے غصے سے گھورتی رہی تھی۔۔

اسے نہیں پتہ تھا گلے دن اس کے ساتھ ایسا کچھ ہونے والا ہے۔۔۔ وہ روز اریان سے ناراض ہوتی تھی لیکن اریان اسے ویسے نہیں مناتا تھا جیسا وہ چاہتی تھی۔۔۔ ہو سپیٹل کے سامنے گاڑی روکتے وہ اترے۔۔۔ پھر اندر ایانرس اس کے پاس ہی تھی اس کے اتے ہی وہ باہر چلی گئی تھی نیلے لحاف سے ڈھکا وجود بے سدھ تھا۔۔۔

پتا نہیں وہاں کرنے کیا گئی تھیں اریان کو اس پہ غصہ بھی تھا۔۔۔ بالوں کو احتیات سے سمیٹے بینڈ میں باندھا۔۔۔ وہ ابھی بھی کروٹ کے بل پڑی تھی۔۔۔ پھر اس کے پاس ہی بیٹھ گیا۔۔۔ خون کی بوتل سے قطرہ قطرہ اس کے جسم میں اتر رہا تھا۔۔۔ وہ اس کا چہرہ دیکھنے لگا۔۔۔ پر سکون لیکن درد کی رمق اس کے چہرے سے واضح تھی بند غلافی انکھیں اور چھوٹی ناک ہونٹ ایک دوسرے میں پیوست سرخ لپسٹک میں رنگے تھے دائیں طرف نچلے ہونٹ کے قریب ایک تل تھا بہت باریک سا غور سے دیکھنے پر نظر آتا۔۔۔ اس نے بے اختیار جھک کے وہاں لب رکھے تھے۔۔۔ پھر اگلے ہی لمحے سیدھا

ہوا۔۔ نرس بلڈ پریشر اور خون کی رفتار چک کرنے لگی تھی۔۔ ابھی وہ کر ہی تھی جب علشہ کا فون بجنے لگا۔۔ جو اسی کے پاس تھا لے کے باہر نکل آیا رفیق کی کال تھی۔۔

سرکب تک ہمیں اڈر ملے گا۔۔ وہ لوگ انتظار میں تھے کے علشہ انہیں انے کا کہے اور وہ محترمہ خود ہو سپیٹل بیڈ پہ تھیں۔۔۔

بزی ہیں ابھی وہ۔۔ سرداواز میں کہتے اس نے فون بند کر دیا۔۔۔  
شام کو چھ بجے اسے ہوش آگیا تھا۔۔

اب آرام رہے گا۔۔ اسے چیک کرتے اریان نے کہا۔۔ و مسکرائی تھی۔۔  
ویسے تم توجہ بھی تو نہیں دیتے۔۔ دھیمی آواز میں کہتی وہ اس کا دل ہولا گئی تھی۔۔۔

مطلب توجہ کے لیے ایسا کریں گی۔۔

ہاں بلکل۔۔۔ اسے دیکھتے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔

کپڑے بدل لیں اگر مشکل نا ہو تو۔۔ چادر اس کے اوپر سہی کرتے پوچھا۔۔

نہیں ابھی نہیں۔۔۔ اس سے ہلاتک نہی جارہا تھا۔۔۔ درد والا انجیکشن لگا دو  
یار۔۔۔ اس کی اواز میں کپکپاہٹ ابھی بھی تھی۔۔۔  
اتنے جلدی نہیں لگانا۔۔۔ تھوڑا سا برداشت کر لیں۔۔۔ اس کے ماتھے پہ ہاتھ  
رکھ کے ٹمپر پچر کا اندازہ لگایا۔۔۔ اسے بخار ہو رہا تھا۔۔۔  
مامالوگوں کو بتایا۔۔۔ وہ بند آنکھوں سے ہی باتیں کر رہی تھی اسے اچھا لگ رہا  
تھا اریان کا یوں اس کی فکر کرنا پاس رہنا۔۔۔  
نہیں۔۔۔  
بتا دونا۔۔۔ اب تو ٹھیک ہوں میں۔۔۔  
ہمم۔۔۔  
فاطمہ کو بتا دو وہ بتا دے گی۔۔۔  
ابھی نہیں نا۔۔۔ مامی سارہ کے ساتھ پہلے ٹپکیں گی۔۔۔ اس کی ہتھیلی کو ہلکا سا  
مسل رہا تھا۔۔۔

ویسے اپ وہاں کرنے کیا گئی تھیں۔۔۔ اب اس کے چہرے کو دیکھا وہ درد  
میں بھی دھیماسکار ہی تھی۔۔۔  
کیس کے سلسلے میں۔۔

اب ایسی نوبت نہیں آئے گی۔ اس کی اواز میں اب زرا سی سختی تھی جو علیشہ  
نے باخوبی محسوس کی تھی۔۔

مطلب۔۔ اس نے زرا سی آنکھیں واکیں۔۔۔

کیونکہ اب جاب چھوڑ رہی ہیں بس۔۔۔

نہی۔۔ ایسا سوچنا بھی مت۔۔۔

میں سوچ چکا ہو۔۔

میں نہیں مانوں گی بات تمہاری وہ ہائپر ہونے لگی تھی۔۔۔۔

اچھا۔۔ اپ سو جائیں۔۔۔ میں یہیں ہوں۔۔ وہ مسلسل بول رہی تھی۔۔

نہی۔۔ نیند نہیں آرہی۔۔ وہ ابھی بھی ایمر جنسی روم میں ہی تھی۔۔

اب تو لگا دو۔۔ وہ انجیکشن کا کہہ رہی تھی۔۔ درد کا لگانے کی بجائے اسے نیند  
کا لگا دیا تھا۔۔ وہ کچھ دیر بعد ہی سو گئی تھی یہ اس کی صحت کے لیے اچھا تھا

-----

-----

ہفتہ ہو گیا تھا اسے بیڈ پہ پڑے ابھی چل پھر نہیں سکتی تھی۔۔ شکر ہے اس کی  
پسلیوں کو نقصان نہیں ہوا تھا ورنہ معذوری بھی ہو سکتی تھی۔۔ فاطمہ اور ماما  
اس کا خوب خیال رکھتی تھیں ماما لوگ اگلے دن ہی چلے گئے تھے کہیں  
خد متیں کروانے کی بجائے کرنی ہی نا پڑ جائیں ابھی فاطمہ اس کے پاس بیٹھی  
ہوئی تھی۔۔

یار چائے کی طلب ہو رہی ہے۔۔۔ موبائل سائڈ پہ رکھتے فاطمہ سے کہا۔۔  
نہی پنی۔۔۔

کیوں۔۔۔

اچنبے سے اسے دیکھا۔۔

اپ کے ڈاکٹر صاحب نے کہا ہے دن میں بس ایک دفہ چائے۔۔۔ وہ بھی دودھ میں زرا سی پتی ملا کے۔۔۔ پہلے ہی خون کی کمی ہے اور جلا لیں۔۔۔ وہ تو ڈاکٹر کی ایسی پریسکریپشنز سن کے بھی جلتا ہے۔۔۔ تلملا کے کہتے فاطمہ کو گھوراجوا بھی تک بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

اپ نے جانا تھا نا امریکا۔۔۔ فاطمہ کچھ سوچتے بک بند کر کے اس کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔

ہاں لیکن اب نکسٹ منتھ جانا ہے۔۔۔ پہلے یہ مصیبت تو ٹھیک ہو جائے۔۔۔ کمر کی طرف اشارہ کرتے کہا۔۔۔

ویسے کمال کیا اپ نے۔۔۔ ایک پولیس والی ہو کے کتے سے ڈر گئیں۔۔۔ وہ اب اسے تنگ کرنے لگی تھی

ہاں تو میری جگہ کوئی بھی ہوتا تو ڈر جاتا۔۔۔ اور ویسے بھی وہ کوئی عام کتا نہیں تھا۔۔۔ ان لوگوں کا ٹرینڈ کتا تھا اگر بھاگتی نا تو یہاں تمہارے سامنے زندہ سلامت نا بیٹھی ہوتی۔۔۔

خیر سلامت تو اب بھی نہیں ہیں۔۔۔

اچھا واپس کب جوائنگ ہے۔۔۔ اس نے میڈیکل پہ لیو لی تھی۔۔

دیکھو اب میں نے تو ایک ماہ کا کہا تھا لیکن تمہارا بھائی دو ماہ کی لے چکا ہے

۔۔۔ برین کا بھی انہی میں ہی مسئلہ حل کروانے کا ارادہ ہے۔۔

وہ لوگ ابھی باتیں کر رہی تھیں جب باہر سے شور کی اوازیں سن کے فاطمہ

باہر نکلی۔۔

حیدر بھائی۔۔

اوپر سے ہی چلاتے وہ دوڑ کے نیچے آئی تھی۔۔۔

ہمیشہ سر پر انڈیٹے ہیں۔۔ اس سے ملتے خوشی سے کہا۔۔ ساتھ اریان بھی

تھا۔۔

ہماری بھابی ابھی تک ٹھیک نہیں ہوئیں۔۔ اریان کی طرف دیکھتے پوچھا

۔۔ کیونکہ وہ ملنے والوں میں نہیں تھی۔



نہیں کل چک اپ کے لیے جانا ہے۔۔ فاطمہ جوس لے ائی تو تو سب لیونگ روم میں ہی بیٹھ گے۔۔ البتہ اریان کا سارا دھیان اوپر کی طرف ہی تھا۔ کھانا کھاو گے۔۔ ماما نے حیدر سے پوچھا۔۔

نہی نہیں رات کو سب کے ساتھ ابھی بس چینج کروں گا۔۔ پھر تھوڑا ریسٹ

--

او کے ٹھیک ہے۔۔ جاو بھائی کو کپڑے نکال دو۔۔ ساتھ فاطمہ سے کہا۔۔ پھر وہ لوگ چلے گے تو اریان اٹھ کے کچن میں آیا۔۔ گلاس میں جوس نکالا پھر اوپر اگیا۔۔

چائے پینی تھی۔۔ جوس دیکھ کے وہ منہ بنا گئی۔۔

یہ تو پی لیں۔۔۔ پھر اس کا زخم دیکھا ٹھیک تھا کل سٹیچز کھلوانے تھے ابھی پھر اس کے بعد وہ چل پھر سکتی تھی۔۔

میں چینج کر لوں کپڑے نکال کے واش روم میں گھس گیا۔۔ پھر واپس آ کے اس کے پاس بیٹھ گیا۔۔ ساتھ ٹی وی بھائی چلا دیا۔۔

نیچے شور کیسا تھا۔۔ جو س کا گلاس ہونٹوں سے لگاتے پوچھا۔۔  
بھائی اے ہیں۔۔ وہ ٹی وی دیکھ رہا تھا جہاں ملکی حالات کے بارے میں ٹاک  
شو چل رہا تھا۔۔

سچ میں۔۔۔ وہ پر جوش ہوئی۔۔ اریان نے اسے گھور کے دیکھا۔۔ میرا  
مطلب ہے اچھا۔۔ پھر سے جو س پینے لگی۔۔  
اپ جاب چھوڑ کیوں نہیں دیتیں۔۔ وہ ابھی بھی اس کیس کے ٹیچ میں تھی  
۔۔ وہ اتنا قریب پہنچ گئی تھی اب واپس کیسے جاسکتی تھی۔۔ بس ٹھیک ہونے  
کا انتظار تھا۔۔  
تم چھوڑ دو۔۔ دو ٹوک انداز میں وہ اسے جاب چھوڑنے کا کہہ رہی تھی لیکن  
وہ کچھ اور سمجھا۔۔

کیوں۔۔ تاکہ بھائی سے شادی۔۔  
بس کر دو یار۔۔ تمہاری بھی تو سارا سے منگنی ہوئی تھی میں نے ایک دفہ بھی  
طنز کیا ہے۔۔ وہ ہرٹ ہوتی تھی اس کی ایسی باتوں پہ۔۔

وہ خاموش ہو گیا۔۔۔

سارا سے ماما نے منگنی کی تھی پھر کچھ دیر بعد بولا۔۔

ہاں لیکن تمہیں وہ اچھی تو لگتی تھی نا۔۔۔ وہ دود بوبولی۔۔

لگتی تھی لیکن شادی تو آپ سے ہی ہوئی ہے اور م۔۔۔۔ وہ رک گیا

۔۔ چھوڑیں ان باتوں کو۔۔

میڈیسن لی تھی۔۔ وہ جو کچھ کہتے کہتے رک گیا تھا علیشہ اسے دیکھ رہی تھی

۔۔ کتنا چلاک مرد تھا وہ۔۔

لی تھیں۔۔۔ گلاس رکھ کے وہ پیچھے ٹیک لگا گئی۔۔

اریان اس سے محبت کرتا تھا اتنا تو وہ جانتی تھی لیکن اظہار نہیں کرتا تھا جیسے وہ

ارام سے کر دیتی تھی۔۔ شاید وہ جس ماحول میں پلی بڑھی تھی وہاں شرم حیا

ختم ہو گئی تھی یا شاید ایسی چیز کی جھجک محسوس نہیں ہوتی تھی اسے

وہ تقریباً پچیس دنوں میں ٹھیک ہو گئی تھی۔ رات کو تین بجے ان کی امریکا کی فالٹ تھی اور ابھی وہ اریان فاطمہ حیدر اور ماماسب باہر ڈنر کے لیے آئے تھے اریان اور علیشہ اگے جبکہ ماما حیدر فاطمہ پیچھے تھے۔۔۔

پہلے شاپنگ کریں گے۔۔ فاطمہ کو بس شاپنگ کا کریز تھا۔۔

اتنا کچھ لیتی ہو پہنتی تو ہو نہیں ماما نے اسے گھورا۔۔ گھر میں بھی اول جلوس حلے میں رہتی ہو۔۔۔

اچھا نانا ماما۔۔ نہیں کرواں گی آپ کے بیٹوں کا خرچہ۔۔ وہ ناراض ہو گئی۔۔

ہاں بھابھی کروادیں گی شاپنگ تمہیں آج اپنے پیسوں کی۔۔ اریان نے علیشہ کو مسکراتی نظروں سے دیکھا۔۔

ہاں ہاں کیوں نہیں۔۔ تمہارے بھائی کے اور میرے پیسے الگ تھوڑی ہیں

۔۔ تم لے لینا جو لینا ہوا پیسے اریان دے دے گا۔۔

ان کی نوک جھونک پہ فاطمہ ہنس دی۔۔۔ پھر پہلے انہوں نے ڈنر کیا اور بعد میں شاپنگ علیشہ نے بھی اپنے لیے کچھ چیزیں لی تھیں دس بجے تک وہ لوگ واپس آگے تھے۔۔۔

پھر تین بجے وہ لوگ امریکا کے لیے فلائے کر گئے۔۔۔ اما اور مامو بھی ان کو ایئر پورٹ تک چھوڑنے آئے تھے

۔۔۔ وہاں ایک دن رسٹ اور اس سے اگلے دن میٹنگ تھی۔۔۔

اس کے ساتھ پاکستان کے اور بھی سینئر ڈاکٹر تھے۔۔۔ ایک بڑا ہال تھا جہاں ایک بڑا شیشے کا میز رکھا تھا کالے رنگ کا سامنے ایل ای ڈی لگی تھی فرنشید روم مدہم خوشبو بھی آرہی تھی۔۔۔ نوڈاکٹر آچکے تھے ہو سپیٹل کے بڑے ڈاکٹر ڈاکٹر پریتو آنے والے تھے ابھی

علیشہ کی فائیلز سامنے ٹیبل پہ رکھی تھیں۔۔۔ ایکچولی وہاں اور بھی ممالک کے سینئر ڈاکٹر تھے یہ کیس پہلا تھا پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا تھا کہ یوں دماغ میں سوراخ ہونا اور پھر کان سے خون نکلنا۔۔۔ ٹیسٹ انہوں نے صبح کر لیے تھے

اس کی بھی فائیلز سامنے رکھی تھیں۔۔۔ یہ میٹینگ ہر ماہ میں ہوتی تھی جس میں مختلف ممالک کے کٹرز شامل ہوتے تھے جو نئی آنے والی بیماریوں پہ ڈسکس کرتے تھے۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ بھی آگئے۔۔۔ ریپوٹ ریڈ کر کے انہوں نے ایک نظر سب کو دیکھا۔۔

دیکھیں ہم سب جانتے ہیں یہ پہلی دفہ ہو رہا ہے۔۔ اوہ ہم اس کا علاج ریسرچ اور تجربے کے بعد ہی فائنڈ کر سکیں گے۔۔ وہ انگلش میں بات کر رہے تھے۔۔ چونکہ مسز اریان پہلی پیشنت ہیں تو انہی پہ پہلا تجربہ ہو گا۔۔ اس سے پہلے کچھ باتیں ڈسکس کر لیں۔۔

اگر ہم اس ہول کو بند کر دیں تو خون کو وہاں سے نکلنے کا دوسرا راستہ بنانا پڑے گا اور ہو سکتا ہے وہ راستہ وینز کو بریک کر دے ڈیمج یا ڈیڈ۔۔ کچھ بھی کر سکتا ہے۔ وہ جو جو بولتے جاتے تھے ساتھ ساتھ پیچھے چلتی سکرین پہ وہ سب کچھ دیکھا یا جا رہا تھا۔۔۔

دوسری سیچو نیشن میں اگر ہم یہ بند نہیں کریں گے تو ہول بڑا ہوتا جائے گا جو کہ افیرلی نقصان دہ ہے۔۔

اور اگر ہم ہول بند کر دیں اور وینز کو خون کے لیے کوئی مسئلہ بھی نہ ہو تو اس بات کی کوئی گیر نٹی نہیں ہے کہ ان کی یادداشت ٹھیک رہے گی۔۔

پر سنٹ چانسز تھے۔۔ 0.01 اریان پریشانی سے ان کو دیکھ رہا تھا۔۔ پہلا تجربہ۔۔ یعنی اس کے بچنے کے

مجھ سے کسی نے پوچھا تھا اگر ابھی ہو جائیں تو دے دیں گی۔۔ میں نے کہا نہیں۔۔

کہاں ہو۔۔؟ وہ ابھی ہو سپیٹل

سے نکل رہا تھا جب موبائل کی بیپ پہ نکال کے دیکھا تو علیشہ کا میسج تھا۔۔

آ رہا ہوں۔۔ رہیلاے کر کے واپس جینز کی جیب میں ڈالا۔۔ اس کے ہاتھ

میں رپورٹس بھی تھیں۔۔ دس منٹ میں وہ کاروان ریسٹوران پہنچا تھا

۔۔ یہ ایک مسلم ہوٹل تھا یہاں پاکستانی حلال ڈیشنر ملتی تھیں۔۔ دور وٹیاں

اور چکن کے ساتھ اس نے بریانی پیک کروائی تھی۔۔ سادہ سا کھانا لے کے ڈالرز کا ونٹر پہ رکھے۔۔ اپنے کمرے تک آنے میں اسے دو منٹ لگے تھے علیشہ سامنے ہی بیڈ پہ بیٹھی تھی یہ کمرہ بھی بہت پیارا تھا۔۔۔

سرمائی رنگ کا جہازی سائز بیڈ جس پہ وائٹ اور گرے کلر کے پلو اور کور بچھایا گیا تھا۔۔ ایک تھری سیٹر صوفہ وہ بھی گرے کلر کا تھا اس پہ وائٹ کلر کے کیشن رکھے ہوئے تھے اس کے سامنے ایک گول میز سفید رنگ کی اور اس کے لفٹ سائڈ پہ ایک سنگل صوفہ جو لائٹ بلو کلر کا تھا بیڈ کے عین سامنے ایک ایل ای ڈی لگی تھی سائڈ ٹیبلز پہ فلکسڈ لیمپز تھے اور بیڈ کے پیچھے ونڈو جو گلاس ڈور سے باہر کا منظر واضح کرتی تھی۔۔۔ قالین وائٹ کلر کی تھی اس پہ ترچھے گرے کلر کے باکسز بنے ہوئے تھے کرٹنز بھی وائٹ کلر کے ہی تھے۔۔



ایک طرف اندر کر کے ایک چھوٹا سا روم تھا جہاں کھانا بنانے کے لیے کچن کا سیٹ اپ تھا ایک شلف جس پہ ایک چولہا اور دو کیبنز جس میں کھانے پینے کی اشیا رکھی ہوئی تھیں۔۔

وہ چلتا ہوا اس کے پاس آیا۔۔ علیشہ نے اس کے ہاتھ سے پیکٹ پکڑ لیے تھے۔۔

خود اکیلے گھوم پھر کے آجاتے ہو۔۔ میں یہاں اکیلے بور ہو رہی ہوں واہ۔۔ وہ چھوٹے کچن کی طرف آئی۔۔ اریان ریک پہ جوتے اتار رہا تھا۔۔ پھر ایسے ہی چلتے ہوئے اس کے پیچھے آیا۔۔ پلٹ نکالنے لگا علیشہ کھانا ٹرے میں رکھ رہی تھی پلیٹس لیے وہ بیڈ پہ اگیا۔۔ کل اپ کو بھی لے جاؤں گا ساتھ۔۔

ویسے خوشبو تو بہت پیاری ہے لیکن دیکھ لیتے حلال بھی ہے یا نہیں۔۔ پیکٹس کو جانچتے علیشہ نے کہا۔۔

حلال ہی ہیں مسلم ریستوران سے لے کے آیا ہواں۔۔ اب آجائیں۔۔ وہ اس کا انتظار کر رہا تھا پھر دونوں نے مل کے کھانا کھایا۔۔

ماما کو کال کی۔۔ اریان کھاتے ہوئے اس سے پوچھ رہا تھا۔۔

فاطمہ کو کی تھی ماما سے بھی بات ہو گئی۔۔

اچھا۔۔ پھر وہ کھانے لگا کچھ دیر بعد اپنی پلیٹ واپس کچن میں شلف پہ رکھی

--

ڈاکٹر نے کیا کہا۔۔ علیشہ بریانی کھا رہے تھی۔۔

پتہ نہیں۔۔ وہ اب فون نکال رہا تھا اس کی شکل سے صاف پتہ چل رہا تھا کہ

اچھی خبر نہیں ہے۔۔

کیا مطلب پتہ نہیں گے تھے تو پتا بھی ہو گا۔۔

ہاں کہہ رہے تھے ٹھیک ہو جائے گا۔۔ اب وہ اسے کیا پتا کہ پہلا تجربہ ہی

اس پہ کیا جانا تھا۔۔

تمہاری شکل دیکھ کے لگتا تو نہیں ہے۔۔ اسے اندازہ تو تھا کہ یہ سیریس مسئلہ ہے ایسے اتنی آسانی سے تو نہیں ہونے والا۔۔

تھک گیا ہوں بس۔۔ وہ بیڈ پہ آ کے بیٹھا۔۔

سو جاو۔۔ منہ بنا کے کہتے علیشہ نے پانی کا گلاس منہ سے لگایا۔۔

وہی کرنے لگا ہو۔۔ وہ کمفرٹر سیدھا کرتے لیٹ گیا تھا۔۔

واہ واہ۔۔ میں پھر بور ہوں۔۔ چپ رہ رہ کے میرا منہ دکھنے لگا ہے۔۔ غصے سے گھورتے اس کے اوپر سے کمفرٹر کو کھینچا۔۔

وہ مسکرایا۔۔ خیر ہے تھوڑا سا اور کر لیں۔۔ وہ پھر سے کمفرٹر اوپر کر چکا تھا۔۔ علیشہ برتن اندر رکھ کے اس کے پاس آئی پھر اسے ہاتھ سے پکڑ کے اٹھایا۔۔ چلو باہر چلتے ہیں۔۔ فرمائش کی گئی۔۔

ابھی۔۔ اچنبھے سے دیکھا باہر اندھیرا پھیل رہا تھا۔۔

ہاں تو کیا ہوا۔۔ دیکھو کتنا خوبصورت نظارہ ہے۔۔ ونڈو سے باہر جلتی رنگ برنگی لائٹس کو دیکھا۔۔

ابھی نہیں کل چلیں گے نا۔

نہی کل تک میں مر جاؤں تو۔۔ جھٹکے سے اسے کھڑا کرنے کی ناکام کوشش کی

اریان کچھ کہے بنا اٹھ گیا۔

ایسی باتیں شوق سے کیا کریں۔۔ کیوں کہ آپ سچ میں مرنے والی ہیں

۔۔ سرخ ہوتی آنکھوں سے وہ اسے نہیں دیکھ سکا تھا۔

ہاں پھر تم بے شک سارا سے شادی کر لینا۔۔ ہنس کے کہتے وہ کپڑے چینج کرنے بھاگی تھی سفید ٹی شرٹ کے ساتھ جینز پہنے وہ باہر نکلی۔۔

دوسرے کپڑے جان بوجھ کے نہیں لائیں۔۔ وہ جانتا تھا جب پیکنگ کر رہی

تھی چن چن کے یہ سب رکھا تھا اس نے۔۔ پھر سکارف گلے میں باندھتے

بالوں کو انگلیوں سے سیٹ کیا ڈارک براؤنش بال اس کی کمر تک اتے تھے اپنا

چشمہ اور موبائل ہاتھ میں پکڑے وہ تیار تھی۔۔ پھر جوتے پہنے وہ دونوں

باہر نکلے تھے

کہاں چلنا ہے۔۔ اس کا ہاتھ نامحسوس طریقے سے اریان نے اپنے ہاتھ میں لیا تھا۔۔

تم نے بتایا نہیں تھا۔۔۔ ریسپشن پہ بتا کے وہ باہر نکل آئے تھے۔۔  
 نکسٹ ویک اپریٹ کرنا ہے۔۔ اس کی کلائی کو انگوٹھے سے ہلکا مس کرتے وہ  
 سامنے دیکھ رہا تھا۔۔ لمبی سڑک ہر طرف چہل قدمی تھی۔۔۔ لڑکیاں اور  
 لڑکے ایک دوسرے میں باہیں ڈالے منچلوں کی طرح چمکتے جاتے تھے

فاطمہ کہہ رہی تھی میرے لیے شاپنگ کر کے لانا۔۔ وہ سامنے شاپنگ مال  
 کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔

اتنے پیسے نہیں ہیں میرے پاس۔۔ اسے گھوری سے نوازتے کہا۔۔  
 اپنی بہن پہ خرچ کرتے پریشانی ہو رہی ہے بیوی پہ تو شوق سے کرتے ہو  
 ۔۔ وہ ایسے کہہ رہی تھی جیسے وہ اپنے نہیں کسی اور کے بارے میں بات کر  
 رہی تھی۔۔

ہی ہی مجبوری ہے۔۔ ورنہ ہر گزنا کرتا۔۔ پاس سے گزرتی لڑکی کو مسکرا کے دیکھا۔۔ جیسے علیشہ نے واپس گھور کے دیکھا تھا وہ بھی پیچھے مڑ کے مسکرا رہی تھی۔۔

بتیمیزنا ہو تو۔۔ بڑ بڑاتے وہ ہلکا سا اچھلتے ہوئے آریان کے سامنے آئی۔۔ مجھے پھر بھی نظر آئیں گی۔۔۔ وہ اس کی معصومانہ حرکت پہ ہنسا۔۔ لیکن دیکھنے والی پہلے مجھے دیکھے گی اور میں اسے ایسی گھوری سے نوازوں گی کے اوپر دیکھ ہی نہیں سکے گی۔۔ پیچھے مڑ کے اسے دیکھتے اس نے دو قدم الٹے ہو کے لیے تھے۔۔

اس کا بازو ابھی بھی آریان کے ہاتھ میں ہی تھا۔۔ وہ سامنے سے فاسٹ فوڈ لیتے ہیں۔۔ اٹیلین برگر۔۔ سپائیکسی۔۔ زبان ہونٹوں پہ پھیرتے وہ کاؤنٹر پہ رکی پھر ایک ڈالر کا برگر بنوایا جو کافی بڑا تھا۔۔ دونوں نے ہاف ہاف کھایا تھا۔۔

چلیں اب واپس چلتے ہیں وہ کافی اگے نکل آئے تھے۔۔

او کے بس تھوڑا سا اگے۔۔ وہاں تک سامنے بنے ٹاور کی طرف اشارہ کرتے  
 کہا۔۔۔ پھر وہ وہیں سے ہو کے واپس ہو لیے تھے واپسی پہ فاطمہ اور حیدر  
 سے بات کرتے راستے کا پتہ ہی ناچلا۔۔ کھانا وہ کھا چکے تھے۔۔  
 چلیں اب سوتے ہیں۔۔ دروازہ بند کرتے وہ اگے جانے لگی تھی لیکن اریان  
 نے اسے پکڑ کے واپس دروازے کے ساتھ لگایا۔۔۔  
 میرا موڈ نہیں ہے اس کے خود کو چھڑواتے ہاتھوں کو ایک ہاتھ میں پکڑ کے  
 پیچھے کیا۔۔  
 تم بہت فضول انسان ہو۔۔ کندھے کو گال سے لگا کے اپنے گلے کو کور کیا  
 جہاں اس کی تپش دیتی نگاہیں تھیں۔۔  
 شادی سے پہلے بہت شریف تھا۔۔ ایک ہاتھ سے سکارف کھینچ کے نکالا  
 ۔۔۔ پھر شرٹ کو زار اساکندھے سے ہٹا کے تل کو دیکھا اور اگلے ہی لمحے وہ  
 وہاں ہونٹ رکھ چکا تھا۔۔۔ علیشہ نے تلملا کے اسے پیچھے کیا۔۔

ہم یہاں کسی اور مقصد کے لیے آئے ہیں۔۔۔ اسے پیچھے دھکا دیتے شرٹ کو واپس اوپر کیا۔۔۔

وہ بھی ہو رہا ہے۔۔۔ معصوم سی شکل بنا کے اسے دیکھا۔۔۔

پیسے لوں گی۔۔۔ وہ جا کے کمفر ٹر سیدھا کرنے لگی

مجھے ہی لے لیں۔۔۔ دھپ سے اس کے پاس گرا تھا پھر اس کے تمام

احتجاجوں کو بلاے طاق رکھتے اسے اپنی باہوں میں قید کر چکا تھا۔۔۔

میں صبح تمہیں بتاؤں گی وہ چیختی رہ گئی۔۔۔

-----  
Zubi Novels Zone  
-----

فاطمہ ابھی اریان اور علیشہ سے بات کر کے اوپر آئی تھی۔۔۔ علیشہ نے اسے

اپنے واڈروب سے کپڑے نکالنے کا کہا تھا۔۔۔ ماما چاہتی تھیں کہ اگر کوئی

کپڑے جو وہ استعمال نہیں کرتی وہ نکال دے۔۔۔ انہوں نے وہیں کسی بیوہ کو

دینے تھے وہی نکالنے وہ اوپر آئی تھی۔



- کبڈ کھول کے اس نے بھا بھی کے بتائے ہوئے کپڑے نکالنے شروع کیے۔  
 جب ایک پیکٹ اوپر سے گرا تھا۔ اس میں سے کچھ تصویریں نکل سامنے  
 بکھریں تھیں۔ اٹھاتے اٹھاتے فاطمہ نے ایک نظر ان کو دیکھا۔  
 وہ ان کے ہی بچپن کی تصویر تھیں۔ جس میں وہ اریان اور حیدر کے درمیان  
 اگے کھڑی تھی جبکہ پیچھے بابا اور ماما تھے۔۔۔ وہ دیکھ کے مسکرائیں۔  
 پھر اگلی تصویر میں حیدر بابا ماما اور بھا بھی کھڑے تھے وہ یونیورسٹی کی پک تھی  
 جو کافی دور سے لی گئی تھی۔ اس سے اگلی پک دیکھ کے اس کا رنگ سفید ہوا  
 تھا۔ بابا اور ان کے ساتھ اما۔  
 علیشہ کی والدہ اور شاید علیشہ ہی تھی جو ان کی گود میں تھی۔ اس کا سر چکرایا  
 تھا۔۔ مطلب یہ سب کیا ہے۔ اس نے لفافہ کھول کے دیکھا اس میں ایک  
 یو اس بی بھی تھی جو اس نے نکال لی کپڑے جلدی سے سمیٹ کے ماما کو دیے  
 اور اپنے کمرے میں آ کے لپ ٹاپ ان کیا۔۔ یو ایس بی لگاتے اس کا دل  
 زور زور سے دھڑک رہا تھا۔ اس میں کچھ پکس تھیں جن میں اما اور بابا تھے

-- ایک اور اندر فولڈر تھا جس پہ ویڈیو تھیں۔۔۔ ایک ایک ویڈیو اس کے ہوش اڑا رہی تھی۔۔ اس کے ابا تنے گھٹیا انسان تھے وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔

ایک آخری ویڈیو بچی تھی جس میں وہی جگہ تھی جس کی وہ تصویر دیکھ چکی تھی جس میں بابا ماما حیدر اور علیشہ نظر آرہے تھے۔۔ وہ کچھ باتیں کر رہے تھے۔۔ پھر ماما اور حیدر بھائی اگے چلے گے۔۔ بابا نے علیشہ کا ہاتھ پکڑ کے روکا تھا۔۔ وہ اسے کچھ کہہ رہے تھے۔۔ والیوم تیز کیا۔۔

تم کہاں جا رہی ہو میری جان۔۔ وہ اسے دیکھ کے خباثت سے مسکرائے۔۔ وہ ویڈیو جس اینگل سے بنائی گئی تھی وہاں سے علیشہ کا چہرہ نظر نہیں آرہا تھا۔۔

تم سے شادی میرا بیٹا نہیں میں کروں گا۔۔ وہ اس کے بازو کو بے شرمی سے چھو رہے تھے۔۔ علیشہ گھبرا کے پیچھے ہوئی۔۔

میں کیوں کروں گی آپ سے شادی بہت برے اور بیچ انسان ہیں۔۔۔۔۔  
اب علیشہ کی آواز آئی تھی۔۔۔

اچھا۔۔۔ تمہاری ماں سے آج تک میں اس کے جسم کی صورت تمہاری قیمت  
وصول تارہا ہوں اب جب تم جوان اور حسین ہو گئی ہو تو میں اپنے بیٹے کے  
حوالے کر دوں۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔

تھوکتی ہوں تم پہ گھٹیا انسان۔۔۔ وہ اب رونے لگی تھی اسے نہیں پتہ تھا  
اس کی ماں اس شخص کی راتیں رنگین کرتی تھی۔۔۔

ویسے دوسری صورت میں اگر تم میرے بیٹے سے شادی کر لو پھر تو میرا زیادہ  
فائدہ ہے کچھ سوچتے وہ شاطرانہ مسکراے۔۔۔ ایک رات اس کے ساتھ اور  
ایک میرے

ایک تھپڑ سیدھا اس کے گال کو سرخ کر گیا تھا وہ اس پہ تھوکتے وہاں سے چلی  
گئی تھی۔۔۔ اس کے بعد کبھی وہ حیدر سے نہیں ملی تھی۔۔۔ وہ اپنی ماں کو لے  
کے وہاں سے چوری چھپے ایک رات نکل آئی۔۔۔

فاطمہ ساکت سکرین کو دیکھ رہی تھی ویڈیو بند ہو چکی تھی۔۔ یہ کون سی حد  
تھی جو اس کے باپ نے کر اس کر دی تھی۔۔ اس ایک لمحے کے لیے خود  
سے بھی گھنائی تھی۔۔

فاطمہ۔۔ ماما اندر آرہی تھیں۔۔ اس نے جلدی سے سب کچھ چھپا کے اپنے  
انسو صاف کیے تھے

-----  
-----  
-----

دن تیزی سے گزر رہے تھے وہ لوگ گھومنے پھرنے کے ساتھ روز چک  
اپ کروا رہے تھے۔۔ میڈی سنز سے ہول پھیلنا بند ہو گیا تھا لیکن اب درد  
ہوتا تھا پہلے اسے درد نہیں ہوتا تھا۔۔

ابھی وہ کھانا کھا رہے تھے جب آریان کے نمبر پہ کال آئی تھی۔۔ وہ شاید خود کچھ ریسرچ کر رہا تھا ڈاکٹر سے رابطہ کر کے وہ کچھ دیر کے لیے لیباٹری یوز کرنا چاہتا تھا ایسی لیے اب انہوں نے اسے انے کے لیے کہا۔۔  
علیشہ کو وہیں رہنے کا کہہ کے وہ ہو سپیٹل کے بیک پہ بنی لیباٹری میں آگیا۔۔۔ وہاں کچھ سیلپر بوائے اور گرلز تھے۔۔

وہ وہاں سامنے چلے جاو۔۔۔ ہیلو کہتے ڈاکٹر نے اسے ایک کونے کی طرف بھیجا۔۔ وہ شلف کے قریب آیا وہاں اسکا تمام مطلوبہ سامان رکھا تھا۔۔۔ مائیکروسکوپ کو اپنی آنکھوں کے قریب کرتے سیٹ کیا پھر ایک وین ٹیوزر کی مدد سے اٹھاتے سامنے رکھے سٹینڈ کے اندر فکس کی۔۔ ایک پائپ کے ذریعے خون اس وین کے اندر سے گزرنے لگا تھا۔۔

پھر ایک سوئی سے اس وین میں ایک سوراخ کیا چھوٹا سا۔۔ لیکن خون اپنی پہلی رفتار میں وہاں سے گزر رہا تھا۔۔ پھر پیچھے سے اس نے بلڈ کا پریشر بڑھایا۔۔ اس کے بڑھاتے ہی خون اس ہول سے رسنا شروع ہو گیا۔۔ وہ

وین تھوڑی باریک لئیر سے بنی ہوئی تھی اگر اس ہول کو بند کیا جاتا تو وین پھٹ جاتی۔۔ خون کے ایسے پریشتر پہ۔۔ پیچھے سے خون کا وال بند کرتے اس نے سوراخ کو بند کیا۔۔ اور خون کو پھر جاری کر دیا۔۔ وہ اگلے ہی لمحے بلڈ کے جمع ہو جانے سے پھٹ گئی تھی۔۔ چھیٹے اس کے کپڑوں پہ بھی پڑے تھے۔۔

اس نے دوبارہ وہی سسٹم کیا لیکن اس دفہ ہول بند کرنے کے بعد اس نے ایک اور وین کی لئیر بنائی یعنی اس وین کے اوپر ایک اور وین کی طہ بنائی۔۔ دوبارہ خون کے اسی پریشتر کو اون کیا۔۔ پھر ویسے ہی وہ طہ موٹی ہونے کے باوجود پھٹ گئی تھی۔۔

گہر اسانس لیتے پیچھے ہو گیا ہاتھ صاف کر کے باہر نکل آیا انچارج کو ایک سو پچاس ڈالر دیتے کچھ سوچ رہا تھا۔۔ اس نے ابھی سو لئیر زدی تھی۔۔ ایک انسانی عام رگ سے وہ ایک گنا موٹی تھی اگر وہ وین چینیج کر دیں اس کی جگہ ہ تو شاید وہ خون انا بند ہو جائے۔۔



آج وہ پہلی دفہ اس طرف آئی تھی شاندار ہو سپیٹل۔۔ دیکھ کے پہلا کمٹ پاس کیا۔۔ اسے کوئی فکر ہی نہیں تھی اریان کے اوپر سانس سوکھے ہوئے تھے۔۔۔

کیا یار چل کرو۔۔ اتنا اچھا موقع ہے مجھ سے جان چھوٹے گی۔۔ ہنستے ہوئے وہ اس کے اگے چل رہی تھی۔۔۔ سامنے سے اتنے ڈاکٹر کو دیکھ کے وہ کچھ کہتے کہتے رک گیا ورنہ دل تو کر رہا تھا اس کی بولتی زبان کو تالا لگا دے۔۔

سامنے سے ایک اور ڈاکٹر آیا تھا جوان کو دیکھ کے مسکریا۔۔ پھر ان کو لیے وہ بائیں طرف مڑا۔۔ اس طرف برین بنا ہوا تھا اتنا بڑا۔۔

اندر داخل ہوئے وہ ایک کمرہ تھا بہت بڑا۔۔ جس کے چاروں طرف مشینز پڑی تھیں اور درمیان میں ایک لمبا جو اپنی چوڑائی سے بھ زیادہ تھا بیڈ رکھا



ہوا تھا جو چاروں طرف گھومتا تھا۔۔۔ اس میں کچھ ایسی پلیٹیس لگی تھیں جو پیسشنٹ کو اٹھا کے خود بخود اس کی مطلوبہ جگہ پہ لے جاتیں۔

اسے خوشی سے ویلکم کرتے وہاں موجود سب ڈاکٹرز مسکرا رہے تھے۔۔۔ اگلے ادھے گھنٹے تک وہ کچھ ٹیسٹ کرتے رہے پھر اریان کو باہر بھیج دیا۔۔۔ اس کا جانے کا بلکل بھی دل نہیں تھا وہ بھی تو ان کے ساتھ رہ سکتا تھا۔۔۔ لیکن یہ پاکستان تو تھا نہیں کے اسے خود سب کرنے کی اجازت ہوتی۔۔۔ وہ باہر آ کے بیٹھ گیا۔۔۔ اس کا دماغ بلکل ماف تھا اسے نہیں پتہ تھا اندر علیشہ کے ساتھ کیا ہونے والا ہے وہ دوبارہ اسے کبھی زندہ دیکھ سکے گا یا نہیں۔۔۔ دل کی دھڑکن اتنی تیز تھی کہ اگر اس کی ریس کسی گاڑی سے لگوائی جائے تو گاڑی ہار جائے مٹھیوں پہ چہرہ اٹکا لے وہ بند دروازے کو دیکھ رہا تھا

-----

-

محبت اور عبادت وقت طے نہیں کرتیں۔۔۔ یہ دونوں اندر سے پھوٹتی ہیں۔۔۔ بس دھیان کرنے کی دیر ہے۔۔۔ اسے یاد آیا جب اس کی سارا سے منگنی ٹوٹی تھی تو اس نے نماز پڑھنا چھوڑ دی تھی۔۔۔۔۔ اسے لگتا تھا کہ اللہ نے اسے دے کے چھینا ہے اس وقت وہ کم عمر اور امیچور تھا۔۔۔

۔۔۔ لیکن اس لمحے جب وہ وہاں تنہا بیٹھا تھا تو علیشہ کے علاوہ کوئی اور اس کی سوچ میں مداخلت نہیں کر پاتا تھا۔۔۔ اس کا روم روم دعا گو تھا۔۔۔ اس کا دل ہمک ہمک جاتا تھا اس کے پاس جانے کو۔۔۔۔۔

اسے لگ رہا تھا وہ ایک اونچی پہاڑی پہ کھڑا ہے وہ بھی عین دہانے پہ۔۔۔ جیسے ہی اس کا پاؤں رپٹا اور وہ گہری کھائی میں گرتا چلا جائے گا۔۔۔ اب کی بار اگر اس سے نماز چھوٹ گئی یا اسے دے کے چھین لیا گیا تو دوبارہ وہ خود کو اس پاک ذات کے سامنے کھڑا نہیں کر پائے گا۔۔۔

وہ دروازے پہ نظریں جمائے بیٹھا تھا جب اس کا فون بجا۔۔۔ حیدر کی کال تھی۔۔۔ وہ اس سے پوچھ رہا تھا اپریٹ کا۔۔۔ ماما اور علیشہ سورہ یاسن کا ورد کر رہی

تھیں۔۔ صدقہ بھی دے دیا ہے۔ وہ اسے بتا رہا تھا لیکن وہ بے دھیانی سے سنتا رہا۔۔ سامنے دروازے کے اوپر لگی ایل ای ڈی سے وہ اندر کا منظر دیکھ رہا تھا۔۔ علیشہ کو بے ہوش کیا جا چکا تھا۔۔ وہ اس کے پاس جانا چاہتا تھا۔۔ اٹھ کے دروازے کے قریب آیا۔۔

ابھی پاس آیا ہی تھا کہ دروازہ کھلتا چلا گیا۔۔ اندر سے ایک ڈاکٹر باہر آ رہا تھا۔۔ مسٹر آریان اپ پلیر وہاں ویٹ کریں۔۔۔ وہ اسے کہہ کے باہر نکل گیا دروازہ پھر بند ہو گیا۔۔ کچھ دیر بعد وہی ڈاکٹر واپس آیا تو آریان نے اسے منت بھری نظروں سے دیکھا تھا۔۔ لیکن وہ اسے نظر انداز کرتا گئے چلا گیا۔۔۔ وہ وہیں کھڑا رہا۔۔۔ کچھ لمحوں بعد وہ واپس آیا اور اسے اپنے ساتھ آنے کی اجازت دے دی۔۔۔ وہ بے چینی سے علیشہ کے پاس آیا تھا بند آنکھیں مسکرا رہی تھیں۔۔ ڈاکٹر نے اسے گھورا تھا لیکن وہ ایک سائیڈ پہ ہو کے کھڑا ہو گیا۔۔

اس کی گردن اور کان کے اوپر تک کٹ لگایا ہوا تھا۔ انہوں نے اس وین کے اندر ایک پلیٹ ڈالی تھی لیزر کی مدد سے وہ پلیٹ پائپ کی طرح تھی اتنی لمبی تھی کہ کان کے قریب سے گزرتی اس پوری وین کو کور کر لیتی وہ اس کے انر کی طرف ڈالی گئی تھی۔۔ جیسے کسی پھٹے ہوئے پائپ کے اندر ایک اور پائپ ڈال دیا گیا ہو۔۔۔ یہ کام وہ بہت تیزی اور صفائی سے کر رہے تھے ٹوٹل سٹائیس منٹ لگے تھے انہیں یہ سب کرنے میں پھر لیزر کی ہی مدد سے اس کٹی ہوئی جگہ کو سچ کر دیا۔۔ دماغ کے اندر پر اپر طریقے سے خون گردش کر رہا تھا۔ اب اس کے ہوش میں آنے کے بعد ہی پتہ چلتا ہے وہ سہی ہے

اس کی یادداشت ٹھیک ہے بظاہر تو سب ٹھیک تھا۔۔

تیرہ گھنٹے ہو گئے تھے اسے ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا اس نے کل سے کچھ نہیں کھایا تھا۔۔ وہیں اس کے پاس بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔۔

گٹ ول سون۔۔ ایک ڈاکٹر اندرائی اس کے ہاتھ میں ایک بوکس تھا۔ اس بوکس میں بہت ساری چٹس پڑی تھیں جن میں مختلف دعائیں لکھی ہوئی تھیں کچھ انگلش میں کچھ اسپینش اور کچھ اور مختلف زبانوں میں۔۔

یہ ویشنر۔۔ اپ کے لیے۔۔ مسکراتے ہوئے اس ڈاکٹر نے اریان کو دیکھا کہاں سے آئی ہیں۔۔ اچھنچھے سے دیکھتے وہ کھول کے پڑھنے لگا

یہ سب ان کے دوستوں نے بھیجیں۔۔ وہ اب محبت بھری نظروں سے علیشہ کو دیکھ رہی تھی۔۔

کیوں۔۔ میرا مطلب۔۔ وہ حیران تھا کہ اس کے یہاں دوست کیسے بن گے

حلا نکہ وہ تو اتنا زیادہ نکلی ہی نہیں۔۔۔

یہ اپ ان کے ٹھیک ہو جانے کے بعد ان سے ہی پوچھیے گا۔۔ وہ وہاں سے چلی گئی تو اریان نے ایک ایک کھول کے پڑھا۔۔ اس میں سب کے نام بھی لکھے تھے۔۔۔ کچھ زبانیں جو اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔

اللہ اتنے سارے لوگوں کی دعائیں رد نہیں کرے گا سب کو پڑھ کے اس کے اندر سکون اتر رہا تھا۔۔۔

گٹ۔۔ ول۔۔ سون۔۔ اس نے ٹھہر ٹھہر کے کہا تھا علیشہ کا ہاتھ تھام کے ہونٹوں سے لگایا۔۔ پھر باہر نکل آیا۔۔ اسے ان سب کا شکریہ ادا کرنا تھا۔۔ ہر روم کے اوپر لگی ایل ای ڈی کے ساتھ ایک اور نیم پلیٹ لگی تھی جس پہ اندر موجود پیشنٹ کا نام لکھا تھا۔۔ وہ دیکھ کے مسکرتا ہوا چلتا رہا یہ نام ان پرچیوں میں بھی لکھے تھے۔۔ ریسپشن پہ اتے اس نے گرل کو ہیلو کہا۔۔ کیا یہاں کچھ ایسا سٹم ہے کہ میں روم میں موجود تمام پیشنٹ سے ایک ہی وقت میں بات کر سکوں۔۔ وہ اس سے انگلش میں بات کر رہا تھا۔۔

جی بلکل۔۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ پھر ایک بٹن کی طرف اشارہ کرتے بتایا کہ اس سے تمام رومز میں پڑے انٹرکامز پہ خود بخود بل جائے گی یہاں پہ اس وقت کتنے پیسنٹس ہیں۔۔ اس نے دوبارہ پوچھا میں دیکھ کے بتاتی ہوں۔۔

ہمم وہ سر ہلا کے انتظار کرنے لگا۔۔

تین ہزار چار سو چھ۔۔

کیا یہ سب کے روم میں ہے۔۔

اس نے دوبارہ تصدیق کی۔۔

جی سر۔۔ وہ پرو فیشنلی مسکرا رہی تھی۔۔

پھر اس نے بٹن دبا کے ماتھ پیس کو منہ کے قریب کیا۔۔

بل جارہی تھی کچھ دیر بعد رسیو ہونا شروع ہوئی۔۔ بٹن کے ساتھ لگی

سکرین پہ جو جو رسیو ہو رہی تھیں۔۔ ان کی کاؤنٹنگ وہاں پہ لکھی جارہی تھی۔۔۔

کچھ ہی دیر میں کالز ریسو ہو گئیں۔۔

ہیلو اپوری ون۔۔

میں ریان نیازی۔۔ پاکستان سے اپنی وائیف کے علاج کے لیے آیا

ہوں۔۔ کیا آپ سب مجھے جانتے ہیں۔۔ وہ ایک منٹ کے لیے رکا۔۔

آپ سب کا بہت بہت شکریہ کہ آپ لوگوں نے میری وائف کو اپنی دعائیں

دیں۔۔ وہ ان کا شکریہ ادا کر رہا تھا۔۔

اگر میری وائف بالکل ٹھیک ہو جاتی ہیں جلدی ہی تو آپ سب کو میری

طرف سے ایک گفٹ ملے گا دو دن بعد اسی وقت پہ۔۔ ان کو ابھی بھی

دعاؤں کی ضرورت ہے۔۔ آپ پلیز ابھی بھی ان کو اپنی دعاؤں میں یاد

رکھیے گا

پھر کال بند کر دی۔۔ کال کے دوران مکمل خاموشی رہی تھی اب بھر ہلکی

کمرؤں سے آوازیں آنے لگیں۔۔ وہ واپس علیشہ کے پاس آیا تھا وہ ہنوز بے

ہوش تھی۔۔



آتے ہوئے جتنے لوگوں نے اسے دیکھا تھا وہ مسکرا رہے تھے۔  
 م۔۔۔ میں۔۔۔ ط۔۔۔ وائی۔۔۔ ف۔۔۔ وہ ہلکی ہلکی انکھیں کھول رہی تھی  
 ۔۔۔ اریان نے اس کا ہاتھ تھاما۔

ح۔۔۔ حید۔۔۔ ر۔۔۔ وہ ابھی ہوش میں نہیں تھی۔۔۔ اریان بے یقینی سے اسے  
 دیکھ رہا تھا۔۔۔ مطلب وہ اسے بھول چکی تھی۔۔۔۔۔ عیشہ اریان کو بھول گئی  
 تھی۔۔۔۔۔ سب یاد تھا لیکن اریان۔۔۔۔۔ وہ ساکت نظروں سے اسے دیکھ رہا  
 تھا۔۔۔

پھر ڈاکٹر آگے۔۔۔ اسے روم سے باہر نکال دیا گیا چھ دن بعد عیشہ کو وہاں  
 سے مکمل طور پر ڈیسچارج کر دیا گیا تھا۔۔۔ وہ اریان کو نہیں پہچان رہی تھی  
 ۔۔۔ یقیناً وہ فاطمہ کو بھی نہیں جانتی ہوگی۔۔۔ کیونکہ کچھ سالوں کو مکمل  
 فراموش کر چکی تھی

-----

وہ اس کا ہاتھ تھامے گاڑی سے نیچے اتر اٹھا۔۔ وہ لوگ وایٹ ہاوس سے کچھ ہی فاصلے پہ تھے جو انہوں نے پیدل چل کے طے کرنا تھا۔۔۔

وہ دیکھو۔۔ کتنا پیارا نظارہ ہے۔۔ سامنے سے نظراتے اس نے چلتے ہوئے اریان کے بازو کو دونوں ہاتھوں میں تھاما ہوا تھا۔۔

جس دن وہ لوگ آئے تھے اسی دن ان لوگوں نے بکنگ کروالی تھی۔۔ یہاں انٹری کے لیے کم سے کم ایک ماہ پہلے ٹکٹ لینا پڑتا تھا۔۔ پھر کہیں جا کے ان کی باری آتی تھی۔۔۔

علیشہ اب بالکل ٹھیک تھی ان لوگوں کو ڈیڑھ ماہ ہو گیا تھا وہاں۔ پہلی دفعہ جب اسے ہوش آیا تھا تو اسے سب یاد نہیں تھا پھر دوبارہ وہ بے ہوش ہو گئی تھی۔۔ اس کے بعد بالکل نارمل تھی اس کے ٹیسٹ ہونے تھے ابھی کل

پھر اس کے بعد واپس جانا تھا۔۔ اس کی چھٹیاں بھی کافی ہو گئی تھیں اریان نے جاب چھوڑ دی تھی۔۔ اسے ایک دو اور بہت اچھے ہو اسپتال سے افرائی تھیں۔۔ علیشہ کی تو میڈیکل پہ تھی سو مسئلہ نہیں تھا۔۔

۔وائیٹ ہاوس کے اس بڑے کالے جنگلے کے پاس آکے وہ لوگ  
رکے۔۔۔ لوگوں کا ایک جم غفیر تھا جینز اور شٹس میں ملبوس نوجوان مرد  
اور عورتیں اس جنگلے کے اگے پیچھے گھومتے اس ہاوس کو باہر سے ہی دیکھ  
رہے تھے۔۔ یا شاید وہ بھی اپنی باری کے انتظار میں تھے کہ ان کو اندر بلا لیا  
جائے۔۔

وائیٹ ہاوس امریکا کے شہر واشینگٹن ڈی سی میں موجود سب سے بڑا اور  
نایاب گھر مانا جاتا ہے۔۔ اسے دیکھنے کے لیے لوگوں کو بہت دور دور سے آتے  
تھے۔۔ سات عجوبوں کو دیکھنے سے بھی اگے کی مانگ تھی اس کا دوراہ کرنے  
کی۔۔۔ یہ وہ گھر تھا جہاں موجودہ دور میں ڈولن ٹرنپ اپنی فیملی کے ساتھ  
رہتا ہے۔۔

وہ لوگ چلتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔۔۔ ویسے اگر اجازت ہو تو ہم لوگ  
اپنا ہنی مون یہاں بھی مناسکتے ہیں۔۔ وہ اس کے بازو سے تقریباً جھول رہی  
تھی۔۔۔ جبکہ اریان اس کا ہاتھ پکڑے ہوئے اگے دیکھ رہا تھا۔۔

ویسے انڈیا برا نہیں ہے۔۔ ہم لوگ یہیں کہیں پچھلی طرف چھپ جاتے ہیں۔۔ بلکل سیریس انداز میں کہتے وہ علیشہ کو حیران کر گیا۔۔  
ہاں سہی کہہ رہا ہوں کیونکہ یہاں تو کچھ بھی چلتا ہے۔۔۔ کندھے اچکاتے اسے دیکھا۔۔

بے شک لیکن ہم لوگ اپنی تہذیب تو سنہیں بھول سکتے نا۔۔  
میڈم وہ اپ پہلے ہی بھولی ہوئی ہیں۔۔ اس کی جینز اور شرٹ کی طرف اشارہ کیا۔۔

اب شر مند اہ نا کرو۔۔ وہ اب اس سے اگے نکل چکی تھی۔۔ سامنے کھڑے باوردی دو گارڈز کو اپنے کارڈ دیکھاے اور گھیٹ کھلنے کا انتظار کرنے لگے۔۔ ان کے ساتھ اور بھی بہت لوگ تھے اندر جانے کے لیے بے تاب۔۔

وزٹ کرنے کے لیے بس کچھ ہی روم کھولے گے تھے۔۔ وہ لوگ چلتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔۔

یہ ہاوس سترہ سو بانوے میں بنایا گیا تھا۔۔ یہ بنانے کے لیے جس شخص نے جگہ چنی تھی اس کا نام بھی سامنے دیوار پہ کندہ تھا جارج واشنگٹن۔۔ اس ہاوس میں ایک سو بتیس کمرے ہیں۔۔ لیکن لوگوں کے دیکھنے کے لیے بس کچھ ہی حصہ کھولا گیا تھا۔۔

ویسے اگر ہم لوگ یہاں رہتے تو میں تو بس تمہیں ہی ڈھونڈتی رہتی۔۔ آس پاس دیکھتے کہا۔۔

اپ مجھے ایک دفہ اواز دیتیں تو میں کسی بھی کونے کھد رے سے نکل کے اپ کے سامنے ہوتا۔۔

یہ تو ہو گیا ڈائیلوگ۔۔ اب اپنی بات کرو۔۔۔ چیرانے والے انداز میں کہتے وہ اوپر سیڑھیاں چڑنے لگی۔۔۔

کتنا پیارا ہے یہ۔۔ اوففف اس پاس دیکھ رہی تھی۔۔

چلیں واپس چلتے ہیں آریان نے اس کا ہاتھ پکڑتے واپس گھمایا۔۔

کیوں۔۔ ابھی تو اے ہیں۔۔۔ ناراضگی سے کہتے اپنا ہاتھ چھڑوایا۔۔

جس طرح آپ ان کی تعریف کر رہی ہیں نا۔۔ مجھے نہیں لگتا آپ کا اپنے اس  
چھوٹے سے گھر میں واپس جانے کا بھی دل کرے گا۔۔  
تم مجھے ایسا سمجھتے ہو۔۔ کمر پہ ہاتھ ٹکاتے اسے گھورا۔۔  
نہیں نہیں۔ لیکن ایسا ہو سکتا ہے نا۔۔

چلو نکلو یہاں سے۔۔۔ پھر وہ خود ہی اس کا ہاتھ پکڑ کے باہر لے آئی۔۔۔ وہ  
ابھی دروازے سے نکلنے لگی تھی جب آریان نے اسے کھینچتے اپنے حصار میں  
لیا۔۔

ایسے ہی کوئی توفایدہ ہوانے کا۔۔ اس کے بالوں کو گردن سے نکال کے پیچھے  
پھینکا۔۔

واہ واہ۔۔ تم کتنے فضول انسان ہو۔۔ اس کے گلے میں بازو ڈالتے وہ زرا سا  
اوپر ہوئی۔۔۔ آس پاس سے لوگ گزر رہے تھے۔۔ کوئی دیکھ لیتا تو مسکرا  
کے آگے گزر جاتا۔۔

مجھے اب سے محبت تب ہوئی تھی جب اب اس دھماکے کی آگ سے جلی ہوئی  
دیوار کے ساتھ پڑی تھیں۔۔۔ وہ اس کے کان کے قریب ہوتا ٹھہرے  
ہوئے لہجے میں گنگنا یا تھا۔۔۔ علیشہ کے لب بے ساختہ مسکائے تھے  
اور عشق تب ہوا جب۔۔۔

جب مجھے گولی لگی تھی۔۔۔ اب وہ بھی اسی کے انداز میں کان کے قریب ہوئی  
۔۔۔

نہیں۔۔۔ نفی میں سر ہلاتے زار سا پیچھے ہو کے اس کی آنکھوں میں جھانکا  
جہاں آج الگ ہی قد یلیں جگمگا رہی تھیں۔۔۔

تب ہوا جب اب کا اپریٹ ہو رہا تھا اور میں باہر بیٹھا تھا۔۔۔ بے بس  
۔۔۔ اس کی مسکراتی آنکھوں میں آنکھیں گاڑے آج وہ اس لمحے اتنا حسین  
اظہار کر رہا تھا۔۔۔ آج وہ سب کہہ رہا تھا جو علیشہ سنا چاہتی تھی۔۔۔ اریان نے  
زار اس آگے ہو کے اس کے ہونٹ کے پاس تل کو انگوٹھے سے مسلا۔۔۔ اور  
جھک کے اپنے لب رکھے۔

ہااا۔۔ اریان۔۔ ہم اپنی تہذیب بھول گے۔۔ وہ جلدی سے اس سے الگ ہوئی کیونکہ اس پاس لوگ دائرے کی شکل میں کھڑے انہیں شرارتی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔ ان کے الگ ہوتے ہی وہ سب ہنسے تھے فضا میں جیسے ان گنت قہقہے بکھر سے گئے۔۔

میں۔۔ بھی تم سے بہت پیار کرتی ہوں ڈاکٹر اریان نیازی۔۔ وہ اس سے الگ ہوتے ہو ا میں ہاتھ پھیلاتے چلائی تھی۔۔ خوشی اس کے انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی۔۔

میں تم سے اتنی محبت کرتی ہوں کے تمہیں دوسری شادی کی اجازت باخوشی دے سکتی ہوں۔۔۔ عجیب اظہار تھا۔۔۔ تم مجھے کبھی اس محبت میں خود غرض نہیں پاو گے اب وہ دوبارہ اس کے قریب آئی تھی۔۔ پھر اونچا ہو کے اس کے کندھوں پہ پنی کمنیاں رکھیں۔۔۔ وہ زرا سا نیچے جھکا تھا اور اسے اپنے بازوؤں میں اٹھالیا۔۔ ان کے ماتھے ایک دوسرے کے ماتھے کا لمس



اپنے اندر اتار رہے تھے ناک ٹکراتے اریان ج کھل کے اپنی خوشی کا اظہار کر رہا تھا۔۔۔ وہ اب گھوم رہا تھا۔۔

تم لوگوں کو پتا ہے میں اس سے بڑی ہوں۔۔ تین سال۔۔ اب وہ باقی سب سے مخاطب تھی انگلش میں کہتے وہ ان سب کو دیکھنے لگی۔۔۔ لیکن وہ حیران نہیں ہوئے تھے۔۔۔

ہاں جانتی ہوں تم لوگوں کے لیے یہ سب انوکھا نہیں ہوگا۔۔۔ اریان نے اسے نیچے اتارا۔۔

اس نے مجھے بہت مارا تھا۔۔ وہ اب ناک پہ انگلی رکھے انکھیں چھوٹی کیے اریان کو ہی دیکھنے لگی۔۔ لیکن پھر بھی یہ اچھا۔۔۔ بہت اچھا۔۔۔ یہ مجھ سے چھوٹا ہے۔۔ اس لیے مجھے تم نہیں۔۔۔ اپ کہتا ہے۔۔۔ وہ اب سب کو ہاتھ ہلا ہلا کے بتانے لگی جیسے انہیں اپنی بات سمجھا رہی ہو۔۔

ہم لوگ یہاں اپنے ہنی مون پہ اے ہیں۔۔۔ پھر ایک کیل کے سامنے رک کے شرارت سے ان کے پاس ہلکا سا جھکی۔۔

نہیں۔۔ یہ لوگ اے ہیں ہنی مون کے لیے۔۔ اج جیسے وہ اریان کے نشے  
میں تھی۔۔ ان کی طرف اشارہ کر کے اگے کی طرف چل دی۔۔  
اپ سب کو پتا ہے اس شہر نے مجھے ایک نئی زندگی دی۔۔ میرے یہاں  
بہت سارے دوست بنے۔۔

جب میں یہاں آئی تھی تب کسی کو نہیں جانتی تھی۔۔ اپ لوگوں کے  
کپڑے۔۔ اس نے منہ بنایا۔۔ لیکن لوگ اچھے ہیں۔۔ کیا اپ لوگ  
میرے ساتھ سیلفی لینا پسند کریں گے۔۔ بولتے بولتے وہ تھک گئی تو رکی  
۔۔ پھر آریان کی جیب سے اپنا موبائل نکال کے سکوا کٹھا ہونے کا کہا۔۔ پھر  
اریان کو اپنے سامنے تھوڑا دور کھڑا کر کے موبائل پکڑا یا اور سیلفی لینے کا کہا  
۔۔۔

وہ شام بہت پیاری تھی اس کی زندگی کی۔۔۔  
وہاں سے واپسی پہ انہوں نے اسی ہوٹل میں کھانا کھایا تھا۔۔

اور پھر اگلے دن علشہ ٹیسٹ کروانے کے بعد سب دروازوں پہ ایک دعا  
چھوٹ کے انی تھی۔۔۔

گٹ ول سون۔۔ ہر دروازے کے ساتھ چپکی وہ جانے کتنے عرصے تک انے  
والے پیشنٹس کے کام آنے والی تھی۔

ماما پلیر اپ کو جو پتہ ہے وہ سب سچ نہیں ہے۔۔ فاطمہ نے مشکل سے ماما کو  
تھاما ہوا تھا لیکن وہ تھیں کہ بس محلے جا رہی تھیں۔۔۔۔  
غلطی تو اس کی تھی جو وہ تصویریں ٹیبل پہ رکھ کے بھول گئی تھی اور ماما نے  
بھی بس جو دیکھا وہ سمجھ لیا تھا۔۔

اریان اور علیشہ جو ابھی ابھی پہنچے تھے ایسے استقبال پہ حیران تھے۔۔  
کیا ہوا ہے۔۔ اریان نے آگے آگے فاطمہ سے پوچھا تھا۔۔  
ماما بھابھی کا سچ کسی حد تک جان گئی ہیں۔۔۔  
کیسا سچ۔۔ انجان تو وہ بھی تھا۔۔

کہ بھا بھی۔۔۔ وہ رک گئی۔۔۔ ماما کو حیدر نے آکے پکڑا تھا  
 پتہ نہیں بھا بھی بابا بہت برے انسان ہیں۔۔۔ وہ بھا بھی سے شادی کرنا چاہتے  
 تھے۔۔۔ وہ غلط تھے لیکن ماما۔۔۔ پتہ نہیں کیوں نہیں سمجھ رہیں۔۔۔ وہ پریشانی  
 سے سب بتا رہی تھی۔۔۔

ابھی اور اسی وقت طلاق دو اس طوائف کو... میں ایک منٹ بھی برداشت  
 نہیں کروں گی اس غلاظت کے لو تھڑے کو اپنے گھر میں..." ماما ہزیانی  
 ... انداز میں چیخ رہی تھیں

... ماما پلیر کول ڈان... حیدر بمشکل ہی انہیں سنبھالنے کی کوشش کر رہا تھا  
 علیشہ حیرانی سے سب کو دیکھ رہی تھی اور اریان حقارت سے اسے دیکھ رہا  
 تھا...

اس عورت نے تمہارے باپ کی جان لی ہے آریان... وہ شاید حوش میں  
 نہیں تھیں جو ایسا کہہ رہی تھیں

.. اگر تم نے اسے طلاق نادی تو.... میں خود کو مار لوں گی

... میں تمہیں طلاق

دیتا ہوں

طلاق دیتا ہوں... طلاق دیتا ہوں.. تین لفظ نکلے تھے اس کے منہ سے جو

... ان دنوں کے پاکیزہ رشتے کی ڈور توڑ چکے تھے

علیشہ کے پیروں تلے سے زمین کھسکی تھی... وہ جو زندگی جیت کے آئی

تھی... پورے قد سے وہ زمین پہ گرتے اپنا اپ ہار چکی تھی۔۔

بھا بھی۔۔ فاطمہ ہڑ بڑا کے اٹھی۔۔ وہ یہ سب اتنا سر پہ سوار کر چکی تھی کہ

خواب بھی آنے لگے تھے وہ بھی اتنے بھیانک

وہ ابھی سانسیں بہال کر رہی تھی جب سائیڈ پہ رکھا اس کا موبائل تھر تھرایا  
تھا۔۔ دیکھا تو اریان کی کال تھی۔۔

جی بھائی۔۔ جلدی سے ریسپور کرتے اٹھی۔۔

دروازہ کھولو بیٹا۔۔ وہ لوگ باہر گیٹ پہ کھڑے تھے۔۔

جی بھائی ابھی آئی۔۔ پیروں میں سیلیپر اڑیستے وہ دوپٹہ اٹھا کے باہر کی طرف

بھاگی تھی۔۔۔ بے دھیانی میں سامنے سے اتے سعد سے بری طرح ٹکرای

۔۔

اوقف۔۔ کیا کھاتے ہیں جو پتھر کے ہو گے ہیں۔۔ خجالت کو مٹاتے وہ

گرتے گرتے بچی تھی۔۔ سعد ایک گہری نگاہ اس پہ ڈالتے ماما کے پاس چلا گیا

تھا۔۔۔

دوپہر کو ہی وہ مامی کو چھوڑ کے گیا تھا اور اب انہیں لینے آیا تھا شاید۔۔۔ پتہ

نہیں وہ کیا کھسر پھسر کر رہی تھیں اندر ماما کے ساتھ۔۔

جلدی سے باہر آ کے دروازہ کھولا۔۔

اسلام و علیکم بھابھی۔۔۔ علیشہ سے پہلے ملتے اس کے گلے لگی تھی۔۔

وعلیکم اسلام۔۔ اس نے بھی کس کے اسے ہگ کیا۔۔ پھر وہ اریان سے سر پہ ہاتھ پھروا کے اندر اے تھے۔۔ جاتے ہوئے ایک سوٹ کیس تھا اب دو اور کا اضافہ ہو چکا تھا۔۔

بھوک لگی ہوگی کھانا لگاؤں۔۔۔ ان کے اندر اتنے ہی پوچھا۔۔  
نہیں پانی پلا دو غریب ہو کے آئے ہیں۔۔ بچاری بیوی کو کچھ کھلا بھی نہیں سکا  
راستے میں۔۔ ہلانکہ وہ لوگ وی آئی پی پورشن میں تھے۔۔ جہاں سب  
کچھ ملتا ہے۔۔۔ صوفے پہ دھپ سے بیٹھتے علیشہ نے اریان کو چیرا نے  
والے انداز میں دیکھا۔۔ وہ بھی وہیں اس کے پاس بیٹھ گیا تھارات کے ۹ بج  
رہے تھے۔۔ فاطمہ کھانا بنا چکی تھی ان کا انتظار کرتے اس کی آنکھ لگ گئی  
تھی۔۔

پھر وہ کچن میں گئی اور دو منٹ بعد ہی حاضر ہوئی

شکریہ۔۔

سکوا نیش کا گلاس ان کے سامنے کرتے وہ بھی وہیں بیٹھ گئی۔۔

اب طبع کیسی ہے۔۔ علیشہ کو دیکھتے کہا۔۔  
 بالکل ٹھیک۔۔ اللہ کا شکر ہے۔۔ تیزی سے گلاس ختم کرتے اس نے اور  
 لانے کا کہا تھا۔۔

تم لوگ آگے۔۔ مامی کا ج موڈ کچھ بدلا ہوا تھا۔۔ جو علیشہ کو دیکھ کے  
 مسکرائی تھیں۔۔ پھر اسے گلے سے لگا کے ڈھیروں دعائیں دے ڈالیں  
 ۔۔ جس میں سرفہرست جلدی سے گودہری بھری ہونی کی تھی۔۔ علیشہ تو  
 نہیں البتہ اس بات پہ اریان ضرور سٹپٹا یا تھا۔۔  
 تم کیسے ہو بیٹا۔۔ اب وہ اریان کے پاس آئی تھیں۔۔ اریان کوئی جواب دیے  
 بنا اپنے کمرے میں آگیا۔۔ علیشہ نے اسے پر سوچ نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔  
 حیدر کہاں ہے۔۔۔ ادھر ادھر دیکھتے فاطمہ سے پوچھا۔۔۔

وہ باہر کسی دوست کے پاس گئے ہیں کام تھا کچھ۔۔۔ فاطمہ نے کہا  
 اچانک اس کی نظر سعد پہ گئی تھی جو فاطمہ کو دیکھ رہا تھا۔۔ پھر اس نے فاطمہ  
 کو دیکھا جس کے چہرے پہ انوکھی سی مسکان تھی۔۔



یہ کیا سین ہے۔۔ اس نے فاطمہ کو انی بر واچکا کے دیکھا۔۔

اہمم۔۔ پھر گلا کھنکار کے اس نے سعد کو متوجہ کیا۔۔

بیٹھ جاو۔۔ کیا کھڑے رہنا ہے۔

نہیں بھا بھی بس چلتے ہیں۔۔ مامی کی طرف اشارہ کرتے اس نے معصومیت سے کہا۔۔

پھر وہ ان کے پاس کچھ دیر بیٹھ کے اوپر اگئی اریان تھکا ہوا تھا ایسے ہی سو گیا۔۔ وہ بھی سو گئی فاطمہ کو بھوک نا ہونے کا میسج کر دیا تھا۔۔ وہ جوان کا انتظار کر رہی تھی غصے والے ایمو جی سینڈ کرتے اپنے لیے اور ماما کے لیے نکالنے لگی۔۔ مامی لوگ چلے گے تھے

اگلے دن وہ فریش سی پولیس سٹیشن میں داخل ہوئی۔۔ سب اس سے خوش دلی سے ملے تھے اس کے بعد جو یہاں اپوائنٹ ہوا تھا وہ اس سے جو نسیر تھا۔۔ لیکن ابھی وہاں موجود نہیں تھا۔۔

رفیق بوتل لے آیا تھا

کب تک اے گا حسن۔۔ اس کا پوچھتے اس نے گلاس پکڑ لیا تھا۔۔  
پتہ نہیں اپنی مرضی سے اتے جاتے ہیں۔۔ اکرام نے بتاتے منہ بنایا تھا۔۔  
اچھا وہ آ کے اپنی کر سی پہ بیٹھی تھی۔۔  
کچھ دیر بعد وہ اگیا۔۔

اے اے۔۔ نواب صاحب۔۔ اس کے لیٹ آنے پہ چوٹ کی۔۔  
سوری۔۔ وہ اج تھوڑا لیٹ ہو گیا۔۔ مسکر کے اپنی خجالت مٹاتے اس نے  
سلام کے لیے ہاتھ اگے بڑھا دیا۔ جیسے کمال مہارت سے نظر انداز کرتے  
علیشہ کے اپنی اٹینڈس دے دی تھی۔۔ پھر اسے ٹیب پکڑا دیا کہ اپنا

ریزنگنیشن ای میل دے دے۔۔۔۔۔ وہاں سے نکلنے سے پہلے اس نے  
علیشہ کو گھور کے دیکھا تھا۔  
ہاں بھی اب مجھے ریپوٹ دو۔  
پھر رشید نے سب کچھ بتایا تھا یہ بھی کہ جس کیس کو علیشہ چھوڑ کے گئی تھی وہ  
بھی ہینڈل کر چکے تھے۔۔  
اچھا ٹھیک ہے۔۔ مجھے اس عورت سے ملنا ہے جس کی بیٹی گم ہوئی تھی۔۔  
اوکے سر۔۔ وہ بارہ بجے رفیق اور دوکانسٹیبلز کے ساتھ اس عورت کے گھر  
آئی تھی لیکن یہ کیا۔  
وہ تو اسے نفرت سے گھور رہی تھی۔  
اپ کی بیٹی واپس آگئی۔۔ مجھے اس سے ملنا ہے ایکچولی میں اپنے کسی کام کے  
سلسلے میں شہر سے باہر تھی۔۔  
ہی ہی کون سی بیٹی کی بات کرتی ہو بی بی۔۔۔ مجھے تو میری بیٹی کو دفناے مہنہ  
ہونے والا ہے

تم جیسی غدار اسرکار ہو تو بیٹیاں حفاظت سے نہیں رہ سکتیں۔۔۔ وہ حقارت سے کہتے رونے لگی تھی۔۔ جبکہ علیشہ حیرت سے سیچو نمیشن سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

اس نے دوبارہ کیس اوپن کیا تھا۔۔ کیس یہ کہہ کے بند کیا گیا تھا کہ وہ خود اپنے عاشق کے ساتھ بھاگ کے گئی۔۔۔۔

پتہ نہیں اس کے ساتھ کیا ہوا تھا۔۔ پتہ نہیں وہ ملی تھی یا نہیں۔۔ وہ تین دن لگاتار اس کے پاس اتی رہی تھی۔۔ کچھ دن بعد اس عورت کا بیان یکسر بدلا ہوا تھا۔۔

اس کی بیٹی تو گھرائی ہی نہیں تھی۔۔ بلکہ اس نے شرم سے سب کو بتایا تھا کہ وہ مر گئی۔۔ جب پولیس نے تفشیش کے بعد اس کی بیٹی کا جھوٹا بیان اس کے سامنے رکھا تھا تو وہ کیسے یقین ناکرتی۔۔

حسن ان لوگوں سے رشوت لے کے ڈکار گیا تھا۔۔ اور اس کیس کو ان کے مطابق بند کر دیا۔۔

ہم لوگ جائیں گے۔۔ مجھے جگہ پتہ ہے۔۔ وہ سب کو اکٹھا کیے پکین بنا رہی تھی۔۔ ہم لوگ مغرب کے بعد جائیں گے۔۔ اگر تم لوگوں میں سے کسی کو بھی اپنی جان کی پرواہ ہے تو ابھی نکل جاو۔۔ بعد میں کوئی ڈر کے بھاگا تو میں خود اسے گولی ماروں گی۔۔

سب اس کے ساتھ تھے البتہ ایک کاسٹیل کی عمر زیادہ تھی وہ اسے نہیں لے گے تھے۔۔

جو نہی ان کو پتہ چلا تھا علیشہ یہ کیس دوبارہ اوپن کر چکی ہے وہ اپنا اگلا پتہ پھینکنے گے تھے۔۔ اگر وہ اپنے گھر کے مسلوں میں پھنس جائے اور پھر اسے اریان کی بے وفائی توڑ دے تو وہ یقیناً اس کیس کو سولو نہی کر سکے گی۔۔

فاطمہ ماما کے پاس کھانے کا پوچھنے آئی تھی

ابھی ابھی علیشہ کے ماموہو کے گے تھے... اسے لگ رہا تھا اس کا خواب سچ ہونے والا ہے.. ماما جس طرح سن سی بیٹھی تھیں یقیناً وہ زہر ہی گھول کے... گے تھے

ماما کھانے میں کیا بناؤں اج.. وہ ان کا دھیان بٹانے کے لیے بولی..--  
 آریان کو بلاؤ.. اس سے کچھ بات کرنی ہے.. وہ غائب دماغی سے کہتیں  
 اسے دیکھنے لگیں.. کچھ دیر بعد اریان ان کے سامنے تھا  
 علیشہ کون ہے.. وہ اسے جانچتی نظروں سے دیکھ رہی تھیں..--  
 کیوں.. اسی وقت حیدر بھی وہاں آگیا..--  
 اس کے ماموے تھے.. کچھ بتا کے گے ہیں..--  
 مطلب.. اریان حیرانی اور پرشانی کی ملی جلی کیفیت سے انہیں دیکھ رہا تھا..--  
 مجھے ان (مامو) پہ یقین نہیں ہے لیکن پھر بھی تم دونوں مجھے بتاؤ وہ کہاں سے  
 آئی ہے..-- کون ہے اس کا بیک گراؤنڈ کیا ہے..-- وہ سوال پہ سوال کرے  
 جارہی تھیں..--

اپ کو اس کے مامو کیا بتا کے گئے ہیں۔۔ اریان نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا

---

بہت کچھ۔۔ وہ ایک بری کمپنی سے بیلونگ کرتی ہے۔۔ فاطمہ تم چاہے بنا  
کے لاؤ۔۔ فاطمہ کو وہاں سے بھجا

جو اپ کو بتا کے گئے ہیں وہ سچ ہے ماما۔۔ حیدران کی بات مکمل ہونے سے  
پہلے ہی بول پڑا۔۔ لیکن ہم لوگ اس بات کی سزا اسے تو نہیں دے سکتے نا  
۔۔ آج وہ کھل کے اس ٹاپک پہ بات کر رہے تھے۔۔

تم لوگوں کو پتہ ہے تمہارا باپ اسی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا تھا۔۔ اب  
اریان چونکہ تھا۔۔ یہ باتیں علیشہ نے اسے کیوں نہیں بتائیں  
ماما۔۔ فاطمہ اسی وقت واپس آئی تھی۔۔ میں جانتی ہوں۔۔

بھابھی کا اس سب میں کوئی قصور نہیں ہے اور جو اپ کو ان کے مامو بتا کے  
گئے ہیں وہ بھی سب جھوٹ ہے۔۔

بابا نے علیشہ کی ماما کو بیچا تھا پیسوں کے لیے یہ بات آپ کو پتہ ہوگی۔۔ وہ  
 دھیرے دھیرے چلتی ان کے پاس آ کے بیٹھی۔۔  
 وہ تینوا سے دیکھ رہے تھے حیدر کچھ حد تک جانتا تھا  
 اور پھر آپ سے شادی کر لی۔۔ انہوں نے کبھی بھی ان کی اما کو نہیں چھوڑا تھا  
 ۔۔ وہ ان کی بیوی نہیں تھیں لیکن ان کی وجہ سے ان کے گھر والوں مطلب  
 آپ کے سسرال نے کبھی آپ کو ایکسپٹ نہیں تھا نا بابا کو۔۔  
 ہم کیسے بھول سکتے ہیں ہمارے بابا کیسے باہر سے نشے میں اتے تھے اور آپ کو  
 ہمارے سامنے۔۔ وہ رکی ماما سے دیکھ رہی تھیں۔۔ کیا اب ہم پھر ایک  
 انجان شخص کے کہنے پہ ایک اور عورت کے ساتھ برا کریں۔۔ اس نے بات  
 کو بدل دیا۔۔

ہمارے بابا بہت برے تھے۔۔ بہت زیادہ۔۔ اب وہ اریان کی طرف دیکھ  
 رہی تھی۔۔ وہ جوانج تک علیشہ کو قصور وار ٹھہراتا آیا تھا۔۔ اب شرمندگی  
 سے سر جھکائے بیٹھا تھا



ہم بھابھی کو نہیں بتائیں گے۔۔ ان کے مامو اے تھے۔۔  
وہ مجھ سے پیسے بھی لے چکے ہیں دو تین دفہ۔۔ علیشہ کی قیمت۔۔  
یہ بات علیشہ کو پتہ ہے حیدر نے اسے دیکھا۔۔  
نہیں۔۔

اسے بتانا بھی نہیں۔۔۔  
ہممم۔۔

چلیں ماما اب آپ بھی ناسوچیں۔۔ سب گزر گیا۔۔ بس بھول جائیں۔۔ اور  
ہم سب کو خوش رہنے کی دعا دیں۔۔ فاطمہ اور اریان کو اس شکل بنائے  
دیکھ کے خوشگوار موڈ میں کہتے حیدر نے سو گواریت ختم کی۔۔

وہ پوری ٹیم کے ساتھ اس ایریا میں انٹر ہو چکی تھی۔۔ فارم ہاؤس کے اندر  
بے شمار قیمتی گاڑیاں کھڑی تھیں۔۔

لگتا ہے آج کچھ بڑا ہو رہا ہے اندر۔۔ وہ دھیرے سے چھپ چھپا کے چلتی گن  
تانے اندر بڑھ رہی تھی اس کے ساتھ اور دو ساتھی تھے جبکہ باقی سب آگے  
پیچھے پھیل چکے تھے۔۔۔

ستائیس لاکھ۔۔ سامنے کھڑا شخص ایک سپر ہاتھ میں لیے کھڑا تھا۔۔  
اٹھائیس لاکھ۔۔ سامنے رکھی کر سیوں پہ بیٹھے ایک شخص کا ہاتھ بلند ہوا  
۔۔۔ آواز بھی یقیناً اسی کی تھی۔۔۔

علیشہ نے آگے ہو کے دیکھا۔۔ بولی لگانے والا صفر تھا۔۔

اٹھائیس لاکھ ایک۔۔۔

اٹھائیس لاکھ دو۔۔۔

تیس لاکھ۔۔۔۔ وہ پستول سمیت ہاتھ لہراتے سامنے آئی تھی۔۔ سب نے  
پیچھے مڑ کے اسے دیکھا۔۔

تیس لاکھ ایک۔۔ اب وہ خودی چلائی تھی۔



اکرام یہ کھولو تو زرا۔۔ اشارے سے کہتے سب کو بیٹھے کا بھی اشار کیا۔۔  
سب واپس بیٹھ گئے تھے ڈر کے۔۔

اس نے کھولو تو واقع اس کے اندر لڑکی تھی بالکل ٹھیک۔۔ وہ حیرت وہ تیار  
کھڑی تھی۔۔ خوبصورتی سے اس کا میک اپ کیا گیا تھا سرخ خونی رنگ کا  
جوڑا پہنے وہ بلا کی حسین تھی۔۔ ایسے ہی تو نہیں اس کی اتنی قیمت لگ رہی  
تھی۔۔

وہ ڈری ہوئی تھی۔۔ سب کو خوف زدہ نظروں سے دیکھ رہی تھی علیشہ نے  
اگے ہو کے اسے اپنے ساتھ لگایا۔۔

یہ گن پکڑو۔۔ اسے زبردستی پستول پکڑیا جو اس نے کانپتے ہوئے پکڑا  
تھا۔۔

اب لگاؤ خود اپنی قیمت۔۔

کہو تیس لاکھ دو۔۔ لیکن اس کے ہونٹ ہلے تک نہیں۔۔

کہو۔۔ اب علیشہ زرا ڈرانے والے انداز میں بولی تھی۔۔

وہ جلدی سے بول اٹھی۔۔ تیس لاکھ دو۔۔۔

تیس لاکھ تین۔۔۔

کہا اس کی قیمت بس تیس لاکھ۔۔

۔۔ ہاں۔۔ پچاس لاکھ سے اوپر شروع کرتے ہیں دوبارہ۔۔ اور جو قیمت  
نہیں لگائے گا اس کے سر پہ سیدھی گولی۔۔ یہ خود مارے گی۔۔ اس کے ہاتھ  
کو سیٹ کرتے نشانہ باندھا،

ساٹھ لاکھ۔۔ ایک شخص ڈرتے ڈرتے بولا۔۔

اگلا۔۔ علیشہ ہنس رہی تھی ان کی بے بسی پہ۔۔

ایک کروڑ۔۔ اگلا تیزی سے بولا۔۔

واہ۔۔۔

چلو ایک اور گیم کھیلتے ہیں۔۔ جو نہی اگلا بندہ اپنی قیمت لگائے گا پیچھے کو گولی  
لگے گی۔۔ ساتھ ہی علیشہ نے اس لڑکی کا ہاتھ تھامے ساٹھ لاکھ والے کی

ٹانگ پہ گولی چلائی۔۔ وہ کچھ دیر بعد ہی بے ہوش ہو گیا۔۔ ایسے ہی اس نے سب کو ایک ایک گولی مروائی تھی۔۔

اندر تلاشی لو۔۔ پھر اندر کی طرف سب کو دوڑایا۔۔ وہ خود اس لڑکی کے پاس تھی۔۔

تمہارا گھر کہاں ہے۔۔ پھر اس سے پوچھ کے اسے رفیق اور دو سپاہیوں کے ساتھ واپس گھر پہنچایا تھا۔۔

اتنے میں اندر سے تین اور لڑکیوں اور دو مردوں کے ساتھ پولیس والے باہر ایے تھے۔۔ ان لڑکیوں میں ایک اسی عورت کی بیٹی بھی تھی جو پولیس اسٹیشن آئی تھی۔۔ ان کو بھی واپس گھروں میں بھجوا دیا

کچھ دیر بعد ریسکیو والے ان بے ہوش لوگوں کو بھی لے گئے تھے۔۔۔  
تم گھر پہنچو سہی... طلاق کے تین لفظ تمہارے منہ پہ مارے جائیں گے....  
...وہ پلٹے تھے

...میں تمہاری ساس کو تمہارا سچ بتا آیا ہوں.. وہ تمسخر اڑا رہے

سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کے وہ حیران تھی... یہ کون سا روپ تھا اس کا.... مطلب وہ ایک پولیس والی تھی اور نقب لگانے والا اس کے گھر کا ہی... بندہ تھا

...افف خدا یا وہ یہ سب دیکھنے سے پہلے مر کیوں ناگی سر پیچھے ہوں... رفیق چلایا تھا اگلے ہی لمحے وہ نیچے جھکی اور گولی اس کے اوپر سے اڑتی ہوئی اگے چلی گی... اس نے پاؤں کے بل گھوم کے واپس بندوق.. تانی تھی اور لمحہ ضائع کیے بنا گولی چلا دی

اپ کا یہ ہی انجام تھا میرے پیارے مامو جان... ساری زندگی میری ماں کو مارا... انج میں نے اپ کی جان لے لی... "جہان گولی لگی تھی اس جگہ پہ پاؤں مسلتے ایک دفہ بھی اس کا دل نہیں کانپا تھا

اس کے دل میں زرا بھی افسوس نہیں تھا... اج اس نے ایک اور طوائف کا  
جنم ہونے سے بچا لیا تھا... ایک اور ریڈ لائٹ ایریا بننے سے روک دیا تھا...  
... اج اس نے اپنا فرض نبھایا تھا رشتوں کو روند کے

-----

-----

علیشہ بیٹا بات سنو۔۔ اج اتوار تھا وہ گھر پہ ہی تھی اریان اور حیدر باہر گئے  
ہوئے تھے۔۔

جی ماما۔۔ وہ بریانی کی پلیٹ اٹھائے ان کے پاس آئی۔۔  
مجھے تم سے کچھ بات کرنی تھی۔۔ عینک اتار کے انہوں نے سائیڈ پہ رکھی اور  
پھر بک کوریک میں سیٹ کیا۔۔ انہوں نے اپنی ادھی زندگی ان کتابوں کے  
ساتھ گزاری تھی جو ان کی تنہائی کی ساتھی تھیں۔۔  
جی جی میں سن رہی ہوں۔۔



تمہاری مامی فاطمہ کا کہہ رہی ہیں۔۔ انہوں نے زرا سا اگے ہو کے رازداری سے کہا۔۔

کیا کہہ رہی ہیں۔۔ اس نے نا سمجھی سے دیکھتے کہا۔۔  
مطلب فاطمہ کی بات کی۔۔

کیا بات کی بات بھی بتائیں نا۔۔ اسے ابھی بھی ان کے کہنے کا مطلب سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔

اففف وہ اپنا ماتھا پیٹ کے رہ گئیں۔۔

بھابھی نے سعد کے لیے فاطمہ کا ہاتھ مانگا ہے۔۔ اب انہوں نے زرا غصے سے کہتے اس کی عقل پہ ماتم کیا تھا جیسے۔۔۔

اوہ اچھا اچھا۔۔۔

ہاں۔۔ شکر بجالاتے وہ واپس سیدھی ہوئیں۔۔ تمہارا کیا خیال ہے پھر پوچھا

--

میں۔۔ میں۔۔ کیا کہہ سکتی ہو ماما۔۔ وہ ہچکچائی۔۔ اس نے کبھی ایسا کچھ دیکھا ہی نہیں تھا کہ کوئی اس سے ایسے اس کی رائے لے۔۔۔  
تم مجھے فاطمہ سے اور اریان سے بات کر کے بتانا۔۔ انہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہے

۔۔ میں۔۔ اریان سے۔۔۔ وہ اپنی جگہ سے جیسے اچھلی تھی  
ہاں تو کیا ہے۔۔ انہوں نے گھورا۔۔

اچھ۔۔ چھا۔۔ کر لوں گی۔۔ کھانے کا سوا دہی ختم ہو گیا تھا۔۔ اریان ویسے ہی مامی کا نام سن کے ماتھے پہ بل چڑھالیتا تھا رشتے کے لیے کیسے مانتا۔۔ الٹا اس نے اس کی ہی بے عزتی کر دینی تھی۔۔۔  
وہ واپس آئے تو پوچھ کے بتاؤں گی۔ اس نے ناچار ہامی بھر ہی لی۔۔۔  
اگلے دن فاطمہ سے تو اس نے پوچھ لیا تھا اس کی شرمگین مسکراہٹ ہی اس کا جواب تھی جبکہ اریان سے بات کرنے کا موقع ہی نہیں ملا۔۔ رات کو بھی وہ دیر سے آیا تھا علیشہ سوچکی تھی ابھی بھی وہ ہو سپیٹل میں تھا اس کی نئی نئی

جواب سٹارٹ ہوئی تھی اوپر سے وہ اپنا کلینک بھی کھولنا چاہ رہا تھا اس سلسلے میں کافی دنوں سے مصروف سا تھا۔

بات کی تھی تم نے۔۔ ماما نے اگلے دن شام میں ہی اس سے دوبارہ پوچھ لیا۔۔ تمہاری ماما بار بار پوچھ رہی ہیں ان کو کوئی جواب دوں۔۔ وہ۔۔ ابھی بات نہیں کی۔۔ اج آو کرتی ہوں۔۔ شرمندگی سے کہا۔۔ لازمی کر لینا۔۔ وہ اسے گھور کے رہ گئی۔۔

شام میں جب آریان تو کام مکمل کر کے وہ پوچھنے کے لیے اندرائی۔۔ اج کل تولفٹ ہی نہیں کروا رہے۔۔ شکواہ کرتے کرٹنز گرائے۔۔ اپ کو آج چاہے یا کل۔۔ وہ کبڈ بند کر کے اس کے پاس آیا۔۔ ابھی۔۔ وہ بھی واپس اس کی طرف پلٹی۔۔

اووو کے۔۔ وہ مسکرا کے کہتے اور قریب آیا۔۔ علیشہ اس کی چلا کی سمجھتے ہوئے پیچھے ہوئی۔۔

اگلے ہی لمحے وہ بھاگتی ہوئی علیشہ کے پیٹ پہ ہتھیلی جماتے اس کو حصار میں لے چکا تھا۔۔۔

کہاں جا رہی ہیں۔۔ پھر دوسرا بازو اس کی ٹھوری کے نیچے اور سینے سے اپر سے گزارتے کندھے کو پکڑ کے اس کی پشت سینے سے لگائی تھی۔۔  
وہ۔۔ وہ ب۔۔ بات کرنی تھی۔۔ اس کے بازو پہ ہاتھ رکھتے وہ گھبرائی تھی۔۔  
ہو ووں بولیں سن رہا ہوں۔۔ کندھے پہ اپنی ٹھوری ٹکاتے اس کے کان سے اس کی داڑھی ٹچ ہوئی۔۔۔  
ت۔۔ تم پیچھے ہو گے تو۔۔

نہیں۔۔ ایسے ہی۔۔ وہ بضد ہوا۔۔ اسکے لمس سے علیشہ کا گلا سوکھ رہا تھا  
دھڑکنیں الگ منتشر تھیں۔۔ ہلانکہ ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔۔  
وہ۔۔ ماما کہہ رہی تھیں کہ۔۔ اس کی بد لحاظ شرارتوں سے وہ بات مکمل نہیں  
کر پار ہی تھی ابھی کہ اس نے اس کے بالوں کو کھول دیا تھا۔۔  
اچھا۔۔ پھر۔۔ وہ مصروف سے انداز میں بولا۔۔

کیا پھر چھوڑونا۔۔ بدحواس ہوتے علیشہ نے زور سے اس کے بازو میں ناخن چبویا۔۔

اوفف وہ بلبلا کے حوش میں آیا تھا۔۔ یہاں بھی اپنی پولسیاں جھاڑیں گی۔۔۔ رونی صورت بناتے وہ بے بسی سے اسے دیکھنے لگا۔۔  
میں بات کر رہی ہوں اور تم رو مینس۔۔۔ وہ نظریں پھیرتے ہوئے بولی  
اس کا دل ابھی بھی زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔  
میں تھکا ہوا ہوں۔۔ وہ ناراض ہوتے بیڈ پہ سونے کے لیے لیٹنے لگا۔۔  
اچھا ناراض ناہو۔۔۔ وہ ہمیشہ سے اس کی ناراضگی سے خائف رہی تھی اور اب  
پھر اس نے منہ سجالیا تھا۔۔  
۔۔ اسے نہیں مناتے۔۔ بازو انکھوں پہ رکھتے اس نے اپنی مسکراہٹ کو  
دبایا۔۔

مجھے نہیں اتنا منانا۔۔

میں سیکھاتا ہوں۔۔ وہ پھر سے اٹھ کے بیٹھ گیا تھا۔۔



ہو نہہ۔۔ خیر آریان سے بات کر کے بتانا۔۔ ماما ہنکارا بھرتے باہر نکل  
گئیں۔۔۔۔۔ دل ہی دل میں آریان سے بات کرنے کا ارادہ کرتے وہ بھی آٹا  
گوندھ کے باہر نکل آئی۔۔۔ سامنے ہی فاطمہ بیٹھی تھی۔۔ اسے دیکھ کے  
دھیماسا مسکرائی۔۔۔

ناشتے کی ٹرے اس نے صوفے کے سامنے ٹیبل پہ رکھی۔۔۔ آریان آئے  
کے سامنے کھڑا بال بنا رہا تھا۔۔۔ خوا مخواہ ہی اتنا تردد کیا جا رہا تھا۔۔۔ حلانکہ  
اس کے سنہرے بال کبھی بھی سے نہیں ہوئے تھے۔۔۔ وہ اسے ٹکٹکی  
باندھے دیکھنے لگی۔۔۔ وہ بال بنا کے مڑا تو اسے ہوش آیا تھا۔۔۔۔۔  
یہ ناشتہ۔۔۔

وہ خواہ مخواہ ہی نروس ہونے لگی حلانکہ وہ بالکل پرسکون تھا۔۔۔۔۔  
آجائیں آپ بھی۔۔۔ آریان نے ہاتھ پکڑ کے اسے بھی بیٹھا لیا۔۔۔ وہ دھڑ  
دھڑ کرتے دل کے ساتھ اس کے ساتھ ٹک گئی۔۔۔ نظریں اس کے مضبوط

میں کھلا دوں۔۔۔؟ اریان کی آواز یہ وہ بوکھلا کے رہ گئی۔۔۔

نن۔۔ نہیں۔۔ میں لے رہی ہوں نا۔۔ اس نے شرمندگی سے مسکراتے  
دل کو سرزنش کی۔۔ اور لقمہ توڑنے لگی۔۔

کچھ کہنا ہے۔۔۔ آج وہ کچھ اور ہی انداز سے بات کر رہا تھا انتہائی نرم لہجہ  
۔۔۔ اگر وہ اسے رشتے کی بات کرتی تو یقیناً اس کا موڈ آف ہو جاتا۔۔۔ ہو سکتا  
ہے وہ اس سے ناراض بھی ہوتا۔۔۔ اوف فف کیا کروں۔۔۔ وہ وہیں بیٹھی  
سوچنے لگی۔۔۔



علیشہ۔۔ اریان کے مسکراتے لہجے پہ اس نے بمشکل تھوک نگل کر اپنی  
شرمندگی چھپانا چاہی۔۔۔

کوی بات کرنی ہے آپ کو۔۔ اس کے پوچھنے پہ اس نے بے اختیار گردن  
اثبات میں ہلاک۔۔۔

ہاں کرنی تو ہے۔۔۔۔۔ سعد ہے ناجو۔۔۔۔۔ مامی چاہتی ہیں کہ وہ فاطمہ کو  
بہو بنالیں۔۔ ان فیکٹ ماما بھی یہی چاہتی ہیں۔۔ اور فاطمہ بھی۔۔۔۔۔ ماما کہہ  
رہی تھیں تم سے پوچھ لوں تو بات فائنل کر دیں۔۔۔ وہ پر جوشی سے کہہ  
رہی تھی۔۔ لیکن اریان خاموشی سے سن رہا تھا

میں تو چاہتی ہوں جلدی سے فائل کر دیں۔۔۔ گھر میں کوئی ہلہ گلا ہو  
۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ اس نے تائید چاہی۔۔۔

اس کی ضرورت نہیں۔۔۔ فاطمہ کے لیے رشتوں کی کمی نہیں ہے جو فاطمہ  
مامی کے گھر جاے۔۔۔ اس بات کو یہیں ختم کر دیں۔۔۔ اس نے بے تاثر لہجے  
میں قطعیت سے کہا۔۔۔ علیشہ سن سی بیٹھی رہ گئی تھی۔۔۔ اس کی بات  
پہ۔۔۔ اس کے کھڑے ہونے پہ پھر ہوش میں آئی۔۔۔

مگر فاطمہ اور امی راضی ہیں۔۔۔ سعد بہت اچھا لڑکا ہے۔۔۔ تم ایسا کیسے کر  
سکتے ہو۔۔۔ وہ تیزی سے اس کے پیچھے لپکی۔۔۔  
بس۔۔۔؟۔۔۔ نرمی غائب ہوئی۔۔۔ کون راضی ہے کون نہیں۔۔۔ ڈزنٹ  
میٹر۔۔۔ میں نے کہہ دیا نہیں تو نہی۔۔۔ دیٹیس فائل۔۔۔ اس کے لہجے  
میں اب تحکم تھا۔۔۔

وایے ڈزنٹ میٹر۔۔۔ شادی فاطمہ کی ہونی ہے۔۔۔ جب اسے کوئی اعتراض  
نہیں ہے تو تم کیوں کر رہے ہو۔۔۔ وہ بحث پہ اگی

آریان نے مڑ کے ایک نہایت سرد نظر س پہ ڈلی۔۔۔ اس کے پورے وجود  
میں سرد سی لہر دوڑ گئی۔۔۔ وہ بے اختیار ہی پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

میں نے انکار کر دیا ہے تو آگے سے سوال پوچھنے کی کوئی ضرورت باقی نہیں  
رہتی۔۔۔ انڈر سٹینڈ۔۔۔

کیوں۔۔۔۔ کیوں نا پوچھوں۔۔۔۔ تم نے بھی تو لوو میرج کی ہے نا۔۔۔

ان اف۔۔۔ اس کے کندھوں کو زور سے تھاما۔۔۔ میں نے نہیں کی۔۔۔ اپ  
نے کی ہے۔۔۔۔ اور آپ یہ بات اچھے سے جانتی ہیں۔۔۔ وہ اسے بار  
کرواتے جھٹکے سے چھوڑتا پیچھے ہوا۔۔۔

اور آپ فاطمہ کو اپنے جیسا ناہی سمجھیں تو اچھا ہوگا آپ کے لیے۔۔۔ انگلی  
اٹھائے وارن کیا گیا۔۔۔

کیا مطلب ہے تمہارا اس بات سے۔۔۔ وہ ہائپر ہونے لگی۔۔۔ تمہارے  
مطابق میں کیسی ہوں۔۔۔۔

نہیں اب مجھے بتا ہی دو۔۔۔ اس کی آنکھیں پانیوں سے بھرنے لگی تھیں۔۔۔



وہ نم آنکھوں اور دھڑکتے دل کے ساتھ سعد کو سارہ کی انگلی میں رنگ پہناتے دیکھ رہی تھی۔۔۔ یہ اس کا دل جانتا تھا کہ کیسے لڑ رہی ہے ندر سے۔۔۔ اریان کے اسی رات جانے کے بعد فاطمہ نے بے تابی سے اس سے پوچھا تھا کہ بھائی نے کیا جواب دیا ہے۔۔۔

بھابھی پ نے بات کی یا نہیں۔۔۔ میں چاہتی ہوں جلدی فائل ہو جائے۔۔۔ یہ ناہو مامی کہیں اور سے۔۔۔ فاطمہ کے لہجے کی بے تابی سے وہ سن ہو گی تھی۔۔۔ اس کے لیے سمجھنا مشکل نہیں رہا تھا کہ وہ اس کے لیے کتنا سیریس ہو چکی ہے۔۔۔ اور پھر اس رات اس نے زندگی کا سب سے مشکل فیصلہ کیا تھا۔۔۔



شرمندہ چہرے اما کا پر سکون چہرہ اور باقی سب کے قہقہے۔۔۔ اتنے سارے  
رشتوں کے لیے کچھ تو کھونا پڑتا ہی اس کو۔۔۔

چلو تمہاری نظروں میں میرا مقام ناہی سہی۔۔ اس نے آنسو پیتے خیالوں میں  
اسے مخاطب کیا تھا۔۔۔

واٹس اپ گروپ میں حیدر نے فنگشن کی پلس اپلوڈ کر کے فاطمہ اور سعد کو  
بات ویشیز دی تھیں۔۔۔ ساتھ میں سعد کو ایڈ کر کے جلتی پہ تیل ڈالا  
تھا۔۔۔ وہ بو کھلائی سی تصویریں دیکھ رہی تھی۔۔ اس گروپ میں عمر بھی ایڈ  
تھا۔۔ اس کے ذہن میں یہ پہلو رہا ہی نہیں۔۔۔



ٹھیک آدھے گھنٹے بعد آریان کالنگ دیکھ کر دل حقیقی معنوں میں اچھل کر  
حلق میں آگیا ہو۔۔ اس وقت تو بڑی دلیری دیکھا رہی تھی۔۔ اب سرد  
ہوتے ہاتھوں کے ساتھ اس نے موبائل کان سے لگایا۔۔

کر لی اپنی مرضی۔۔۔ مل گیا سکون۔۔۔ اُس اور ناؤ۔۔۔ کال اٹینڈ کرتے  
ہی اس کا برف لہجہ اسے برف میں دفن کرنے لگا تھا۔۔ اس نے ایک لفظ  
بھی نا بولا۔۔

مجھے لگا تھا ساری دنیا ایک طرف ہو جائے۔۔۔ لیکن علیشہ میرے پیچھے  
میرے ساتھ کھڑی رہیں گی۔۔ اب اس کے لہجے میں ازیت تھی۔۔ وہ  
تڑپ ہی تو اٹھی۔۔

خیر آپ نے بھی ثابت کر دیا کہ میری بات کی کوئی اہمیت نہیں ہے آپ کے نزدیک۔۔ الٹا میری طرف سے ہاں بول کے آپ نے میری ذات کی ہی نفی کر دی ہے۔۔ اس لیے آئندہ آپ مجھ سے کسی قسم کی امید نہ رکھیے گا۔۔ آپ کی عزت میں نے رکھ لی ہے مگر آپ نے بول دیا تھا۔۔ مگر آج کے بعد آپ میرے لیے اجنبی کے علاوہ کچھ نہیں ہوں گی۔۔۔ فون کٹ چکا تھا اور وہ پتھرائی سی کھڑی تھی۔۔۔ بالکل ساکت۔۔۔

علیشہ گل میرے پیچھے کھڑی ہو گئی لیکن نہیں۔۔۔ اس کے لہجے میں مان ٹوٹنے کی ازیت تھی۔۔۔ علیشہ نے دونوں ہاتھوں سے بے اختیار اپنا چہرہ اڑھانپا۔۔۔

آج کے بعد آپ میرے لیے ایک اجنبی کے سوا کچھ نہیں ہیں۔۔۔ بہت آہستہ سے جان اس کے وجود سے نکلی تھی۔۔۔ ان چار ماہ میں اس نے کبھی بھی اسے اتنا تلخ بولتے ہوئے نہیں سنا تھا۔۔۔ وہ اسے خود سے الگ کر رہا تھا۔۔۔

تو کیا وہ مجھے چھوڑ دے گا۔۔۔ وہ سب برداشت کر سکتی تھی لیکن اپنی محبت

---

آریان بھائی کا غصہ اور ضد اللہ کسی دشمن کو بھی نادیکھاے وہ کچھ بھی کر  
گزرتے ہیں۔۔ ایک دفعہ فاطمہ نے اس سے کہا تھا اور اس نے بات کو ہوا  
میں اڑا دیا تھا۔۔ لیکن آج۔۔ وہ واقعہ بہت غصے میں تھا۔۔  
نہیں پلینز۔۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ اس کے حلق سے چیخیں نکلتی چلی گئیں  
تھیں۔۔ اگلے ہی لمحے وہ لہر کے زمین بوس ہوئی

-----

کسی نے کاٹا تھا یا کچھ باریک سا چھبھا تھا۔ اس کے ذہن میں چھائی تاریکی  
چھٹنے لگی۔۔۔ لا شعور سے شعور میں آتے ہوئے اس نے بمشکل بھاری

ہوتی آنکھیں کھولیں۔۔۔ اور دھندلی سی نظروں سے دیکھا۔۔۔ وہ ہسپتال  
میں تھی۔۔۔ بے اختیار ہی اسے اب کچھ یاد آیا تو ساری حسیات بے دار ہوئیں  
۔۔۔

آریان۔۔۔ وہ تڑپ کہ اٹھی۔۔۔ ماما اور فاطمہ تیزی سے اس کی طرف  
مڑیں۔۔۔

میری بچی۔۔۔ ماما نے فوری اسے ساتھ لگایا۔۔۔

شکر ہے تجھے ہوش آگیا وہ اس کا ماتھا چوم رہی تھیں۔۔۔ ہماری توجہ جان نکل  
گئی۔۔۔ انہوں نے اس کا منہ چوما۔۔۔ انہیں لگا کہیں پھر کوئی مسئلہ نہ ہو گیا ہو

ماما۔۔۔ وہ سسکا اٹھی۔۔۔ آریان اس نے ہچکی لی۔۔۔

۔  
ماما آریان۔۔ رونے کی وجہ سے اس کی آواز سہی نہیں نکل رہی تھی آج  
زندگی میں دوسری دفہ وہ ان کے سامنے ایسے رو رہی تھی۔۔ پہلی دفہ  
جب اس کے کان سے خون نکلا تھا اور وہ کچن کے ٹیبل پہ سر گراے بیٹھی  
تھی۔۔

ممانے آہستہ سے اسے پیچھے ہٹایا۔۔  
یہ کھڑا ہے اریان۔۔ کر لو حساب کتاب۔۔ میں تو بعد میں ہی نبٹوں گی اس  
سے۔۔۔

وہ سکون سے کہہ کے فاطمہ کو لے کے وہاں سے نکل گئیں۔۔۔

جبکہ وہ بے چین سی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔ وہ سر جھکائے کھڑا تھا۔۔۔ پھر آہستہ سے اس کے قریب آ کے بیٹھ گیا۔۔۔ اس نے بے چینی سے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔ کہیں وہ اپنا کہا ہوا پورا کر دے۔۔۔

مجھے مت چھوڑ و پلیز۔۔۔ میں کبھی نا نہیں کروں گی۔۔۔ مجھے پتہ ہے میں اچھی نہیں ہوں لیکن سچ میں میں فاطمہ کو خراب نہیں کروں گی۔۔۔ تم کہو گے تو میں اس سے بات بھی نہیں کروں گی۔۔۔ بلکہ اس کے قریب بھی نہیں جاؤں گی۔۔۔ بس مجھے خود سے یوں دور نا کرو۔۔۔ وہ ہچکیاں لے رہی تھی۔۔۔ اسے کھودینے کا خوف ایسے حاوی ہوا تھا اس پہ کہ جان نکل گئی تھی۔۔۔

یار۔۔۔ کیا ہو گیا ہے آپ۔۔۔ اس کے لہجے میں عجیب سی بے بسی تھی۔۔۔ میں بھلا چھوڑ سکتا ہوں آپ کو۔۔۔ وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

چھوڑ دو گے۔۔۔ تمہیں میں اچھی نہیں لگتی۔۔۔ وہ سسکی۔۔

کس نے کہا اچھی نہیں لگتیں۔۔۔ لہجہ بہت نرم تھا۔۔

کوئی بات نہیں مانتے تم میری۔۔ شکوے شروع ہو گے۔۔  
آپ کی ہی تو مانتا ہوں۔۔ منوالیتی ہیں آپ۔۔ اس کا گمبھیر لہجہ انچ دے  
رہا تھا۔۔۔

کبھی روکے کبھی خود کو تکلیف میں ڈال کے۔۔ وہ بے بسی سے کہہ رہا  
تھا۔۔ جان گئی ہیں نا آپ کے آنسو تکلیف دیتے ہیں مجھے۔۔ اس لیے روکے  
منوالیتی ہیں۔۔۔ اپ۔ کی تکلیف پر مجھے تکلیف ہوتی ہے۔۔ اس لیے منوا  
لیتی ہیں۔۔۔ وہ ہارے ہوئے لہجے میں اس کے اوپر جھکا۔۔ علیشہ کی سانسیں

البحنے۔ لگی تھیں۔۔ وہ بے یقین سی پوری آنکھیں کھول کے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ وہ اس سے اتنی محبت کرتا تھا۔۔۔ وہ حیران ہوئی۔۔۔ میں آپ کو مر کے بھی نہیں چھوڑوں گایا۔۔ اتنا تو اعتبار کریں۔۔۔ اس کی آنکھیں لمحہ بلمحہ سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔

مگر یہ آخری بار ہے۔۔ سنا آپ نے۔۔ اس نے ماتھے پہ مہر ثبت کرتے ساتھ تنہ کی۔۔۔ ایندہ ایسے ہی منوالیجیے گا۔۔ اب وہ اس کی گردن کے پاس بنے کٹ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ گن دیکھا کے بھی۔۔۔ وہ ہلکے سا ہنسا۔۔۔ علیشہ بھی پر سکون ہوگی۔۔ اتنے دنوں کی ٹیشن جو۔۔۔ ایک دم سے دل سے جیسے بوجھ اتر اٹھا۔۔۔ اریان بے شک وقتی طور پہ اسے جھڑک دیتا تھا لیکن اتنا ماڑا بند ابھی نہیں تھا۔۔۔

آریان جلدی کرونا۔۔۔ وہ دوپٹہ سنبھالتے کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔ اج حیدر سارہ اور سعد فاطمہ کا نکاح تھا۔۔۔ سب تیار ہو گئے تھے آریان اور وہ



ابھی آدھا گھنٹہ پہلے ہی اے تھے لیکن وہ تیار ہو چکی تھی پر آریان ابھی تک  
انہیں کپڑوں میں تھا۔۔

آتا ہوں نا۔۔۔ وہ جلدی سے کبڈ بند کرتے ڈریسنگ روم میں گھسا۔۔  
کیا ڈھونڈ رہے ہو علیشہ اس کی ہلپ کے لیے آگے آئی۔۔

آپ کو۔۔ مسکراہٹ دباتے اسے دیکھا۔۔

کیا۔۔ میرا مطلب تم ابھی بھی مزاق کر رہے وہاں ان کا نکاح ہو جائے گا  
اور تم۔۔۔

آپ کو میرے علاوہ باقی سب کی فکر ہے۔۔

تمہاری ہے تو یہاں کھڑی ہوں نا۔۔ گھورتے اسے بنیان پکڑای جو پچھلے  
پانچ منٹ سے تلاش کر رہا تھا۔۔ وہ وائٹ کاٹن کا سوٹ پہنے والا تھا اور علیشہ  
نے بھی میچنگ کمر پہنا ہوا تھا۔۔۔

چلو جلدی کرو۔۔۔ اسے واش روم میں دھکیل کے وہ خود اس کے جوتے  
نکالنے لگی۔۔۔

دس منٹ بعد وہ باہر آیا تھا۔۔۔

یہ لو جلدی سے اسے برش پکڑایا۔۔۔ پھر گھڑی کھول کے سامنے رکھی۔۔۔  
ویسے اتنی خد متیں کیوں ہو رہی ہیں۔۔۔۔ اریان مشکوک ہوا۔۔  
کیا مطلب خد متیں۔۔ وہاں فاطمہ کا نکاح ہو رہا ہے اور تم سست الوجود۔۔۔

آپ کو فاطمہ سے اتنی محبت کیوں ہے۔۔۔ مطلب اس کے لیے مجھے کسی  
خاطر میں ہی نہیں لائیں۔۔۔ وہ اسے اپنے سامنے کھڑا کیے پوچھنے لگا۔  
ہے نا۔۔ بس وہ میری نند ہے۔۔۔

اچھا نندوں سے تو اچھا بھلاویر ہوتا ہے بھابھیوں کو۔۔۔ وہ اس کی بات کو  
نہیں ماننے والا تھا۔۔۔

کیونکہ تم مرد حضرات ہمیشہ عورتوں کے ساتھ زیادتی کر جاتے ہو۔۔۔ اس  
لیے میں اس کا ساتھ دے رہی ہوں۔۔۔

وہ عورت ہے اس لیے۔۔۔ اریان نے اپنے ہونٹوں پہ اتنی مسکراہٹ کو کونوں  
میں ہی دبایا۔۔۔

ہاں جی۔۔۔ وہ اب ٹاول اٹھا کے واش روم میں رکھنے گی تھی۔۔۔

مجھے تو فاطمہ لڑکی لگتی ہے۔۔۔ ہاں البتہ آپ عورت ہو سکتی ہیں۔۔۔

آریان۔۔۔ تم اب مجھے کچھ زیادہ طعنہ دینے لگے ہو۔۔۔ غصے سے چلاتے  
وہ باہر آئی تھی۔۔۔ آریان قہقہہ لگا کے ہنسا تھا اس کے انداز پہ۔۔۔

مجھے بہت اچھا لگتا ہے جب آپ میرے گھر والوں کی پرواہ کرتی ہیں خاص  
طور پہ فاطمہ کے لیے سٹینڈ لیتی ہیں۔۔۔ اس کے ہاتھ تھامتے محبت سے کہا  
باقیوں کا تو نہیں لیکن فاطمہ کے لیے ہمیشہ لوں گی۔۔۔ اس نے بھی مسکراتے  
ہوئے آریان کی آنکھوں میں جھانکا۔۔۔

اور تم اب پلیز مامی کے لیے اپنے دل سے کدورت نکال دو۔۔۔ ویسے بھی  
اگر سارہ سے تمہاری شادی ہو جاتی تو اتنی اچھی بیوی کہاں سے ملتی۔۔۔ آخر  
میں اپنے کالر جھاڑے۔۔۔

بلکل سہی کہا۔۔۔ اریان نے اسے اپنے سینے میں بھینچتے محبت سے اس کے  
بالوں پہ ہونٹ رکھے۔۔۔۔۔  
مجھے مامی سارا کی وجہ سے بری نہیں لگتیں۔۔۔ اس لیے بری لگتی ہیں کیونکہ  
انہوں نے اپنے مقصد کے لیے ہم سے رشتہ جوڑا تھا۔۔۔ جب انہیں لگا ان  
کا مطلب اب پورا نہیں ہو رہا تو چھوڑ دیا۔۔۔

اب بھول جاؤنا۔۔۔ ویسے بھی برے دن گزر گے اب آنے والی خوشیوں کو  
کھلے دل سے محسوس کرو۔۔۔ اور ہمیں بھی محسوس کرنے دو۔۔۔ فیوچر  
ڈیڈ۔۔۔۔۔ ہونٹ دانتوں تلے دباتے وہ ابھی تک اس کے ساتھ لگی تھی۔۔۔

اچھا۔۔۔ اریان نے نا سمجھیں سے اچھا کہہ دیا۔۔۔ جب تک اسے بات سمجھ  
آئی علیشہ اس سے دور ہوتے دروازے سے نکل رہی تھی۔۔۔

کیا سچ میں۔۔۔ وہ وہیں سے چنچا تھا۔۔۔

نہیں۔۔۔ مزاق کر رہی ہوں۔۔۔ واپس اندر جھانک کے کہتے کھٹک سے  
دروازے بند کر دیا۔۔۔ اریان خوشی سے اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا گیا تھا

میں بسمہ خانزادی۔۔۔۔۔ جیسے آپ سب لوگ بسنتی بائی کے نام سے جانتے  
ہیں۔۔۔۔۔ جی ہاں۔۔۔ میں ہی ہوں۔۔۔ میں ایک امیر گھرانے میں پیدا ہونے  
والی ایک بگڑی ہوئی لڑکی اپنے باپ کے سیکٹری سے پیار کر بیٹھی۔۔۔ اس  
نے ہی ایسا جھانسا دیا کہ میں اس جال سے خود کو بچا ہی ناپائی۔۔۔ پھر ایک

دن اس کے ساتھ مجھے بھاگنا پڑا کیونکہ ہماری حویلی میں ایسے رشتے نہیں کیے جاتے تھے۔۔۔۔

جس کے ساتھ بھاگی وہ تو ویسے ہی بے غیرت انسان تھا۔۔۔ مجھ سے شادی کا کہہ کے آگے بیچ دیا۔۔۔ جس شخص کو بیچا اس نے اپنے دیے ہوئے پیسوں کی قیمت وصول کی اور مجھے چھوڑ دیا۔۔۔ میں نے دوبارہ اپنے باپ باپ کی دہلیز پکڑ لی لیکن انہوں نے تین ہفتے بعد ہی مجھے پھر سے گھر سے نکال دیا۔۔۔ وجہ میری پریگنسی

علیشہ گل۔۔۔ ایک ناجائز بچی۔۔۔ میں جب امید سے ہوئی تو مجھے سنبھالنے والا میرا منہ بولا بھائی تھا۔۔۔ اور وہ شخص رہتا کہاں تھا۔۔۔ ریڈ لائٹ ایرا میں۔۔۔ مجھے بھی وہیں لے گیا۔۔۔ وہاں رہنے والی عورتوں نے مجھے ہاتھوں ہاتھ لیا۔۔۔ میری کوکھ میں بچی تھی ان کی اصلی ڈیمانڈ۔۔۔ لیکن میرے اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ میرے دل سے دعا نکلی کہ میری بیٹی ان جیسی نہ ہو۔۔۔ وہ اس

دنیاں میں آئی میٹھایاں تقسیم ہوئیں۔۔۔ عام انسان بیٹے کی پیدائش پہ خوش ہوتے ہیں وہ بیٹی کی پیدائش پہ۔۔۔ اچھی کمائی کا ذریعہ ہوتی ہے نا۔۔۔ اس بچے میں اس شخص کو پتہ چل گیا جو مجھے بچے کے گیا تھا۔۔۔ اس نے پھر سے میرا پلو پکڑ لیا۔۔۔ لیکن۔۔۔

علیشہ بڑی ہوئی۔۔۔ بھائی سے کہہ کے اسے سکول ڈلوایا۔۔۔ لالچ دیا کہ بڑی ہو کے تمہارے حوالے۔۔۔ لیکن علیشہ میں پڑھائی کا جنون بھرنے لگا۔۔۔ اس کے اندر اللہ کی محبت اور خوف تھا۔۔۔ وہ آگے بڑھتی گئی۔۔۔ اور پھر اس نے ثابت کیا کہ ہم جیسی عورتیں۔۔۔ ہاں۔۔۔ اسے پالنے کے لیے میں بھی گناہ کی دلدل میں دھنستی چلی گئی تھی نا۔۔۔ لیکن جو ذات اوپر بیٹھی ہے وہ کیسے اپنے چاہنے والوں کو بھٹکنے دے سکتی ہے۔۔۔ اس نے مجھے پھر سہارا دیا علیشہ کو میری بیساکھی بنا کے۔۔۔ میں اپنے رب کی شکر گزار ہوں۔۔۔ اس نے مجھے ایسی ماں بنایا جو اپنی اولاد کی اچھی پرورش کر سکی



ڈٹ کے ہمت سے۔۔۔ اللہ تمام بیٹیوں کی حفاظت فرمائے آمین یا رب  
العالمین

ختم شد



! اسلام علیکم  
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا  
تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

<https://www.zubinovelszone.com>

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا  
شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں  
وہاٹس ایپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

<https://wa.me/923444499420>

<https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10>

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

<https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone>